عقیدۃ المسلمین

(حصہ سوئم)

☆☆☆☆

تحریر:

ڈاکٹر بشیر احمد

جامع مسجد توحید مرکز تنظیم المسلمین

نز د خواجہ فرید ہسپتال وہاڑی روڈ ملتان۔

نام کتاب	....	عقیدۃ المسلمین
مصنف	....	ڈاکٹر بشیر احمد
ایڈیشن	....	اوّل
تعداد	....	1000
سن اشاعت	....	اگست 2008ء
کمپیوٹر کمپوزنگ	....	دُرِّ محمد

www.Almsualmeen.info

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ

الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَکُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○ (بقرہ.... 107)

ترجمہ: کیا نہیں جانتے تم یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی نہیں تمہارا کوئی من دون اللہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) کارساز اور مددگار۔

من دون اللہ کی تحقیق

اس آیت میں لفظ من دون اللہ آیا ہے جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا۔ یہ لفظ قرآن میں کثیر آیات کے اندر آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس لفظ سے ایک بہت بڑا مسئلہ سمجھایا ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ ایک تو ہے ذات اللہ تعالیٰ کی اور دوسرا ہے من دون اللہ یعنی اللہ کے سوا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا ساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ من دون اللہ ہے مسئلہ یہ سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تو سارے اختیارات ہیں اور من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کے پاس ایک ذرہ بھی مافوق الاسباب اختیار نہیں ہے۔ لفظ من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا نے ساری کائنات کو اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو گھیر رکھا ہے بتایا یہ جا رہا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اور کوئی بھی چیز اللہ نہیں ہے یہ سب من دون اللہ ہیں۔

من دون اللہ میں کیا کیا شامل ہیں

لفظ من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا میں تمام انبیاءؑ، تمام اولیاء اللہؒ اور صدیقینؓ وشہداءؓ اور صحابہ کرامؓ وتابعینؒ وصالحینؒ، فرشتے، جنات، لوگوں کے عقیدے کے مطابق قلندر قطب، ابدال واوتار، اوتاد، مجذوب وملنگ وپانچ تن، بارہ امام، چودہ معصوم، تمام علماء وصوفیاء، ہر فرد بشر و ہر فرد فرشتہ وجن، زمین وآسمان، پہاڑ ودریا، ہر ذرہ کائنات اور ہر قسم کے تعویذ وگنڈے فال بد نظر بد، جادو، ٹونے ٹوٹکے، عرافی، کہانت، علم جفر الغرض ہر چیز غیر اللہ ہے من دون اللہ ہے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ میں شامل نہیں ہے یہ مذکورہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سوا ہیں ان میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ نہیں ہے یعنی انبیاءؑ ورسل انبیاءؑ اور رسولؑ تو ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ نہیں ہیں اولیاء اللہؒ اولیاء اللہؒ تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ میں شامل نہیں ہیں اس طرح فرشتے فرشتے تو ہیں لیکن فرشتے اللہ تعالیٰ نہیں ہیں تعویذ گنڈا جادو تعویذ گنڈا جادو تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نہیں ہیں فال بد نظر بد فال بد اور نظر بد تو ہیں لیکن فال بد نظر بد اللہ تعالیٰ نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سب غیر اللہ ہیں من دون اللہ ہیں کائنات کا کوئی ذرہ بھی اللہ تعالیٰ نہیں ہے لہٰذا عقیدہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود وفنا فی اللہ سب باطل عقیدے ہیں شرک فی الذات ہیں۔

من دون اللہ کے کیا اختیارات ہیں

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ○ (فاطر ....13)

ترجمہ: وہ من دون اللہ جنہیں پکارتے ہو تم نہیں ہیں وہ مالک پرکاہ کے بھی۔

اس آیت نے اعلان کر دیا کہ من دون اللہ کے پاس ایک تنکے کے برابر بھی نفع ونقصان دینے کا مافوق الاسباب کوئی اختیار اور کوئی طاقت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے ہر ہر فرد بشر و ہر فرد فرشتہ و ہر جن ہر نجومی ہر کاہن ہر جادوگر ہر جن باز ہر نبی ہر ولی بے بس ہے اس طرح جادو اور تعویذ گنڈے فال بد عرافی کہانت یہ سب بندوں کے اپنے دماغ کی گھڑی ہوئی چیزیں ہیں جب بندہ بے بس ہے تو اس کی بنائی ہوئی یہ چیزیں مافوق الاسباب اللہ تعالیٰ کے نظام کو کیسے تبدیل کر سکتی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ نے بیمار کیا تو یہ بیماری کو

صحت میں کیسے بدل سکتی ہیں لہٰذا یہ بھی نفع ونقصان دینے کا ذرہ بھی اثر نہیں رکھتیں۔ باقی رہی نظر بد تو یہ انسانی بدن کا ایک حصہ ہے لفظ بد سے معلوم ہوا کہ نظر دو قسم کی ہے ایک نظر خیر اور دوسری نظر بد۔ جب نظر خیر سے خیر نہیں ملتی کہ نظر خیر والا غریب کی طرف دیکھے تو امیر ہو جائے بیمار کی طرف دیکھے تو تندرست ہو جائے بے اولاد کی طرف دیکھے تو اولاد والا ہو جائے تو نظر بد سے کیسے کسی کو تکلیف پہنچتی ہے؟ دوسری نظر خیر ہو یا نظر بد یہ انسان کے حصے ہیں جب خود انسان کچھ نہیں کر سکتا تو اُس کی نظر کیسے تکلیف پہنچا سکتی ہے نیز نظر بد تعویذ گنڈا جادو جب یہ من دون اللہ ہیں اور من دون اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ یہ ایک ذرہ بھی اختیار و اثر نہیں رکھتے۔ مزید تفصیل آئندہ صفحات میں پڑھیں۔

سید الرُسل کی شان

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط (اعراف .... 188)

ترجمہ: فرما دو! کہ نہیں اختیار رکھتا میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع اور نقصان کا مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالیٰ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ من دون اللہ کا فرد ہیں بھری کائنات میں اِس سے زیادہ شان والا کوئی نہیں ہے جب قرآن کی آیت پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایمان اور شان کا اعلان فرما رہے ہیں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام شانِ نبوت کے ساتھ اور بلند درجات کے ساتھ روح و جسم مقدس کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفع و نقصان کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

جب اتنی بڑی شان والے کا یہ شان ہے تو اَب تعویذ گنڈا، جادو اور جادوگر، جن اور جن باز، فال بد اور نظر بد، عراقی اور کائنات کے سارے پیر و فقیر وغیرہ کی یہ شان کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ نفع و نقصان دینے کے اختیار رکھتے ہوں نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کتنی بڑی گستاخی ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ لبید بن عاصم یہودی کا اپنا گھڑا ہوا تعویذ گنڈا اور جادو کا اثر بد مافوق الاسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس جسم اطہر پر ہو گیا ہے۔

بات کتنی صاف ہے کہ من دون اللہ کوئی نفع ونقصان نہیں دے سکتا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ اب معلوم ہوگیا کہ من دون اللہ کے نفع ونقصان مافوق الاسباب دینے کے عقائد و قصے سب جھوٹے افسانے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (مائدہ....76)

ترجمہ: فرمادو! کہ کیا عبادت کرتے ہو تم من دون اللہ کی جو نہیں رکھتے کچھ بھی اختیار تمہارے نقصان اور نفع کا۔ وہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہر بات سننے والا اور سب کچھ جاننے والا۔

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا اعلان ہو رہا ہے کہ من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ نفع پہنچانے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچانے کا۔ اس آیت میں من دون اللہ آیا ہے جس نے بتایا ہے کہ من دون اللہ کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ کسی کو نفع ونقصان پہنچائے یا اور دوسرے سارے اختیارات تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں فرمایا **وَاللّٰهُ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ** وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کی شان یہ ہے کہ ہر بات اور ہر ایک چیز کی بات سنتا ہے اور سب کچھ وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (بقرۃ....107)

ترجمہ: کیا نہیں جانتے تم یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی نہیں تمہارا کوئی من دون اللہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) کارساز اور مددگار۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی گئی ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے اور من دون اللہ کی یہ شان بیان کی گئی کہ یہ نہ تو کارساز ہیں اور نہ کسی کے مددگار ہیں۔

اب من دون اللہ کو ایک اور انداز میں سمجھیں۔

ہر مصیبت اور ہر نعمت اللہ کی طرف سے آتی ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝ (تغابن....11)

ترجمہ: نہیں پہنچتی کوئی مصیبت مگر اللہ کے حکم سے

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (توبہ....51)

ترجمہ: فرمادو! ہرگز نہیں پہنچتی ہمیں (کوئی بھلائی یا برائی) مگر وہ جو لکھ دی ہے اللہ تعالی نے ہمارے لئے اللہ تعالی ہی ہمارا مولی ہے اور اللہ تعالی پر چاہیے بھروسہ کریں اہل ایمان۔

اِن دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ کائنات میں جس قسم کی بھی کوئی مصیبت آتی ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے آتی ہے تعویذ گنڈے، جادو، فال بد، نظر بد، ٹونے ٹوٹکے و پیر فقیر، نبی ولی سے کوئی مصیبت نہیں آتی یہ صرف تو ہم پرستی ہے اور تو ہم پرستی شرک ہے۔

وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۝ (النحل....53)

ترجمہ: جو کوئی بھی تمہارے پاس نعمت ہے وہ اللہ تعالی کی دی ہوئی ہے۔

وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۝ (النساء....79)

ترجمہ: جو پہنچتی ہے تم کو کسی قسم کی بھلائی تو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ: اگر تم اللہ تعالی کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو گن نہ سکو بیشک اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔ (النحل....18)

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

ترجمہ: جو کھولتا ہے اللہ تعالی لوگوں کے لئے دروازہ اپنی رحمت کا تو نہیں ہے کوئی اس کو بند کرنے والا اور جو روک دے وہ تو نہیں ہے کوئی کھولنے والا اس کا اللہ تعالی کے بند کر دینے کے بعد اور ہے وہ زبردست اور بڑی حکمت والا۔ (فاطر....2)

پہلی دو آیتوں میں فرمایا کہ جو کسی قسم کی بھی کوئی مصیبت کسی چیز یا انسان پر آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے۔ دوسری آیات میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت وبھلائی بھی کسی کو دی ہے دینی یا دنیاوی وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اَب اِس آیت میں فرمایا اللہ تعالیٰ جب رحمت کے خزانے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے تو کوئی بند نہیں کر سکتا اور جس رحمت کے دروازے کو اللہ تعالیٰ بند کر دے اُسے اللہ تعالیٰ کے بعد اَب کوئی کھول نہیں سکتا اَب بتاؤ کہ من دون اللہ کے پاس کیا ہے؟ اور وہ کیا دیتا ہے نبی ولی پیر فقیر کے پاس جب کوئی چیز ہے ہی نہیں! نہ نعمت نہ تکلیف تو وہ کیا دے گا اور کیا روکے گا نیز اِس طرح جب تعویذ گنڈا، جادو، جن بازی، فال بد نظر بد، ٹونے ٹوٹکے یہ بندوں کی ذہنی افترا اور ایجاد ہے جو صرف ایک تخیل ہے اور توہم ہے اِس میں نفع ونقصان دینے کا کوئی اثر نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہے تو یہ کیا دیں گے، کیا چھینے گے اور کیا روکیں گے تو معلوم ہوا کہ کائنات پر تصرف کرنے کے سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے پاس تو ہیں لیکن من دون اللہ کے پاس کائنات میں نظامِ الٰہی کے اندر دخل دینے یا کسی قسم کے تصرف، نفع ونقصان دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے چونکہ ہر نعمت وخوشی اِسی طرح ہر دکھ وتکلیف اللہ کی طرف سے ہے من دون اللہ کو نہ کوئی اللہ تعالیٰ نے اذن واختیار دیا ہے اور نہ ہی ذاتی کوئی طاقت واختیار ہے لہٰذا نہ یہ کوئی نعمت دے سکتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف دے سکتے ہیں۔

اَب من دون اللہ کو تیسرے انداز سے سمجھیں
(کائنات پر حکم صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے)

۱) اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (اعراف.....54)

ترجمہ: خبردار سن رکھو! کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اسی کی مخلوق ہے اور اس پر حکومت اور حکم بھی اُسی اللہ تعالیٰ کا ہے اور بہت بابرکت ہے جو سارے جہانوں کی ساری ضروریات پوری کرنے والا ہے۔

۲) قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط (آل عمران .... 154)

ترجمہ: فرمادو! کہ (کائنات پر) اختیار اور حکم سب کا سب اللہ تعالیٰ کا ہے

۳) اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط (بقرہ.... 115)

ترجمہ: بے شک تمام طاقتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

۴) بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط (الرعد .... 31)

ترجمہ: (کائنات کے ذرہ ذرہ پر) سارے کے سارے حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

۵) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (یوسف.... 40)

ترجمہ: نہیں حکم چلتا کسی کا (کائنات کے ذرہ ذرہ پر) مگر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا۔ اُس نے حکم دیا ہے نہ عبادت کرو تم (کسی کی) مگر خاص اُسی ایک اللہ تعالیٰ کی یہی ہے دین سیدھا اور صحیح مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں۔

٦) فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط (النساء.... 149)

ترجمہ: بے شک عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

آیت 1 سے معلوم ہوا کہ (۱) کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ (۲) کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکم بھی اسی اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔ (۳) کائنات کے ذرہ ذرہ کی تمام ضروریات بھی اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔

آیت 2 سے معلوم ہوا کہ حکم سب کا سب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔

آیت 3 سے معلوم ہوا کہ طاقتیں ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہیں۔

آیت 4 سے معلوم ہوا کہ (کائنات پر) حکم سارے کے سارے حکم اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

آیت 5 سے معلوم ہوا کہ (۱) کسی کا بھی حکم نہیں چلتا ہے۔ حکم چلتا ہے ذرہ ذرہ پر تو صرف اللہ تعالیٰ کا۔ (۲) ساری عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے کرو خاص کر ایمان وعقیدہ والی عبادت کہ نافع وضار صرف اللہ تعالیٰ ہے (۳) یہی صحیح اور سیدھا دین ہے (۴) اکثریت انسانوں

کی اِس مسئلہ کو نہیں جانتی۔

آیت 6 سے معلوم ہوا کہ دینی دنیاوی ہر قسم کی عزت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اَب کوئی تو انصاف سے بتائے کہ کائنات میں مِن دون اللہ کا کیا مقام ہے سوائے اس کہ ہر لمحہ بلکہ ہر لمحہ کے کروڑیں حصے میں بھی مِن دون اللہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے مِن دون اللہ کے ساتھ وہی کچھ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مِن دون اللہ کے حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں کبھی امیر ہے تو کبھی غریب، کبھی بیمار ہے تو کبھی تندرست، کبھی باعزت ہے تو کبھی ذلیل کبھی بادشاہ ہے تو کبھی گداگر، کبھی ہنس رہا ہوتا ہے تو کبھی دھاڑیں مار کر روتا ہے یہ مِن دون اللہ تو اللہ تعالیٰ کے نظام کے تحت ایک کھلونے کی طرح ہے پوری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے گرد گھومتا ہے خواہ مخواہ مشرک لوگوں نے مِن دون اللہ کے کسی نہ کسی فرد میں ذاتی یا عطائی اختیار، تصرف اور قوت مان کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا ہے کسی نے انبیاءؑ اور اولیاء اللہؒ میں، کسی نے آگ میں، کسی نے سورج میں، کسی نے ستاروں میں، کسی نے سمندر کے پانی میں، کسی نے کسی چشمہ میں کوئی نہ کوئی قوت اور طاقت مان کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا۔ اِس طرح آج کے نام نہاد توحید کے علمبرداروں نے تعویذ گنڈے میں جادو، جن بازی میں فال بد اور نظر بد میں کوئی نہ کوئی کسی نہ کسی طرح حیلے بہانے سے تاویلیں کر کے اِن مذکورہ چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہوا ہے حالانکہ یہ بندوں کی بنائی ہوئی توہم پرستی کے تحت چیزیں ہیں اِن میں کوئی حقیقت و طاقت نہیں ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل، حاضر ناظر اور عالم الغیب ماننا توہم پرستی ہے قرآن کی یہ آیت پڑھئے شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے قرآن کی یہ بات!

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ (یونس ....66)

ترجمہ: خبردار سن رکھو! بیشک اللہ تعالیٰ کے مملوک ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو جتنے ہیں

زمین میں۔ اور لوگ جنہوں نے بنایا ہے من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک۔ نہیں ہیں تابع دار وہ مگر وہم و گمان کے۔ نہیں ہیں یہ (من دون اللہ کے عقیدت مند) سوائے اِس کے کہ قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ من دون اللہ کے نافع و ضار ہونے کے سارے عقائد تو ہم پرستی کے سوا کچھ نہیں ہیں۔

یوسف علیہ السلام کا ایمان

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (یوسف....39،40)

ترجمہ: اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ جو ایک ہے اور سب پر غالب ہے جن من دون اللہ کی عبادت کرتے ہو تم جو وہ صرف چند (بے حقیقت) نام ہیں جو رکھ لئے ہیں تم نے خود یا تمہارے باپ دادا نے۔ نہیں نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند۔ نہیں ہے حکم کسی کا (کائنات کے ذرہ ذرہ پر) مگر صرف اللہ تعالیٰ کا۔ اُس نے حکم دیا ہے نہ عبادت کرو تم (کسی کی) مگر صرف اللہ تعالیٰ کی۔ یہی دین ہے صحیح اور سیدھا مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں۔

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) یوسف علیہ السلام کا ایمان یہ ہے کہ رب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ (۲) جس جس من دون اللہ کی عبادت کرتے ہو تم وہ صرف بے حقیقت نام ہیں۔ مثلاً قلندر، قطب، ابدال، اوتار، پانچ تن، بارہ امام، چودہ معصوم، غوث، داتا، غریب نواز، دستگیر، بگڑی بنانے والا، مجذوب، ملنگ، جادو، تعویذ و گنڈے، فال، بدنظر بد، جن بازی وغیرہ یہ صرف نام ہیں یہ تمام نام جن جن عقائد و نظریات و عہدے و مقام کے تحت رکھے گئے وہ سب بے حقیقت نام ہیں مثلاً غوث کا معنی ہے فریاد رسی کرنا۔ اب جس کا نام غوث

ہے وہ چونکہ کسی کی فریاد رسی نہیں کر سکتا تو لہٰذا یہ نام صرف نام تو ہے لیکن جس عقیدے کے تحت یہ نام رکھا گیا وہ خاصہ اُس کے اندر نہیں پایا جاتا۔ (۳) کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے۔ (۴) کسی من دون اللہ کی عبادت نہ کرو تم عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرو من دون اللہ کے شرکیہ نام واثر سب بے دلیل بے سند ہیں قرآن وحدیث سے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اَب من دون اللہ کو چوتھے انداز میں سمجھو

(کسی شئے کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ)

(۱) مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ط (یوسف....38)

ترجمہ: نہیں ہے ہمارا یہ کام کہ شریک ٹھہرائیں ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو۔

(۲) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (النساء....36)

ترجمہ: عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک بناؤ اس (اللہ تعالیٰ) کا کسی چیز کو۔

(۳) اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (انعام....15)

ترجمہ: حرام ٹھہرایا ہے تمہارے رب نے تم پر کہ نہ شریک ٹھہراؤ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا کسی چیز کو۔

(۴) وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا

ترجمہ: یاد کرو جب مقرر کی تھی ہم نے ابراہیمؑ کے لئے جگہ اس گھر کی اُس حکم کے ساتھ کہ نہ شریک بنا میرے ساتھ کسی چیز کو۔ (حج....26)

(۵) يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (نور....55)

ترجمہ: پس وہ میری عبادت کرتے رہیں اور نہ شریک بنائیں میرے ساتھ کسی چیز کو۔

(۶) يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا (ممتحنہ....12)

ترجمہ: تو بیعت کریں اس شرط پر کہ نہ شریک کریں گی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو۔

(۷) اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا (آلِ عمران ....64)

ترجمہ: یہ کہ نہ عبادت کریں ہم مگر اللہ تعالیٰ کی اور نہ شریک بنائیں اس کے ساتھ کسی چیز کو۔

اِن سات آیات پرغور کریں ہر آیت میں لفظ شَيْئًا ہے جس کا معنی ہے کوئی چیز اور لفظ شَيْئًا پر تنوین ہے جو معنی کو عام کر دیتی ہے یعنی پوری کائنات اور کائنات کا ہر فرد ہر ذرہ شیاءٗ میں شامل و داخل ہے کائنات کا کوئی فرد اور کوئی ذرہ شئے سے باہر نہیں سات آیات میں ایک طرف اللہ تعالیٰ ہے تو دوسری طرف شئے کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ ہے فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اختیارات و تصرفات میں سے کسی ایک میں بھی کسی شئے یعنی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ شریک بنانے کا مطلب یہ ہے جو صفت اختیار تصرف شان کا مقدرت طاقت عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی شئے یعنی کسی چیز میں بھی تسلیم نہ کرو اور ہر عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کے لئے نہ کرو مثلاً مصیبت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے فرمایا۔

وَمَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اسی طرح ہر نعمت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (نحل ....53) لہٰذا ہر مصیبت اور ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھنا سچا ایمان و توحید ہے لیکن اگر کسی نے یہ تسلیم کر لیا یعنی عقیدہ بنا لیا کہ ہر نبیؑ ہر ولی ہر فرشتہ ہر جن اور تعویذ گنڈا، جادو، جن باز، فال بد نظر بد بھی ہر مصیبت اور ہر نعمت یا کوئی خاص ایک آدھ مصیبت اور نعمت بھی دے سکتے ہیں تو یہ عقیدہ شرکیہ ہو جائے گا اور ان سات آیات کا کھلا انکار ہو جائے گا کیونکہ ان آیات میں کہا گیا ہے کہ کسی چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ یعنی کسی شئے میں بھی نفع و نقصان دینے کا اثر و طاقت و اختیارات تسلیم نہ کرو کسی شئے میں نفع و نقصان دینے کا مافوق الاسباب اثر مان لینا شرک ہے۔

ہر نبیؑ ہر ولیؒ شئے میں داخل ہے۔

ہر نبیؑ، ہر ولیؒ، ہر قلندر، ہر قطب، ہر ابدال، ہر اوتار، ہر مجذوب، ہر ملنگ، ہر غوث ہر داتا، ہر دستگیر، ہر پانچ تن، ہر بارہ امام، چودہ معصوم الغرض ہر فرد بشر، ہر فرد فرشتہ، ہر فرد جن ہر ستارہ، ہر سورج اور چاند، ہر آسمانی و زمینی مخلوق و سمندری مخلوق، ہر قسم کا تعویذ و گنڈا، ہر قسم کا جادو اور جن بازی، ہر قسم کی فال بد نظر بد، ہر قسم کے کڑے چھلے و نگینے، ہر قسم کے پیر و فقیر اور بھجن و پوپ و پادری الغرض ساری کائنات اور کائنات کا پتہ پتہ یہ سب لفظ شئے میں داخل و شامل ہیں۔ فرمایا یہ گیا ہے کہ یہ مذکورہ بالا چیزوں کو یا کوئی اور چیز ہو الغرض کسی چیز کو بھی نافع وضار، مشکل کشا، و حاجت روا، داتا و دستگیر، غوث، گنج بخش فریادرس، مختارِ کل، عالم الغیب اور حاضر ناظر نہ سمجھا جائے کیونکہ یہ ساری کائنات اور صفات، اختیارات و طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے اور حکم ہے کہ کسی شئے کو بھی میرا شریک نہ بنانا یعنی میری کوئی صفت و اختیار کسی شئے میں تسلیم نہ کرنا یہ عقیدہ و ایمان بنانا اور یہ عقیدہ بنا کر ان مذکورہ چیزوں کے نام کی نذر و نیاز نہ دینا ان کو خوشی و غمی میں نہ پکارنا ان کے نام کے جانور ان کو راضی اور خوش کرنے کے لئے ذبح نہ کرنا ان نام کی سبیلیں نہ لگانا چادریں نہ چڑھانا وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت کے کام ہیں اب جب یہ عبادات غیر اللہ (من دون اللہ، کسی شئے) کے لئے کئے گئے تو یہ سارے کام اُس شئے کی عبادت ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی شئے کی عبادت کرنا شرک ہے اور قرآن کی سینکڑوں آیات کا انکار و کفر ہے۔

چیلنج

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (انبیاء....25)

ترجمہ: نہیں بھیجا ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول مگر وحی بھیجتے رہے ہیں ہم اُس (رسولؑ) کے

پاس یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا میرے تو میری ہی عبادت کرو۔

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر نبیؑ و رسولؑ کا یہ ایمان رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی الٰہ ہے کوئی غیر اللہ اور من دون اللہ اور کوئی شئے اور چیز الٰہ نہیں ہے یعنی جو صفات و تصرفات و اختیاراتِ الوہیت اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ الوہیت کی صفات و اختیارات کسی شئے میں نہیں ہیں اِس لئے کسی نبیؑ و رسولؑ سے اُس کی زندگی میں ثابت نہیں ہے کہ اُس نے مصیبت اور نعمت کو کسی غیر اللہ کی طرف سے ہونا مان لیا ہو چونکہ یہ مان لینا عقیدہ کی عبادت ہے اور کسی نبیؑ نے غیر اللہ کی عقیدہ والی یا عمل والی عبادت نہیں کی کسی کو نافع و ضار نہیں سمجھا نہ ہی کسی کو خوشی و غم میں پکارا ہے اگر کسی نبیؑ نے ایسا کیا ہے تو کوئی ثابت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے کسی غیر اللہ و من دون اللہ اور کسی شئے کو نفع و نقصان پہنچانے کا مافوق الاسباب کوئی اذن و اختیار نہیں دیا۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝

ترجمہ: نہیں ہے اِن کے لئے من دون اللہ میں سے کوئی کارساز اور نہیں شریک کرتا وہ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت میں کسی ایک کو بھی۔ (کہف....26)

اِس آیت سے ثابت ہوا کہ (۱) کوئی من دون اللہ کا فرد بھی کارساز نہیں ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے من دون اللہ کو عطائی طاقت و قدرت اختیار و اذن دے کر اپنا شریک نہیں بنایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مافوق الاسباب کام کرے اور من دون اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے مافوق الاسباب کام کرے۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ (انبیاء....43)

ترجمہ: کیا اُن کے کچھ ایسے معبود ہیں جو اُن کی حمایت کریں ہمارے (اللہ تعالیٰ کے) مقابلے میں وہ تو اپنی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی اُن کو ہماری تائید حاصل ہے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔
(۲) وہ تو اپنی مدد کا اختیار بھی نہیں رکھتے (۳) اور نہ ہی کسی قسم کی ہماری (اللہ تعالیٰ) تائید مدد و اختیار و اذن اُن کو حاصل ہے لہٰذا کوئی نبیؑ ہو یا ولیؒ کوئی جن ہو یا فرشتہ کوئی جادو ہو یا نظر بد کوئی تعویذ گنڈا وغیرہ ہو کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے عطائی طاقت وقدرت واختیار و اذن نہیں دیا کہ اللہ تعالیٰ بیمار کرتا ہے اور شفاء دیتا ہے تو یہ من دون اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اذن واختیار سے بیمار کر لیتے ہیں اور شفاء دیتے ہیں یوں اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ بیمار و تندرست کرنے میں برابر ہو گئے اسی طرح مشکل کشا اللہ تعالیٰ بھی ہے اور من دون اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اذن واختیار سے مشکل کشاء ہیں کائنات کے مشرکین ہمیشہ یہی کہتے آئے ہیں کہ ہمارے معبود خود کوئی طاقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت واذن واختیار سے یہ بھی سب کچھ کر لیتے ہیں اور قرآن جگہ جگہ اس عقیدہ ونظریہ کو شرک قرار دے رہا ہے اور غیر اللہ و من دون اللہ اور شئے سے نافع وضار ہونے کی طاقت ذاتی وعطائی کی نفی کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی چھوٹی سی آیت میں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی من دون اللہ کو دی ہوئی طاقت واختیار و اذن سے کوئی غیر اللہ، من دون اللہ مافوق الاسباب نفع ونقصان دے سکتا ہے تو معلوم ہو گیا کہ من دون اللہ کے متعلق جتنے بھی لوگوں کے غلط عقیدے ہیں وہ سب قرآن وحدیث کے خلاف ہیں اور بندوں کے اپنے وہم وگمان سے گھڑے ہوئے ہیں کوئی اللہ کے دیئے ہوئے اذن اختیار سے آگ کے نافع وضار ہونے کا عقیدت مند ہے تو کوئی ستاروں کی تاثیر کا عقیدت مند ہے تو کوئی نبیوں، ولیوں کو مشکل کشاء وحاجت روا مانتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دے رکھے ہیں اسی طرح کوئی جادو کے اثر کا قائل ہے کہ یہ باذن اللہ نقصان پہنچاتا ہے کوئی امام بری کے کڑے و چھلے میں تاثیر باذن اللہ مانتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو بھی اذن و اختیار دے کر اپنا شریک نہیں بنایا اور کسی من دون اللہ کو ہماری مدد وحمایت واختیار و اذن حاصل نہیں ہے اور حکم دیا کہ وَلَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْـًٔا ترجمہ اور اے (انسانوں) کسی چیز کو

میرا (اللہ تعالی کا) شریک نہ بناؤ۔ یعنی میری کوئی صفت واختیار کسی دوسرے کے اندر تسلیم نہ کرواور اس طرح کسی دوسری صورت میں بھی تم کسی چیز کو میرا شریک نہ مانو اور نہ بناؤ۔

من دون اللہ کے سمجھنے کا ایک اور انداز

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (اخلاص....1 تا 4)

ترجمہ: فرمادو! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ اللہ تعالی ایک ہے اللہ تعالی بے نیاز ہے اُس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔

ایک دہریہ انسان کے سوا ہر انسان مانتا ہے کہ اللہ تعالی ہے نوحؑ کی مشرک قوم بھی مانتی تھی کہ اللہ تعالی ہے اِس طرح ہر نبیؑ کی ہر مشرک قوم مانتی تھی حتیٰ کہ مکے کے مشرک مانتے تھے آج ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، بدھ کے پجاری سب اللہ تعالی کو مانتے ہیں اِس طرح آج اسلام کے نام لیوا ہر گروہ وجماعت مانتی ہے کہ اللہ تعالی ہے اللہ تعالی کی ذات کو سب مانتے ہیں کہ اللہ تعالی ہے لیکن کوئی بھی اللہ تعالی کو ایک نہیں مانتا اگر کوئی اللہ تعالی کو ایک ماننے کا دعویدار ہے تو صرف زبان کے دعوے کی حد تک لیکن دل کے عقیدے وبدن کے عمل سے کوئی بھی اللہ تعالی کو ایک نہیں مانتا۔ اور جب تک دل کے عقیدے اور بدن کے عمل سے کوئی اللہ تعالی کو ایک نہ مانے تو وہ بالکل اللہ تعالی کو مانتا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالی کی ذات کا منکر ہے کیونکہ اللہ تعالی کو ماننے کا مفہوم یہی ہے کہ اللہ تعالی کو اُس کی تمام صفات واختیارات، تصرفات شان وقدرت طاقت علم وغیرہ کے ساتھ متصف کر کے پھر ان سب میں ایک مانا جائے ان تمام چیزوں میں سے کسی ایک کا انکار اللہ تعالی کا انکار ہے نیز اللہ تعالی کی کوئی صفت وقدرت وطاقت واختیار وتصرف وعلم وشان کسی دوسری چیز یا ہستی میں مان لینے سے بھی اللہ تعالی کا انکار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالی ایک ہے کا کیا معنی ہے؟

اللہ تعالی ایک ہے کا یہ معنی ہے کہ اللہ تعالی ذات میں ایک ہے کہ ایسی کوئی دوسری ذات نہیں

لیکن دنیا کہتی ہے کہ

حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے۔ ہمیں در پہ خواجہ کے سجدہ روا ہے۔
جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفےٰ ہو کر
گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا تو یہ سمجھو کہ مسلماں ہے دغا باز نہیں

خواجہ غریب نواز نے ہندوستان میں اپنا نام رکھ لیا اللہ میاں

اَب کوئی دانشور تو بتائے کہ ایسے عقیدے رکھنے والے لوگ کیا اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں یا کئی اللہ مانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی تمام صفات واختیارات وتصرفات واحکاماتِ شریعت وقانون سازی میں اپنی عبادات میں اقتدار وعالم الغیب والشہادہ ہونے میں اللہ تعالیٰ ایک ہے لیکن سوادِ اعظم یعنی انسانوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کو ایک نہیں مانتی مثلاً اللہ تعالیٰ پیدا کرنے میں ایک ہے کائنات کے ذرہ ذرہ کے مالک ہونے میں ایک ہے کائنات کے بیمار کرنے میں ایک ہے شفاء دینے میں ایک ہے عزت دینے میں ایک ہے ذلت دینے میں ایک ہے امیر کرنے میں ایک ہے غریب کرنے میں اللہ تعالیٰ ایک ہے زندہ کرنے میں ایک ہے مارنے میں ایک ہے نفع دینے میں ایک ہے نقصان دینے میں ایک ہے ہدایت دینے میں ایک ہے ہدایت نہ دینے میں ایک ہے اولاد دینے میں ایک ہے بے اولاد کرنے میں ایک ہے بادشاہ بنانے میں ایک ہے گداگر بنانے میں ایک ہے قیامت قائم کرنے میں ایک ہے جنت دوزخ کے فیصلے کرنے میں ایک ہے سجدے اور پکار کے لائق ہونے میں ایک ہے تو نذر و نیاز کے لائق ایک ہے مشکل کشائی میں ایک ہے تو حاجت روائی میں ایک ہے غوث ہونے میں ایک ہے تو داتا ہونے میں ایک ہے بارش برسانے میں ایک ہے تو آندھی چلانے میں ایک ہے رات لانے میں ایک ہے دن نکالنے میں ایک ہے الغرض نظامِ کائنات کے چلانے میں ایک ہے تو ساری عبادات کے لائق ہونے میں ایک ہے اپنی تمام صفات وتصرفات واختیارات میں ایک ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی عبادت میں کسی کو شریک کرنے کی

اجازت نہیں دی اپنی کوئی صفت کسی غیر اللہ کو نہیں دی اپنا کوئی اختیار واذن کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اپنی کوئی طاقت وتصرف کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اپنے اقتدار کا کوئی حصہ کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اپنا سارا علم کسی غیر اللہ کو نہیں دیا اس لئے وہ اللہ اَحد ہے اگر وہ بالفرض اپنا کوئی اختیار واذن کسی غیر اللہ کو دیدے تو اللہ تعالیٰ بھی بیمار کرے اور غیر اللہ بھی بیمار کرے اللہ بھی تندرستی دے اور غیر اللہ بھی تندرستی دے اللہ تعالیٰ بھی امیر کرے اور غیر اللہ بھی امیر کرے اللہ تعالیٰ بھی اپنے اختیار واذن سے غوث ہو اور غیر اللہ بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار واذن سے غوث بن جائے لوگوں کی فریادرسی کرے تو پھر اللہ اَحد نہیں رہتا بلکہ اللہ اِثْنَیْن بن جاتا ہے کہ اللہ دو ہیں رب دو ہیں الہ دو ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ

ترجمہ: اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم مت بناؤ دو الٰہ درحقیقت اللہ تعالیٰ تو ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے سو تم صرف مجھ سے ڈرو۔

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط (انعام ....164)

ترجمہ: فرما دو! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا تلاش کروں میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی اور رب حالانکہ (حقیقت یہ ہے کہ) وہی تو ہے رب ہر ہر چیز کا۔

اَب حقیقت تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے لیکن کوئی بھی اللہ کو ایک نہیں مانتا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ

نوح علیہ السلام کی مشرک قوم نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے سے انکار کیا اور پانچ ولیوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا پھر اسی طرح یکے بعد دیگرے ہر آنے والے نبی کی مشرک امت نے اللہ تعالیٰ کو ایک نہیں مانا چلتے چلتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برادری کے لوگوں نے تین سو ساٹھ اللہ تعالیٰ کے شریک بنا کر اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کے منکر ہوئے اسی طرح عیسائی، یہودی، مجوسی، نجومی اور کاہن حتیٰ کہ آج کل کے اسلام کے نام لیواؤں نے بھی اللہ تعالیٰ کو اللہ اَحد تسلیم نہیں کیا کوئی قبروں کا پجاری ہے تو کوئی تعزیہ، دُلدُل کا کوئی پانچ تن کا بارہ اماموں کا کچھ لوگوں نے سب چیزوں کو چھوڑ کر صرف تعویذ گنڈے اور

جادو اور نظر بد کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر اللہ تعالیٰ کے اللہ احد ہونے کے منکر ہوئے اللہ تعالیٰ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیمار کرتا ہے جادوگر نے بھی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اذن واختیار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیمار کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے کسی من دون اللہ کو کوئی اذن واختیار نہیں دیا لہٰذا ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ احد انسانوں کی اکثریت نہیں مانتی اور جو اللہ تعالیٰ کو اللہ احد مانتے ہیں وہ اللہ کا کسی من دون اللہ میں اختیار واذن نہیں مانتے کہ من دون اللہ بھی کسی کو بیمار کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے ارشاد ہوتا ہے کہ

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ o (یونس....107)

ترجمہ: اور اگر پہنچائے تم کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف تو نہیں کوئی دور کرنے والا اس (تکلیف) کو مگر وہی (اللہ تعالیٰ) اور اگر پہنچانا چاہے تجھے کوئی بھلائی تو نہیں ہے کوئی پھیرنے والا اس (اللہ تعالیٰ کے) فضل کو۔ وہ پہنچاتا ہے اپنا فضل جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت ہی مہربان ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) تکلیف اللہ دیتا ہے (۲) فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اس تکلیف کو کوئی بھی دور کرنے والا نہیں ہے سارے من دون اللہ کی نفی کر دی کہ من دون اللہ کا کوئی فرد بھی خواہ وہ انبیاءؑ ہوں یا اولیاءؒ جادوگر یا تعویذ گنڈے یا فال بد یا نظر بد وغیرہ وغیرہ اس تکلیف کو کوئی بھی دور کرنے والا نہیں ہے اِلَّا هُوَ مگر وہی اللہ تعالیٰ! نفی کے بعد اِلَّا آیا ہے جس نے ذاتی اور عطائی دیئے ہوئے اِذن واختیار کی نفی کر دی ہے نیز من دون اللہ کے ذرہ ذرہ سے نفی کر دی ہے کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا مگر صرف وہی ایک اللہ تعالیٰ جو کہ تکلیف دینے میں بھی اَللّٰهُ اَحَدٌ ہے اور دور کرنے بھی اَللّٰهُ اَحَدٌ ہے خیر بھی وہی دیتا ہے اُس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خیر کو کوئی بھی ختم نہیں کر سکتا نہ ذاتی وعطائی طاقت سے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اِذن واختیار کی بحث چھیڑنا اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تکذیب کا

ایک بہانا ہے سیدھی سی بات ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے اختیارات واذن کسی کو نہیں دیئے اگر اللہ تعالی اختیارات واذن دینا چاہتا تو انبیاءؑ کو دیتا لیکن اِن کو کوئی ایک ذرہ بھی نفع و نقصان دینے کا اختیار واذن نہیں دیا تو جادوگر اللہ کے دشمن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور مومنین کے دشمن دین اِسلام کے دشمن کو اللہ تعالی نے کیسے اپنے اختیار واذن دے دیئے تو ثابت ہوا کہ سارے اختیارات وتصرفات عبادات طاقت قوت اللہ تعالی کے اپنے پاس ہیں من دون اللہ کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ اللہ اَللّٰہُ اَحَدٌ ہے۔

اَللّٰہُ الصَّمَدُ

ترجمہ: اللہ تعالی بے نیاز ہے سب اُس کے محتاج ہیں۔

اللہ تعالی کسی کا محتاج نہیں ہے نہ انبیاءؑ کا، نہ اولیاء کا، نہ صدیقین کا، نہ فرشتوں کا اور نہ جنوں کا، نہ جادوگر کا، نہ جادو کا، نہ نظر بد کا، نہ فال بد کا، نہ سورج چاند ستاروں کا، نہ تعویذ گنڈوں کا، نہ پنج تنوں کا، نہ بارہ نہ چودہ کا، نہ قلندروں کا، نہ ابدالوں کا، نہ ملنگوں مجذوبوں کا الغرض کسی بھی من دون اللہ کا محتاج نہیں ہے ساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اپنے وجود وبقاء وفناء میں اللہ تعالی کے محتاج ہیں خواہ وہ انبیاؑ ورُسل ہوں یا اولیاءؒ یا صدیقینؒ یا شہداءؒ سب کے سب اللہ تعالی کے محتاج ہیں اللہ تعالی کے در کے فقیر وسائل ہیں جو خود محتاج وفقیر وسوالی ہو تو وہ دوسروں کا خاک داتا وغوث ہوگا جو ہر سانس میں ہر اُٹھنے والی نظر میں اور زبان کے ہر بول میں کان کی ہر شنوائی میں پاؤں کے ہر قدم میں ہاتھ کے ہر کام میں دماغ کی ہر سوچ میں دل کی ہر دھڑکن میں پیاس کے ہر گھونٹ میں بھوک کے ہر لقمہ میں زندگی کے ہر لمحہ میں موت کی ہر حالت میں عالم برزخ کی ہر گھڑی میں قیامت کی ہر ساعت میں جنت کی ہر گھڑی میں اور ہمیشہ ہمیشہ ابدالآباد تک اللہ تعالی کے محتاج ہوں تو وہ نافع وضار مشکل کشاء وحاجت روا داتا دستگیر بگڑی بنانے والے کیسے ہوسکتے ہیں جادو تعویذ نظر بد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال جبے میں بیماری وشفاء دینے کے اثر کیسے ہوسکتے ہیں اور جو من دون اللہ کو مانتا ہے کہ وہ داتا دستگیر ہے غوث وحاجت روا ہے نافع وضار ہے خواہ

انبیا اولیا اللہ کو ایسا مانے یا تعویذ گنڈوں کو یا جادو جن بازی کو یا فال بد نظر بد یا کسی کائنات کی اور چیز کو نافع وضار غوث داتا مشکل کشا مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اَللّٰہُ الصَّمَدُ نہیں مانتا بلکہ اُس کے عقیدے میں کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کا بھی محتاج ہے تعویذ گنڈے و جادو کا بھی محتاج ہے انبیاء اولیا اللہ قلندروں قطبوں کا بھی محتاج ہے کچھ کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور زیادہ کام یہ ہستیاں اور جادو وغیرہ کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اِن کا محتاج ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اِن کے ذریعے کام کرتا ہے اگر یہ ناراض ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کو ان ہستیوں کو راضی کرنا پڑتا ہے اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کی لوٹاتا نہیں ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ الصمد نہیں ہے بلکہ یہ من دون اللہ ہی الصمد ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی اِن کا محتاج ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کی لوٹاتا نہیں پھر اسی عقیدے کو اِس شعر میں بیان کیا گیا ہے۔

اللہ کا پکڑا چھڑا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم   محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑا چھوڑا کوئی نہیں سکتا

یہ کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ عاجز ہے اللہ تعالیٰ ہار گیا اور من دون اللہ جیت گیا اور یہ ماننا کفر ہے تو ثابت ہو گیا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اَللّٰہُ الصَّمَدُ ہے ہر چیز سے بے نیاز ہے اور کائنات کا ہر ذرہ اور من دون اللہ کا ہر فرد اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے لہٰذا من دون اللہ کے کسی فرد و ذرہ میں مافوق الاسباب نفع و نقصان دینے کا کوئی اثر نہیں ہے کوئی طاقت نہیں نہ ذاتی نہ ہی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار و اذن کی طاقت ورنہ اگر اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اذن و اختیار مان لیا جائے تو اللہ تعالیٰ اَللّٰہُ الصَّمَدُ نہیں رہتا کیونکہ کچھ کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور کچھ کام وہ ہستیاں کرتی ہیں جن کو اذن دیا گیا ہے تو پھر ثابت ہو جائے گا کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی محتاج نہیں بلکہ کچھ چیزیں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں اور کچھ چیزیں غیر اللہ کی محتاج ہیں قرآن مجید کی سینکڑوں توحید ثابت کرنے والی ہر آیت میں استثناء کرنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی نافع وضار ہے مشکل کشاء ہے حاجت روا ہے اور یہ ہستیاں بھی حاجت روا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اذن و اختیار دے رکھا ہے نیز اللہ تعالیٰ تو اَللّٰهُ الصَّمَدُ ہے لیکن اِن ہستیوں اور چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ الصَّمَدُ نہیں ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے خود اذن

واختیار دے رکھے ہیں چونکہ وہ ہستیاں دیئے ہوئے اختیار واذن سے ہر کام خود کر لیتی ہیں اِن کاموں کے کرنے میں اِن کو اللہ تعالیٰ کی محتاجی وضرورت نہیں رہتی۔

معجزہ کی حقیقت

سوال: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوںؑ اور نبیوںؑ کو جو معجزات میں اذن دے رکھا ہے تو کیا وہ بھی اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے خلاف ہے۔

جواب: وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

ترجمہ: اور نہیں ہے طاقت کسی رسولؑ کی کہ لا دکھائے کوئی (معجزہ) نشانی (از خود) بغیر اللہ تعالیٰ کے اذن کے (الرعد...38)

بتایا یہ جا رہا ہے کہ معجزہ نشانی دیکھانا کسی رسول کے اختیار و طاقت میں نہیں ہے جب بھی کسی رسولؑ سے نشانی ومعجزہ ظاہر ہوتا ہے تو وہ معجزہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ظاہر ہوتا ہے اِس معجزہ والے کام کا فاعل اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے کیونکہ لفظ معجزہ کا معنی ہے عاجز کر دینے والی چیز یعنی وہ چیز جس کے ظاہر کرنے سے ساری دُنیا عاجز ہے اِس معجزہ نے ساری دُنیا کو اس کے کرنے سے عاجز کر دیا ہے اور معجزہ بہ خلاف عادت مافوق الاسباب کام ہوتا ہے مافوق الاسباب خلاف عادت کام کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے کوئی بھی اِس کام کو نہیں کر سکتا حتیٰ کہ وہ رسولؑ جس کے ساتھ اِس معجزہ کا تعلق ہے وہ خود بھی اِس فعل کو نہیں کر سکتا وہ رسولؑ خود بھی اِس کے کرنے سے عاجز ہے اِس لئے ارشاد فرمایا۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ترجمہ: فرما دو! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہ بیشک ساری نشانیاں تو اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (انعام....109)

دوسری آیت میں فرمایا!

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ (انعام....35)

ترجمہ: اور اگر گراں گزرتی ہے تم پر بے رخی ان لوگوں کی تو اگر تم سے بن پڑے یعنی تمہاری طاقت میں ہو تو ڈھونڈ لو کوئی سرنگ زمین میں یا (لگا لو) کوئی سیڑھی آسمان میں اور لے آؤ ان کے پاس کوئی معجزہ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جمع کر دیتا ان سب کو ہدایت پر لہٰذا مت ہو تم ناداں!

اس آیت میں صاف اعلان کر دیا گیا کہ رسول جتنی بھی کوشش کرے کوئی معجزہ نہیں لا سکتا معجزہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت ہوتی ہے کہ دیکھو بے جان سوکھی لاٹھی کو اللہ تعالیٰ نے جیتا جاگتا جسم و جان والا اژدھا بنا دیا ہے جب موسیٰ پکڑتا ہے تو فوراً فقا فقا سوکھی بے جان لاٹھی بن جاتی ہے یہ کام اللہ تعالیٰ نے تو کر دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا کی کوئی ہستی و طاقت یہ کام نہیں کر سکتی تو ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سارے اختیارات ہیں اور من دون اللہ کے پاس کوئی بھی اختیار نہیں ہے نیز معجزہ سے رسالت ثابت ہوتی ہے کہ اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ کا یہ فرستادہ رسول اللہ تعالیٰ ہی کا بھیجا ہوا رسول ہے یہ اپنی طرف سے نہیں آیا اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی لاٹھی کو تو اژدھا بناتا ہے کسی دوسرے کی لاٹھی کو اژدھا نہیں بناتا لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا رسول ہے تو ثابت ہوا کہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے یہ معجزہ حق ہوتا ہے اس کا ماننا جزو ایمان ہے اس کا انکار کرنا کفر ہے اس لئے معجزہ پر کسی دوسری چیز کو قیاس نہیں کیا جا سکتا لہٰذا معجزات کا ظہور اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے خلاف نہیں ہے بلکہ معجزات اَللّٰہُ الصَّمَدُ کی تائید ہیں کہ تمام رسل و تمام انبیاء معجزات میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔

لفظ آیۃ یا آیات

قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی لفظ آیۃ یا لفظ آیات آیا ہے اِن کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عملی شاہکار جو مافوق الاسباب اور خرق عادت ہوتے ہیں آیۃ کا تعلق اگر کسی رسول سے ہے تو اُس کو معجزہ کہتے ہیں اگر آیۃ کا تعلق کسی رسول سے نہیں ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عملی معجزہ ہے اِسی طرح لفظ آیات ہے یہ لفظ قرآن کریم کی آیات پر بھی استعمال ہوتا ہے اور قرآنی آیات بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا وہ عاجز کرنے والا شاہکار ہے کہ کوئی نبی، ولی فرشتہ جن انسان حیوان جادوگر، تعویذ گر جن باز عراف کاہن کوئی ایک آیت بھی نہیں بنا سکتا اور لفظ آیات کا

استعمال آفاقی کائناتی اشیاء پر بھی ہوتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے افعال ہوتے ہیں جو دوسرا کوئی نہیں کر سکتا اِن تمام آیات کا فاعل اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور وہ آیات صرف اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتی ہیں لہٰذا کوئی آیت خواہ وہ معجزہ ہو یا قرآنی آیت یا آفاقی کوئی چیز مثلاً پرندہ، کیڑا وغیرہ کوئی نہیں بنا سکتا۔

اَب مَن دونِ اللہ کو اِس انداز سے سمجھیں

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ترجمہ: اور نہیں اُس کا ہمسر بھی کوئی۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر نہیں ہے ہمسر کا مطلب ہے برابر یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات میں کوئی برابر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات یا کسی ایک صفت میں کوئی برابر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات یا کسی ایک تصرف میں اللہ تعالیٰ کا کوئی برابر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی برابر نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت میں کوئی برابر نہیں ہے اگر کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا تو وہ عقیدہ توحید میں سچا ہے لیکن آج قوم کی اکثریت اللہ تعالیٰ کی یہ شان وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ نہیں مانتی کچھ آدمی بدھ کو، کچھ گرو نانک کو، کچھ کرشن لال کو، کچھ عیسیٰؑ کو اور اُس کی اُمّی کو اور کچھ عزیرؑ کو بعض نے انبیاءؑ و اولیاءؒ کو کچھ مجذوبوں اور ملنگ کو اللہ تعالیٰ کے برابر اللہ تعالیٰ کا ہمسر بنایا ہے اور بعض لوگوں نے صرف تعویذ گنڈا کو جادو جنتر منتر کو نظر بد فال بد کو اللہ تعالیٰ کا ہمسر بنایا ہوا ہے مثلاً اگر اللہ تعالیٰ بیمار کرتا ہے اور تندرستی دیتا ہے تو یہ اوپر مذکورہ ہستیاں اور چیزیں بھی بیمار کرتی ہیں و تندرست کرتی ہیں یوں لوگوں نے مَن دونِ اللہ کو اللہ تعالیٰ کے برابر بنا کر شرک کے مرتکب ہوئے ہیں حالانکہ حقیقت میں کوئی بھی مَن دونِ اللہ اللہ تعالیٰ کا ہمسر نہیں ہو سکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت کوئی تصرف کوئی اختیار کوئی علم کوئی قدرت اور اللہ تعالیٰ کی کوئی طاقت کسی مَن دونِ اللہ میں نہیں ہے نہ ذاتی اور نہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطائی۔

سوال: اسلام کا لیبل لگانے والا مسلمان کہتا ہے کہ ہم نے تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں غیر اللہ کو بالکل ہر لحاظ سے برابر نہیں سمجھا بلکہ کسی صفت میں جزوی طور پر ہم نے غیر اللہ کو

برابر سمجھا ہے تو یہ شرک نہیں ہے۔

جواب: دُنیا میں ایسا کوئی مشرک نہیں گذرا جس نے کسی غیر اللہ کو بالکل ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھا ہو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں آج تک کوئی مشرک نہیں گذرا پھر اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی مشرک قوم ھودؑ کی مشرک قوم و صالحؑ کی مشرک قوم کو کیوں تباہ کیا فرمایا

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ط كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ o (روم ...42)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ تم سے پہلے لوگوں کا کیا حشر ہوا حقیقت حال یہ ہے کہ اُن کی اکثریت مشرک تھی۔

اِس سے ثابت ہوا کہ مشرک کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ بھی داتا ہے اور پیر بھی داتا ہے اللہ تعالیٰ بھی غوث ہے اور پیر بھی غوث ہے اللہ تعالیٰ بھی بیار کرتا ہے اور جادو نظر بد بھی بیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب ہے پیروں کو بھی بذریعہ کشف غیب معلوم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی مشکل کشاء ہے اور علیؓ تعویذ گنڈا بھی مشکل کشاء ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ کے برابر کرنا اور ہمیشہ ہر دور کے مشرکین نے اتنا ہی برابر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہ پوری کائنات میں کوئی بھی جزوی یا کلی طور پر اللہ تعالیٰ کا ہمسر و برابر نہیں ہے کوئی تو سچ بتائے کہ آج انسانیت کی اکثریت کسی نہ کسی شرک میں مبتلا ہے یا نہیں؟ نیز اکثر کسی نہ کسی صورت میں (۱) اللّٰهُ اَحَدٌ (۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کے منکر ہیں یا نہیں کتنے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ علماء نے قرآن مجید کے ترجمے لکھے اور تفاسیر بھی لکھیں لیکن اِس شیخ القرآن اور شیخ التفسیر کو نہ تو اللہ تعالیٰ سمجھ آیا اور نہ ہی من دون اللہ سمجھ آیا اور نہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ سمجھ آیا ترجمہ اور تفسیر لکھنے کے بعد بھی جادو کا نظر بد و تعویذ گنڈے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال جیسے وجوتے میں نفع و نقصان دینے کا اثر بھی مانتا ہے کچھ علماء انبیاءؑ و اولیاءؒ کو مشکل کشاء، حاجت روا، داتا اور دستگیر بھی مانتے ہیں بتاؤ لوگوں کو کیا خاک قرآن مجید سمجھ آیا

ہے اگر یہ شرک نہیں ہے تو پھر دوسرا شرک کیا ہے مشرکین عرب کے شرک اور اس قوم کے شرک میں کیا فرق ہے۔

ایک اور انداز سے من دون اللہ کو سمجھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے جو رب ہے سارے جہانوں کا! (فاتحہ ....1)

رَب کا معنی ہے پالنے والا مزید اس کے معنی کو وسیع کیا جائے تو معنی ساری ضروریات پوری کرنے والا العٰلمین جمع ہے عالم کی جس کا معنی ہے جہاں اور العٰلمین کا معنی سب جہان اب معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سب جہانوں کی ساری کی ساری ضروریات پوری کرنے والا ہے کائنات اور کائنات کے ذرے ذرے کی ضروریات بنانے والا بھی اور جاننے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اور ہر چیز کی ساری ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے مثلاً چیونٹی کی ساری ضروریات بنانے والا اور جاننے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اور اُس کی ساری ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے مچھلیوں کی کیا کیا ضروریات ہیں یہ جاننے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اور اِن کی ساری ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اِسی طرح انسان کی تخلیق کے ابتدائی نطفہ سے لے کر مکمل انسان تک اور بعد از پیدائش تا موت بعد از موت تا قیامت بعد از قیامت تا ابدالآباد ساری ضروریات جاننے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے تمام ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے جب رب العٰلمین کے عالمگیر معنی نے کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے کہ کائنات کا کوئی ایسا ذرہ بھی نہیں ہے جس کی ضروریات اللہ تعالیٰ پوری نہ کرتا ہو جب ثابت ہو گیا کہ کائنات کی ہر چیز کی ضروریات اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے تو اَب کائنات کے کسی ذرہ کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری ہستی کی ضرورت ہی نہیں جو اُس کی ضروریات پوری کرے۔

اَب وہ انسان جن کا عقیدہ و ایمان یہ ہے کہ ہر انسان ہر حیوان ہر شجر و حجر پہاڑ و دریا سمندر زمین و آسمان ہر پرندہ ہر کیڑا چاند و سورج آگ و ہوا الغرض کائنات کے ذرہ ذرہ کی پیدائش

کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہر چیز کی ضروریات بنانے والا بھی اور ضروریات جاننے والا بھی اور ضروریات پوری کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے اِس انسان کے عقیدے والا ایمان میں بھری کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی داتا، دستگیر و مشکل کشاء و حاجت روا، بگڑی بنانے والا نہیں ہے نہ ہی کسی تعویذ گنڈے، جادو، جنتر منتر، ٹونے ٹوٹکے فال بد نظر بد، جن، جن باز اور فرشتہ وغیرہ کے اندر نفع و نقصان دینے کا مافوق الاسباب کوئی اثر ہے کیونکہ نفع بھی ایک ضرورت ہے اور نقصان بھی ایک ضرورت ہے اور ہر ہر ضرورت پوری کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے مِن دون اللہ نہیں ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری ہستیوں انبیاءؑ و اولیاءؒ مجذوب و ملنگ وغیرہ کو داتا، دستگیر، مشکل کشاء، حاجت روا بگڑی بنانے والا سمجھتے ہیں اِس طرح وہ لوگ جو تعویذ گنڈے، جادو، جنتر منتر، فال بد نظر بد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبے، بال اور جوتے وغیرہ وغیرہ میں نفع و نقصان دینے کا مافوق الاسباب اثر مانتے ہیں سیدھی سی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو رب العٰلمین نہیں مانتے بلکہ اِن کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی رب ہے جو کچھ ضروریات پوری کرتا ہے اور دوسری ہستیاں بھی رب ہیں جو وہ بھی کچھ ضروریات پوری کرتی ہیں کچھ ضروریات جادو تعویذ گنڈے پوری کرتے ہیں کچھ فال بد نظر بد پوری کرتی ہیں کچھ ضروریات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ بال جوتے پوری کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ بھی رب ہے اور مِن دون اللہ بھی رب (ضروریات پوری کرنے والا)!

اَب اِن تمام آیات کا انکار ہو جاتا ہے جن کے اندر لفظ رب ہے۔

(۱) فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (کہف....14)(۲) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا (صٰفٰت....5)(۳) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (الشعرآء....28)

نیز دوسری آیات جن سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے اُن کا انکار ہو جاتا ہے۔

دنیا میں سب سے پہلا اللہ تعالیٰ اور مِن دون اللہ میں اشتراک

مِن دون اللہ کے اِس اعلان پر کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سارے اختیارات و تصرفات ہیں اور

من دون اللہ کے پاس کسی نفع ونقصان دینے کا مافوق الاسباب کوئی اختیار نہیں ہے آدمؑ سے لے کر نوحؑ کی قوم تک ساری انسانیت اِسی اعلان وایمان پر قائم رہی اللہ اور من دون اللہ کا یہ فرق مجھتی رہی اور مانتی رہی کہ اللہ مختارِ کل ہے اور من دون اللہ محتاجِ کل ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے بے بس ہے بے وس ہے مجبورِ محض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات واختیارات کے سامنے بے اختیار ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ بیمار کرے اور یہ من دون اللہ بیمار نہ ہو یہ ضرور بالضرور ہر صورت بیمار ہوگا لہٰذا نہ من دون اللہ اپنے لئے کچھ کرسکتا ہے اور نہ دوسروں کے لئے کچھ کرسکتا ہے اِس زمین پر سب سے پہلے مسلمان بگڑی ہوئی مشرک قومِ نوحؑ کی قوم تھی جس نے من دون اللہ کے اِس فرق واعلان وسچے ایمان کے خلاف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تصرفات واختیارات ،قدرت وطاقت وعبادات من دون اللہ کے اندر بھی تسلیم کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ بھی سجدہ کے لائق ہے اور من دون اللہ ہمارے معبود بھی ہیں اللہ تعالیٰ کو پکارا جائے تو ہمارے معبودوں کو بھی پکارا جائے اللہ تعالیٰ بھی نذر ونیاز کے لائق ہے تو من دون اللہ ہمارے معبود بھی نذر ونیاز کے لائق ہیں اللہ تعالیٰ بھی مشکل کشاء ہے تو ہمارے معبود بھی مشکل کشاء ہیں اللہ تعالیٰ بھی نفع ونقصان دیتا ہے تو ہمارے اولیاء اللہؒ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر بھی نفع ونقصان دیتے ہیں اِس طرح اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ میں صفات واختیارات وعبادات جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں اُن میں اشتراک پیدا ہوگیا لہٰذا وہ مسلمان مشرک قوم اللہ تعالیٰ کو بھی الہ ماننے لگی اور اپنے معبود پانچ اولیاء اللہؒ کو بھی الہ ماننے لگی اِس مسلمان مشرک قوم نے برملا کہا کہ

قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝

ترجمہ: اور کہا انہوں نے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے معبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا تم ود کو سواع کو یغوث کو یعوق کو نسر کو۔ (نوح....23)

جب مسلمان مشرک قوم نے اِن پانچ اولیاء اللہؒ کو الہ مان کر وہی صفات واختیارات

الوہیت جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں اُن کے اندر بھی تسلیم کر کے اُن کو اللہ کا شریک بنایا نوحؑ نے نوسو پچاس سال اس شرک کی تردید کی فرمایا کہ

قَالَ یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہٗ

اے میری قوم کے لوگو! ایمان کی عبادت کرنا فع وضار، مختار کُل، مشکل کشا، عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے ہے لے کر تمام قولی بدنی ومالی عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کرو کیونکہ بھری کائنات میں صرف اور صرف وہی اللہ تعالیٰ الہ ہے اور کوئی نبی ولی فرشتہ و جن وغیرہ الہ نہیں ہیں نوحؑ کے منع کرنے کر باوجود بھی مسلمان مشرک قوم اِن پانچ اولیوں کی پوجا سے باز نہ آئی۔ اولیاء اللہ کی عبادت کی ابتداء اُن کی قبروں سے ہوئی پھر اُن کی تصویریں بنائی گئیں اور یوں اِن اولیاء اللہ کی عبادت کی گئی بذریعہ قبر اور بذریعہ تصویر یعنی بُت جیسے آج بھی لوگ اولیاء اللہ کی عبادت کرتے ہیں کہ اُن کی قبریں پوجتے ہیں اور کچھ لوگ نبیوں ولیوں کی عبادت کرتے ہیں کہ اُن کے بُت پوجتے ہیں جیسے عیسائی، یہودی، ہندو اور سکھ اصل میں عبادت قبروں اور بتوں کی کرنی مقصود نہیں ہوتی بلکہ اُس شخصیت کی عبادت کرنی مقصود ہوتی جس کی یہ قبر ہے یا جس کا یہ بُت ہے۔

آدم علیہ السلام

آدم علیہ السلام سے لے کر نوح علیہ السلام سے پہلے تک سارے انبیاءؑ اور ساری انسانیت کا یہی عقیدہ و ایمان تھا کہ سارے اختیارات و تصرفات وعبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں من دون اللہ کے پاس نفع ونقصان دینے کا کسی قسم کا کوئی مافوق الاسباب اختیار نہیں ہے۔

سوال: نوح علیہ السلام تک سارے انبیاءؑ اور سارے مسلمانوں کے یہی عقیدے و ایمان و دین کو کس نے مٹایا اور شرکیہ عقیدہ و ایمان کس نے بنایا؟

جواب: پہلے بھی بتا دیا گیا ہے ساری انسانیت عقیدہ توحید پر قائم تھی اور سب کے سب سچے مسلمان تھے کسی قسم کا کوئی دوسرا فرقہ نہیں تھا عرصہ دراز کے بعد کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے

جنہوں نے سچے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے سے اختلاف کرنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ وہ دوسرا گروہ سچے مسلمانوں کے مقابلے میں ایک فرقہ بن گیا اور کفر وشرک پر مبنی اپنا علیحدہ دین بنالیا جس کا بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیارات سے یہ اولیاء اللہ بھی مشکل کشاء ہیں حاجت روا ہیں داتے ودستگیر ہیں پکار وسجدے کے لائق ہیں نذر و نیاز ان کی دینا صحیح ہے اُس وقت سے لے کر آج تک دو گروہ آرہے ہیں ایک اللہ تعالیٰ کا پجاری دوسرا من دون اللہ کا پجاری۔

نوح علیہ السلام

یہ عقیدہ شرکیہ اور اشترکیہ جب اتنی شدت کے ساتھ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں راسخ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے پیارے رسول نوح علیہ السلام کو اس عقیدہ کی تردید کے لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ دونوں مشکل کشا نہیں دونوں نافع وضار نہیں دونوں الہ نہیں اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ دونوں عبادت وپکار ونذر و نیاز کے لائق نہیں نوح علیہ السلام نے اس عقیدہ شرکیہ کو مٹانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ میں فرق بتانے کے لئے نو صدیاں اور پچاس سال لگا دیئے اور یہ بات سمجھائی کہ اللہ تعالیٰ معبود ہے اور من دون اللہ عابد ہے اللہ تعالیٰ خالق ہے اور من دون اللہ مخلوق ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے اور من دون اللہ مملوک ہے اللہ تعالیٰ داتا دستگیر و مشکل کشاء اور مختار کل متصرف فی العالم ہے اور من دون اللہ منگتے سوالی محتاج بھیکاری مشکل زدہ مصیبت وغم زدہ محتاج کل ہے ساڑھے نو صدیاں بیت گئیں لیکن انسانی سواد اعظم عقیدہ شرکیہ سے باز نہ آیا صرف چالیس یا اسی نفوس قدسیہ نے شرک سے توبہ کر کے نوح علیہ السلام کے ساتھ مل گئے اس طرح قوم دو گروہوں میں بٹ گئی ایک گروہ جس میں نوح علیہ السلام اور اُس کے ساتھ ایمان لانے والے شرک سے پاک مسلمان تھے دوسرے گروہ میں پورا سواد اعظم مسلمان مشرک تھا۔

عذاب الٰہی!

اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ کے درمیان فرق واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سواد اعظم

مسلمان مشرک کو پانچ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے والوں کو من دون اللہ، غیر اللہ میں نفع و نقصان دینے کا اختیار و تصرف و طاقت ماننے والوں کو پانچ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز دینے والوں کو اِن کو مشکل کشاء حاجت روا ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ نے پانی کا عذاب دیا مسلمان مشرک کے جم غفیر اور سواد اعظم کو اللہ تعالیٰ نے غوطے دے دے کر مارا اُس وقت اعلان ہو رہا تھا کہ

مِمَّا خَطِيْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۔ (نوح....25)

ترجمہ: وہ اپنی شرکیہ خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے پھر فوراً آگ میں داخل کر دیئے گئے۔

اِس مسلمان مشرک قوم کا معصوم نوزائیدہ بچہ یا بچی بھی عذاب سے بچ نہ سکی حتیٰ کہ نوحؑ کی بیوی جو مسلمان مشرک تھی اور بیٹا وہ بھی مسلمان مشرک تھا نہ بچ سکے قرآن کی آیت گونج رہی تھی۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ○ (ہود....101)

ترجمہ: نہیں ظلم کیا ہم نے اُن پر بلکہ ظلم کیا ہے انہوں نے خود اپنی جانوں پر اور نہ بچایا اُن کو اِن (مسلمان مشرکوں کے) معبودوں نے ذرہ بھی جنہیں پکارتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا جب آ گیا فیصلہ عذاب تیرے رب کا اور نہ اضافہ کیا انہوں نے مگر تباہی میں!

یعنی اِن پانچ اولیاء اللہ نے اِن (اپنے پجاریوں) کے لئے سوائے تباہی و بربادی کے اللہ تعالیٰ نے عذاب دے کر عملی و پریکٹیکل طور پر فرق واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے اُس نے اِس قوم کو عذاب دے کر تباہ کر دیا اور من دون اللہ بالکل بے اختیار ہے بے بس ہے کوئی بھی مسلمان مشرک نہ خود بچ سکا اور نہ ہی کسی دوسرے کو بچا سکا اُن کے پانچ معبود بھی کسی کی مدد نہ کر سکے بلکہ خود اُن کی قبریں اور خانقاہیں اور اُن کے بت تباہ ہو گئے نہ

کوئی پیر وفقیر نہ کوئی جادو اور تعویذ گنڈا کسی کو بچا سکا نہ اپنی ذاتی طاقت سے اور نہ ہی اللہ تعالی کی دی ہوئی طاقت واختیار سے جہاں عذاب نے یہ ثابت کر دیا کہ من دون اللہ کے پاس ذاتی وعطائی طاقت نہیں ہے وہاں یہ ثابت کر دیا کہ ہر قسم کے عقیدے وعمل کے شرک سے پاک لوگ ہی اللہ تعالی کے سچے مومن بندے ہوتے ہیں اُن کا دین ایمان سچا ہوتا ہے وہی دنیا میں سرفراز اور آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں لیکن وہ لوگ جو من دون اللہ، غیر اللہ اور کسی شئی میں نفع ونقصان دینے کی طاقت واختیار روا رکھتے ہیں خواہ ذاتی خواہ عطائی باذن اللہ وہ لوگ مسلمان مشرک ہوتے ہیں دنیا میں اللہ تعالی کے عذاب اور آخرت میں بھی اللہ تعالی کے عذاب ابدی میں گرفتار ہوتے ہیں ان دو جماعتوں اور گروہوں میں سے ناجی گروہ وہ گروہ ہوا جس کا رہبر ورہنما نوح علیہ السلام تھے دوسرا گروہ اللہ تعالی کا اور انبیاءؑ کا اولیاء اللہؒ اور مومنین کا اور اسلام کا دشمن تھا اس لئے اس گروہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا چونکہ وہ مسلمان مشرک گروہ شرک میں مبتلا تھا۔

اللہ تعالی اور من دون اللہ میں فرق

اللہ تعالی نے عذاب بھیج کر ثابت کر دیا کہ اللہ تعالی مختار کُل ہے خالق کُل ہے مالک کُل ہے حاکم کُل ہے قادر کُل ہے عالم الغیب والشھادہ کُل ہے الہ ومعبود ہے بے مثل وبے مثال ہے من دون اللہ نہ مختار کُل ہے نہ خالق کُل ہے نہ مالک کُل ہے نہ قادر کُل ہے نہ حاکم کُل ہے بلکہ محتاج کُل ہے سوالی ہے اللہ تعالی کھلائے تو من دون اللہ کھاتا ہے ورنہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیٹ پر پتھر باندھتے ہیں فتح دے تو فتح پاتا ہے ورنہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مقدس شہید اور پیشانی مقدس زخمی ہو جاتی ہے اللہ تعالی نے یوسف علیہ السلام کو اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے ملایا تو ملے ورنہ تو یعقوب علیہ السلام رو رو کر آنکھیں سفید کر بیٹھے تھے۔ (القرآن)

اللہ تعالی نے ایوب علیہ السلام کو شفا دی تو تندرست ہوئے ورنہ تو ایوب علیہ السلام بیمار پڑے تھے اللہ تعالی نے اپنے ولی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو ھریرہؓ کو کھلائے تو

وہ کھاتے ورنہ تو وہ بیہوش ہو کر بھوک کی وجہ سے گر پڑتے تھے عملی طور پر ثابت ہوا کہ من دون اللہ کے پاس کوئی ذاتی وعطائی اختیار نہیں ہے نیز اللہ تعالیٰ نے مسلمان مشرک قوم کو تباہ کر کے اُن کو ختم کر دیا اور دنیا پر پہلے کی طرح پھر صرف اور صرف کفر وشرک ونفاق سے پاک قوم المومنین والمسلمین آباد ہوئی قرآن اعلان کرتا ہے۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا ۝ (حج ....78)

ترجمہ: اُس اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی اور اَب تمہارا نام بھی المسلمین رکھا ہے۔

شرک ہی شرک

عذاب الٰہی نے جب یہ ثابت کر دیا کہ من دون اللہ کے پاس نفع ونقصان دینے کی طاقت نہیں ہے اور اگر کوئی قوم من دون اللہ میں ذاتی یا باذن اللہ کی طاقت سے نفع ونقصان دینے والے مان لیتی ہے جیسا کہ نوحؑ کی قوم نے مان لیا تھا ایک تو وہ مشرک ہو جاتی ہے اور دوسرا اُس کو دنیا میں تباہ وبرباد کر کے ہمیشہ کے لئے ابدی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے نوح علیہ السلام کی قوم کے عذاب کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ تا قیامت پوری انسانیت ہر قسم کے شرک سے بچ جاتی کہ اگر ہم نے بھی شرک کیا تو نوحؑ کی مسلمان مشرک قوم کی طرح ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائے گا ہمیں اور ہماری نسل کو تباہ وبرباد کر دے گا لیکن ایسا نہ ہو سکا عرصہ دراز کے بعد نوح علیہ السلام کی امت کے مومنین صادقین کی اولاد در اولاد پھر شیطان کے بہکاوے میں آ کر شرک کرنے لگی یہ قوم المسلمین پھر مسلمان مشرک بن گئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ کے فرق کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کی صفات واختیارات وتصرفات میں اور اللہ تعالیٰ کی الوہیت وربوبیت میں من دون اللہ کو پھر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا پھر اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ دونوں کے نام کے دیئے، بکرے ذبح ہونے لگے سجدے ہونے لگے نعرے لگنے لگے دونوں کو الٰہ مان لیا گیا اور ان کے نام کی پھر یعنی اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ کے نام کی سبیلیں لگنے لگیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے اِس مسلمان مشرک کو سمجھانے کے لئے ہود علیہ السلام کو بھیجا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور شرک سے منع کیا لیکن مسلمان

مشرک قوم شرک پر ڈٹی رہی صرف کچھ لوگوں نے ہود علیہ السلام والا ایمان قبول کرلیا اور ہود علیہ السلام کے ساتھی بن گئے لیکن اکثریت مسلمان مشرکوں کی تھی جو شرک پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمان مشرک قوم کو پھر تباہ کر دیا اور ہود علیہ السلام اور اُس کے ساتھیوں کو بچا لیا اور پھر زمین پر صرف ایک گروہ المسلمین کا رہا پھر یہی سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دور آ گیا۔

دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میری قوم قریش دین ابراھیم پر کاربند ہونے کی دعوے دار مشرک بن گئی ہے کیونکہ انہوں نے عقیدۃ المسلمین والمومنین سے انحراف کرکے خود اللہ تعالیٰ کے گھر مسجد الحرام میں تین سو ساٹھ ہستیوں کے بت بنا کر رکھے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ کے فرق کو ختم کر کے تین سو ساٹھ اپنے نبیوں اور ولیوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا رکھا تھا مثلاً ھُبل: اللہ تعالیٰ کا ولی جنگوں میں فتح دیتا ہے لات: اللہ تعالیٰ کا ولی مشکل کشاء ہے ابراھیمؑ غوث اعظم ہیں وغیرہ وغیرہ چنانچہ جہاں قریش مکہ نے اللہ تعالیٰ کا گھر بیت اللہ اپنی حلال کی کمائی سے بنایا تھا وہاں انہوں نے اُسی بیت اللہ میں من دون اللہ کی عبادت بھی کرتے تھے جہاں وہ مشکل کشائی کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے وہاں وہ لات اللہ تعالیٰ کے ولی کو بھی پکارتے تھے جہاں جنگوں میں اللہ تعالیٰ کو فتح دینے والا مانتے تھے وہاں وہ ھُبل اللہ تعالیٰ کے ولی کو فتح کے لئے بھی پکارتے تھے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو غوث سمجھتے تھے وہاں وہ ابراھیمؑ کو غوث اعظم مانتے جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی نذرونیاز دیتے تھے اسی طرح وہ ان تین سو ساٹھ اپنے معبودوں کی بھی نذرونیاز دیتے تھے اس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ میں فرق ختم کرکے اور اللہ تعالیٰ اور من دون اللہ میں اشتراک پیدا کرکے مسلمان مشرک بن گئے۔

عیسائی

دوسرا گروپ عیسائی مذہب والا تھا جنہوں نے عیسیٰؑ کو اور اُس کی امی صدیقہ مریمؑ کو اللہ

تعالیٰ کا شریک بنا رکھا تھا وہ تین الہ مانتے تھے (۱) اللہ تعالیٰ (۲) عیسیٰ (۳) مریم صدیقہؑ

یہودی

اِس گروہ نے عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا کر اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہوا تھا اور رجا دو کو بھی نفع و نقصان دینے والا مان کر اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے تھے۔

مجوسی

کتنے لوگ تھے کہ ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔

دعوت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو دعوتِ ایمان خالص کی دی اور سب کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت کی طرف بُلایا فرمایا۔

قُوْلُوْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا

ترجمہ: کہو اور مان جاؤ کہ اللہ تعالیٰ الہ ہے اور کوئی الہ نہیں اُن کے بتوں کو توڑ دیا اور قبروں کو مسمار کرا دیا غیر اللہ کے آستانوں کو نیست و نابود کر دیا اللہ تعالیٰ کے گھر کو من دون اللہ کی عبادت و پوجا سے پاک کر دیا اِسی طرح منیٰ اور صفا و مروہ کو پاک کر دیا۔

فتح مکہ کے بعد مسلمان مشرکوں کو کعبہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے بلکہ قریب جانے سے روک دیا کہ کعبہ کا طواف صرف وہ مسلمان کر سکتا ہے جو ہر قسم کے شرک سے اور کفر سے پاک ہو مساجد بنانے سے مسلمان مشرکوں کو روک دیا مسلمان مشرک کا جنازہ پڑھنے سے روک دیا مسلمان مشرک کو عورت مومنہ سے نکاح کرنے سے روک دیا مسلمان مشرک کے لئے بخشش کی دعا کرنے سے روک دیا مسلمان مشرک سے گہری دوستی رکھنے سے منع کر دیا پھر کیا ہوا کہ زمین پر پھر دو گروہ ہو گئے ایک گروہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا تھا دوسرا گروہ مسلمان مشرکوں کا تھا۔

عرب کے مسلمان مشرکوں کا عقیدہ

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (مومنون.....84)

ترجمہ: اُن سے کہو! کس کی ہے یہ زمین اور جو بستے ہیں اس میں اگر تم جانتے ہو

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (مومنون....85)

ترجمہ: تو وہ ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ کی۔ کہو پھر تم سوچتے کیوں نہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

ترجمہ: اُن سے کہو! کون ہے مالک سات آسمانوں کا اور مالک ہے عرش عظیم کا۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (مومنون....87)

ترجمہ: وہ ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ فرمادو! پھر تم کیوں نہیں ڈرتے۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اُن سے کہو! کون ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہے اقتدار ہر چیز کا اور وہ پناہ دیتا ہے اور کوئی پناہ نہیں دے سکتا اُس کے مقابلے میں اگر تم جانتے ہو۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ (مومنون....89)

ترجمہ: وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہے فرمادو! پھر کہاں سے دھوکہ کھا رہے ہو تم۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (عنکبوت....61)

ترجمہ: اگر پوچھو تم اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور مسخر کر رکھا ہے سورج اور چاند کو تو وہ ضرور کہیں گے اللہ پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں۔

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ عرب کا مسلمان مشرک مانتا تھا کہ (۱) زمین اور جو کچھ اُس میں ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے (۲) عرش عظیم اور آسمانوں کا رب اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے (۳) کائنات کے ذرہ ذرہ پر بادشاہی، حکومت اور کنٹرول اللہ تعالیٰ کا مانتے تھے (۴) پناہ صرف وہی اللہ تعالیٰ دیتا ہے اُس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیتا (۵) وہ مانتے تھے کہ زمین آسمانوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے سورج چاند اُسی کے حکم کے تابع

ہیں یہاں تک تو وہ بھی توحید مانتے تھے شرک اس سے آگے شروع کرتے تھے کہ اللہ تعالی کے دیئے ہوئے اذن واختیار سے وہ اولیاء اللہ مشکلیں حل کرتے ہیں بگڑی بناتے ہیں حالانکہ یہ دعوئی بلا دلیل ہے آج کے مسلمانوں کی اکثریت بھی یہاں تک توحید مانتی ہے آگے مشرکین عرب کی طرح یہ بھی اللہ تعالی کے ہزاروں شریک بناتے ہیں اگر کچھ لوگ عام شرک سے بچتے ہیں لیکن تعویذ، جادو اور نظر بد کے شرک سے نہیں بچ سکے۔

من دون اللہ کون ہے؟

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ (توبہ....31)

ترجمہ: بنالیا انہوں (مسلمان مشرکوں) نے مولوں اور پیروں کو اپنا رب اللہ تعالی کے سوا اور مسیح ابن مریم کو بھی جب کہ نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر صرف یہ کہ عبادت کریں الہ واحد کی کہ نہیں ہے (بھری کائنات میں) کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے۔ پاک ہے وہ اللہ تعالی ان شریکوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) قرآن میں من دون اللہ مولویوں اور پیروں کو اور عیسیٰ کو قرار دیا ہے تو ثابت ہو گیا کہ جہاں من دون اللہ بت ہیں وہاں من دون اللہ مولوی اور پیر اور عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں (۲) اللہ تعالی تو رب ہے کیونکہ رب کے معنی ہے ضروریات پوری کرنے والا اب اگر کسی آدمی نے مولوی اور پیر اور عیسیٰ علیہ السلام کو ضروریات پوری کرنے والا مان لیا تو اس آدمی نے اس مولوی اور پیر کو رب بنالیا۔ مثلاً بیمار کو ضرورت ہے تندرستی کی اب اگر کوئی کہتا ہے کہ تندرستی مولوی اور پیر بھی دیتا ہے تو یہ ہے مولوی اور پیر کو رب بنالینا جیسا کہ آج کل لوگوں نے ہزاروں مولویوں اور پیروں فقیروں کو مجذوبوں ملنگوں کو تعویذ گنڈوں کو مزاروں اور قبروں کو کتنے زندہ پیروں کو اور کتنے غائب پیروں کو تندرستی دینے والے بنالئے ہیں تو انہوں نے ان سب چیزوں کو رب بنالیا ہے۔ (۳) کہ

عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرنی ہے۔ (۴) کہ صرف اللہ تعالیٰ الہ ہے من دون اللہ میں سے کوئی بھی الہ نہیں ہے۔ (۵) الہ کا معنی ہے معبود یعنی عبادت کے لائق۔ اور عبادت ہر اُس کام، عقیدے اور نیت وارادے کو کہا جاتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کیا جاتا ہے اور جس کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر اُس کام اور عقیدے اور ارادے کو چھوڑ دینا جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا ہے یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہیں جب اللہ تعالیٰ الہ ہے جو عبادات کا لائق بھی وہی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کو مصیبت میں پکارنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے تو اب پکارا ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو جائے گا کسی من دون اللہ کو نہیں پکارا جائے گا اب اگر کوئی کسی نبی ولی کو بھی مصیبت میں پکارتا ہے تو اُس نے اِس نبی ولی کو الہ بنالیا ہے اور قرآن مجید اعلان کرتا ہے کہ الہ واحد ہے یعنی الہ صرف ایک ہے دوسری آیت میں فرمایا

لَاتَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَاهُوَاِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۔

ترجمہ: تم مت بناؤ دو الہ در حقیقت وہ تو ایسا معبود ہے جو ایک ہی ہے۔

اَب دنیا اللہ تعالیٰ کو بھی الہ مانتی ہے اور من دون اللہ کو بھی الہ مانتی ہے اُن کے نزدیک

اللہ تعالیٰ مختار کُل ہے	من دون اللہ بھی مختار کُل ہے
اللہ تعالیٰ مشکل کشاء ہے	من دون اللہ بھی مشکل کشاء ہے
اللہ تعالیٰ کو بھی پکارا جاتا ہے	من دون اللہ کو بھی پکارا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ کے نام پر بکرا ذبح کیا جاتا ہے	من دون اللہ کے نام پر بھی بکرا ذبح کیا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ کے نام پر سبیل لگتی ہے	من دون اللہ کے نام پر بھی دودھ کی سبیل لگتی ہے
اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے	من دون اللہ بھی پیار کرتا ہے

اللہ تعالیٰ تندرست کرتا ہے	من دون اللہ بھی تندرست کرتا ہے
اللہ تعالیٰ کے نام پر نذر و نیاز دی جاتی ہے	من دون اللہ کے نام پر بھی نذر و نیاز دی جاتی ہے
اللہ تعالیٰ کے گھر کا طواف کیا جاتا ہے	من دون اللہ کے مقبرے اور آستانے کا بھی طواف کیا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ کے گھر کے حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے	مقبرے اور آستانے کی چوکھٹ کو بوسہ دیا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ غوث ہے	من دون اللہ غوث اعظم ہے
اللہ تعالیٰ رزق فراخ کرتا ہے	من دون اللہ بھی رزق فراخ کرتا ہے
اللہ تعالیٰ کے نام کا نعرہ تکبیر ہے	من دون اللہ کے نام کے بھی کئی نعرے ہیں
اللہ تعالیٰ کے نام کا تلبیہ لبیک اللھم لبیک ہے	من دون اللہ کا تلبیہ لبیک یا رسول لبیک، لبیک یا حسین لبیک
اللہ تعالیٰ تکلیفیں دیتا ہے	جادو بھی تکلیفیں دیتا ہے
اللہ تعالیٰ مصیبتیں دیتا ہے	نظر بد بھی مصیبتیں دیتا ہے
اللہ تعالیٰ سارے کام کرتا ہے	تعویذ گنڈا بھی سارے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اصحاب کہف اور اُن کے کتے کے نام کا تعویذ سارے کام کرتا ہے

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے	من دون اللہ بھی عالم الغیب ہے پیر بذریعہ کشف جن باز بذریعہ جن عالم الغیب جادوگر بذریعہ جادو فال نکالنے والا بذریعہ فال یہ سب عالم الغیب ہیں

اَب بتاؤ الہ ایک رہا یا الہ ہزاروں بن گئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اَلَھُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَآ ط قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَ کُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○

ترجمہ: درحقیقت جنہیں تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ بھی بندے ہیں تمہاری طرح سو پکار کر دیکھو تم انہیں چاہیے جواب دیں وہ تمہیں اگر ہو تم سچے۔ کیا ہیں اُن کے پاؤں کہ چلتے ہیں اُن سے یا ہیں اُن کے ہاتھ کہ پکڑتے ہیں اُن سے یا ہیں اُن کی آنکھیں کہ دیکھتے ہیں وہ اُن سے یا ہیں اُن کے کان کہ سنتے ہیں وہ اُن سے فرمادو! کہ بلا لو تم اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو پھر تم سب تدبیر کرو میرے خلاف اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

(اعراف....195,194)

اِنَّ وَلِیِّ ےَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○

ترجمہ: میرا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے جس نے نازل کی ہے کتاب اور وہی حمایت کرتا ہے نیک لوگوں کی۔ (اعراف....196)

اِس آیت سے حسب ذیل مسائل معلوم ہوئے۔ کہ

اِس آیت میں جن من دون اللہ کا ذکر ہے وہ بندے اور انسان ہیں جیسا کہ

پچھلی آیت میں مولوی اور پیر اور عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللہ بنایا گیا تھا اسی طرح مکہ کے مسلمان مشرکوں نے جو اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے تھے جو تقریبا تین سو ساٹھ تھے وہ بندے تھے اسی طرح نوح علیہ السلام کی قوم جن کو پوجا کرتی تھی وہ بندے تھے یہودیوں نے عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا یہ اللہ تعالیٰ کے بندے تھے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام اور مریم صدیقہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا یہ بندے تھے ہندوؤں نے جو اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہیں وہ بندے ہیں کرشن لال وغیرہ اسی طرح سکھوں نے جو اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہیں مثلاً گرونانک یہ بندے ہیں پاک و ہند کے لوگوں نے قلندروں قطبوں ابدالوں اوتاروں مجذوبوں ملنگوں ننگے دھڑنگوں نبیوں ولیوں پنج تن بارہ اماموں چودہ معصوموں زندوں مُردوں عورتوں مَردوں بے شمار پیروں فقیروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے یہ سب بندے ہیں اور من دون اللہ ہیں بندوں اور من دون اللہ کو نفع و نقصان دینے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

(۲) اَمْثَالُکُمْ: تمہارے جیسے (۱) انسانیت میں (۲) محتاجی بے بسی بے کسی میں (۳) الٰہ و معبود نہ ہونے میں (۴) نافع و ضار نہ ہونے میں (۵) داتا دستگیر غوث، غوث اعظم مشکل کشاء نہ ہونے میں تمہارے جیسے ہیں ۶) عالم الغیب مختار کل، متصرف فی العالم نہ ہونے میں تمہارے جیسے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے میں، اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کے تابعدار ہونے میں، موت وارد ہونے میں، قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے میں، اللہ تعالیٰ کے ہاں حساب دینے میں، جنت دوزخ کے فیصلے میں، لوازمات زندگی کھانے پینے وغیرہ میں تمہارے جیسے ہیں تو پھر یہ الٰہ کیسے مشکل کشاء کیسے اللہ تعالیٰ کے شریک کیسے؟ پھر اِن کا اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وعبادات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشتراک کیسا؟

(۳) فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

ترجمہ: پس پکار کر دیکھو تم انہیں ۔پس چاہیے کہ جواب دیں وہ تمہیں اگر ہو تم اپنے عقائد میں (کہ مُردے قبروں میں زندہ ہیں سنتے ہیں جواب دیتے ہیں چلتے پھرتے آتے جاتے

ہیں سفارشیں کرتے ہیں آنے والے کو پہچان لیتے ہیں) سچے ہو۔

(۱)پس جو لوگ من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پکارتے اور پوجتے ہیں اُن کے وفات پا جانے کے بعد یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ والے مُرتے نہیں ہیں صرف نقل مکانی کرتے ہیں۔(۲)یا مُرتے ہیں تو چند گھنٹوں کے لئے پھر قبر میں زندہ ہو جاتے ہیں۔(۳)فرشتوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں زندوں کی فریادیں سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔(۴)قبروں اور آستانوں پر آنے والوں کو پہچان لیتے ہیں۔(۵)فریاد کرنے والے کے حق میں سفارش کرتے ہیں۔(۶)قبروں کے باہر تشریف لاتے ہیں۔

(۷)چلتے پھرتے ہیں بیمار پُرسی ومشکل کشائی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اِن سب عقائد باطلہ کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ پس پُکار کر دیکھو تم اِنہیں۔ پس چاہیے کہ جواب دیں وہ تمہیں اگر ہو تم اپنے عقائد میں سچے تو معلوم ہوا کہ مُرنے کے بعد سب مرنے والے مردہ ہوتے ہیں زندہ نہیں ہوتے اموات غیر احیاء(القرآن)

مردے ہوتے ہیں زندہ نہیں سب مرنے والے کسی کی پکار سنتے نہیں۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَ كُمْ

ترجمہ: اگر تم اِن کو پکارو نہیں سنتے وہ پکار تمہاری اور پکارنے والوں کی پکار کا جواب نہیں دیتے۔

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

ترجمہ: اور کون زیادہ گمراہ ہے اُس شخص سے جو پکارے اللہ تعالیٰ کے سوا (من دون اللہ کو) انہیں جو نہیں جواب دے سکتے اُس کو قیامت تک بلکہ وہ تو اُن کی پکار (آواز) سے بے خبر ہیں۔

(۴)اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ

ترجمہ: کیا ہیں اِن کے پاؤں کہ چلتے ہیں وہ اِن سے یعنی چل نہیں سکتے۔

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَا ؗ

ترجمہ: یا ہیں اِن کے ہاتھ کہ پکڑتے ہیں وہ اِن سے یعنی پکڑ نہیں سکتے

اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ

ترجمہ: یا ہیں اِن کی آنکھیں کہ دیکھتے ہیں وہ اِن سے؟ یعنی دیکھ نہیں سکتے

اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؗ

ترجمہ: یا ہیں اِن کے کان کہ سنتے ہیں وہ اِن سے؟ یعنی سُن نہیں سکتے

اِن آیات میں قرآن نے اعلان کر دیا کہ وہ مُردہ مُردہ ہے قبر میں زندہ نہیں ہوتا سنتا نہیں جواب نہیں دیتا فرشتوں کے سوالات یہ جسم عنصری والا مُردہ زمینی قبر میں نہیں سنتا اور نہ ہی جواب دیتا ہے نہ ہی دنیا جہان کو اور نہ جنت و دوزخ کو دیکھتا ہے نہ ہی قبر کے باہر آتا جاتا اور چلتا پھرتا ہے چونکہ یہ مُردہ بے جان بے حس میت بدن ہے جو آخر کار مٹی ہو جاتا ہے قیامت کے دن دوبارہ اللہ تعالیٰ انسانی جسم کو زمین کے پیٹ میں بنا کر روح ڈال کر زندہ کر کے زمین سے باہر نکالے گا چونکہ یہ مُردہ جسم ہے اِس لئے فرمایا۔

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ

ترجمہ: اور وہ مُرنے والے اِن (زندہ پکارنے والوں کی) کی دُعا و پکار (آواز) سے بے خبر ہیں۔

قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

ترجمہ: اُن سے فرما دو! کہ بُلا لو تم اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو پھر تم سب تدبیر کرو میرے خلاف اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

اِس اعلان سے معلوم ہوا کہ اُس وقت دو گروپ ہو گئے تھے ایک گروپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرا گروپ عزیر علیہ السلام کے پُجاری یہودی، عیسیٰ علیہ السلام اور مریم صدیقہ کے پُجاری عیسائی اور تین سو ساٹھ ولیوں نبیوں پیروں فقیروں کے پُجاری مکہ کے قریش اور کچھ عرب کے لوگ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کے پُجاری کچھ ستاروں کے

پُجاری کچھ جادو کے پُجاری کچھ تعویذ گنڈا کے پُجاری کچھ آگ کے پُجاری یہ سب غیر اللہ من دون اللہ کے پُجاری دوسرا گروپ ہوگیا چلتے چلتے آج کل کے لوگ ہیں جنہوں نے ہزاروں پیروں فقیروں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہوا ہے یہ سب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف دوسرا گروپ ہوگیا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان و چیلنج

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے گروپ غیر اللہ من دون اللہ کے پُجاریوں کو چیلنج دیا کہ انسانی حیثیت سے تم سب لاکھوں کی تعداد میں ہو اور اسی طرح بے شمار تمہارے بنائے ہوئے معبود ہیں اِن سب کو بُلا لو مثلاً عزیر علیہ السلام کو، عیسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کو، اسمٰعیل علیہ السلام کو، مریم صدیقہؓ کو اور ہُبل، لات کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو اسی طرح ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو بُلا لو اور اِس کے علاوہ باقی اپنے بنائے ہوئے سب پیروں فقیروں کو بُلا لو اور میرے خلاف جو کچھ کر سکتے ہو کر گذرو تعویذ گنڈے کر سکتے ہو تو کر لو جادو کر سکتے ہو تو کر لو جن بازوں سے جن چڑھانا چاہتے تو چڑھا لو ٹونے ٹوٹکے کر سکتے ہو تو کر لو یا ماتحت الاسباب مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تو قتل کر لو بہر حال جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہو تو کر گذرو مجھے ایک منٹ کی مہلت نہ دو۔ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے ایک منٹ کی مہلت بھی نہیں مانگتا اِس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان تھا کہ کوئی نبی و رسول، کوئی ولی و صدیق، کوئی جن فرشتہ، کوئی تعویذ و گنڈا، کوئی ٹونہ ٹوٹکا کوئی جادو و جنتر منتر، کوئی جن باز، کوئی نظر بد والا، کوئی فال بد والا نہ اپنی طاقت سے اور نہ ہی کسی عطائی طاقت سے نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان دے سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بہت بڑی شان والے رسول تھے لیکن قرآن کی آیت پڑھ کر اعلان کرتے ہیں اور اپنا ایمان بیان کرتے ہیں۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ (جن.....21)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نقصان اور

نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مافوق الاسباب نفع و ضرر نہیں دے سکتے تو پھر دنیا کی کوئی ہستی و چیز مافوق الاسباب نفع و نقصان کیسے دے سکتی ہے؟

دوسرا یہ معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیر اللہ و من دون اللہ کے پجاریوں کے دشمن تھے اور یہ غیر اللہ کے پجاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے اور ہیں تیسرا یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور ہے اور غیر اللہ و من دون اللہ کے پجاریوں کا دین علیحدہ تھا اور علیحدہ ہے۔

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تو بتوں کے پجاری تھے؟

جواب ۱) یہ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا کہ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ تمہارے جیسے بندے ہیں تو معلوم ہوا کہ ہمیشہ ہر دور کے اندر انبیاءؑ کے دشمن بندوں کے پجاری ہی رہے ہیں۔

جواب ۲) بت بھی وہ لوگ اپنے ولیوں نبیوں کے بناتے تھے اور پھر وہ بتوں کو نہیں پوجتے تھے بلکہ جن ہستیوں، ولیوںؒ اور نبیوںؑ کے بت بناتے تھے اصل میں اُن نبیوں ولیوںؒ کو پوجتے تھے جیسا کہ آج کل قبروں کو پوجنے والے قبروں کو نہیں پوجتے بلکہ قبر میں دفن شدہ ہستی و شخصیت کو پوجتے ہیں۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تو مشرک تھے جو توحید کے منکر تھے؟

جواب: اصل میں جو کوئی بھی کسی غیر اللہ کا پجاری ہے وہ مشرک ہے اور توحید کا منکر ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور ہر مشرک ہر نبی کا دشمن ہوتا ہے وہ اس لئے ہے کہ ہر نبی علیہ السلام شرک مٹاتا ہے اور مشرک شرک کو زندہ کرتا ہے دین اسلام کو ہر نبی علیہ السلام نافذ کرتا ہے اور ہر مشرک دین شرک کو نافذ کرتا ہے اور نبی کہلائے ہوئے دین اسلام کو ہر مشرک مٹاتا رہا ہے جیسا کہ (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاءؑ کی قبروں کو سجدہ کرنے والوں کو لعنت اللہ علیہ فرمایا لیکن پھر بھی لوگ نبیؑ، ولیؒ، صدیقؓ اور شہیدؓ بلکہ غیر ولی و غیر صدیق وغیرہ کی شخصیتوں کو سجدہ کرتے ہیں (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ گنڈا کو شرک قرار دیا لیکن علماء و صوفیاء وغیرہ اس شرک کو زندہ کئے ہوئے ہیں (۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جادو کرنے کو شرک قرار دیا جادو کی تصدیق کرنے والے کو جنت سے محروم قرار دیا اسی طرح قرآن نے جادو کے ماننے والے کو لعنتی کافر قرار دیا لیکن اس کے باوجود بھی آج کل جادو کے کرنے والوں کی تصدیق کرنے والوں اور ماننے والے علماء و فضلاء عوام وخاص کی بھر مار ہے (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور اوپر عمارت بنانے بیٹھنے سے منع فرمایا قبروں پر میلا لگانے سے منع فرمایا اور آج اسلام کے سچے نقش و نگار بھی یہی ہیں گویا مذکورہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کو مٹا کر نئے اپنے بنائے ہوئے کفر و شرک سے بھرے ہوئے دین کو نافذ کر دیا ہے اس طرح یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

سوال: کہا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مختارِ کل ہونے کے بل بوتے پر اپنے مخالفین کو چیلنج دیا تھا۔

جواب: یہ بات وعقیدہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی سورۃ اعراف کی آیت 196 خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی۔

إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ۝

ترجمہ: یقیناً میرا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہی حمایت کرتا ہے نیکو کاروں کی۔ (اعراف.... 196)

یہ آیت پڑھ کر اپنے ایمان کا اعلان کیا کہ میں نے یہ چیلنج اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے بھروسے پر دیا ہے نہ کہ اپنے بھروسہ پر۔

وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّٰهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ (عمران .... 64)

ترجمہ: اور نہ بنائے (من دون اللہ کو) اللہ تعالیٰ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو رب پھر اگر منہ موڑیں وہ (اس ــــ سے) (تو اے مسلمانوں) کہہ دو! گواہ رہو کہ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کے عبادت گذار و اطاعت شعار مسلمان ہیں۔

اس آیت میں بھی بندوں کو من دون اللہ کہا جا رہا ہے کہ یہ بندے ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں کیونکہ یہ بندے من دون اللہ ہیں اور من دون اللہ کے پاس رب بننے کی کوئی صفت نہیں ہے چونکہ رب کا معنی ہے ہر ضرورت پوری کرنے والا مثلاً بیمار کی ضرورت ہے تندرستی دینا شفاء دینا مُردے کو زندگی دینا زندہ کو موت دینا غریب کو خوشحالی دینا ذلیل کو عزت دینا وغیرہ یہ صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں من دون اللہ کی نہیں ہیں۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝

ترجمہ: نہیں پکارتے یہ (مشرک) من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا مگر عورتوں کو۔ نہیں پکارتے یہ مگر شیطان کو جو باغی ہے۔ (النساء .... 117)

اس آیت میں من دون اللہ عورتوں اور شیطان کو کہا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ مسلمان مشرک صرف نبیوں ولیوں کی پکار ہی نہیں کرتے بلکہ یہ لوگ عورتوں کو بھی (مائی پاکدامن، مائی سیھوراں، مائی ہیر، مائی فاطمہؓ، مائی مریم، مائی سیتا جی) اور شیطان کو بھی پکارتے ہیں سورۃ مریم میں ہے۔

يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝

ترجمہ: ابراہیمؑ نے فرمایا! اے ابا جان نہ عبادت کیجئے شیطان کی بے شک شیطان ہے رحمٰن کا سخت نافرمان۔ (مریم .... 44)

ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ لوگ شیطان کو پکارتے بھی ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں۔

انبیاء علیہ السلام کی دعوت

سوال: پوری دُنیا میں آج تک کسی فردِ بشر نے شیطان کو مدد کے لئے پکارا ہے نہ ہی اُس کی کسی نے عبادت کی ہے پھر قرآن میں یہ اعلان کیوں ہوا؟

جواب: سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہوئے اور سب سے پہلا دُشمن اللہ تعالیٰ کا اور انبیاءؑ اور پوری انسانیت کا شیطان ابلیس ہوا۔ تمام انبیاءؑ اور رُسلؑ نے اپنی اپنی امت کو بھی

دعوت ایمان دی کہ جب بھی پکارو اللہ تعالیٰ کو پکارو اور جب بھی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو پکار والی عبادت ہو یا نذر و نیاز والی عبادت اور صدقہ خیرات والی عبادت ہو یا نماز فرض و نفل والی عبادت ہو یا حج و عمرہ و طواف والی عبادت ہو یا عقیدے و ایمان والی عبادت ہو مثلاً نافع و ضار مشکل کشا، حاجت روا عالم الغیب مختارِ کل اللہ تعالیٰ ہے یہ عقیدے و ایمان والی عبادت ہے یہ اور اسی طرح دوسری تمام عبادات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی کرو کیونکہ الہ کی عبادت کی جاتی ہے اور الہ صرف اللہ تعالیٰ ہے یہ تھی انبیاءؑ کی دعوت۔

شیطان ابلیس کی دعوت

ابلیس کی دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ من دون اللہ بھی یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء اللہ بھی مشکل کشاء ہیں حاجت روا ہیں۔ نذر و نیاز، سجدے اور پکار کے لائق ہیں یہ مختار متصرف اعلم بھی ہیں ابلیس کی اس دعوت کو نوح علیہ السلام کی مسلمان مشرک قوم نے قبول کیا اور پانچ ولیوں کی پوجا و عبادت کرنے لگے اس طرح انہوں نے پانچ ولی اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے یہ تھی ابلیس کی دعوت۔ جب مسلمان مشرک قوم نے انبیاءؑ کی دعوتِ ایمان کو ٹھکرا کر شیطان ابلیس کے کہنے پر شیطان ابلیس کی دعوت کو قبول کر کے غیر اللہ من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا اور یوں شیطان کے کفریہ و شرکیہ بنائے ہوئے دین کو انہوں نے قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے دینِ توحید و دینِ اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور انہوں نے دین سازی و شریعت سازی میں شیطان کی اتباع کی اور شیطانی شریعت کو صحیح سمجھا اور شیطان کو شریعت سازی کا حق دیدیا شریعت سازی کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے اس طرح انہوں نے شیطان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا نیز شیطان کے کہنے پر لوگوں نے غیر اللہ کو پکارا یہ پکار چونکہ شیطان کے کہنے پر ہے تو گویا یہ شیطان کی پکار ہے اسی طرح جب لوگوں نے شیطان کے کہنے پر غیر اللہ کی عبادت کی تو یہ عبادت شیطان کے کہنے پر ہوئی تو گویا یہ عبادت شیطان کی ہوئی کیونکہ آج تک کسی سچے نبی اور ولی نے یہ نہیں کہا کہ مشکل کشاء میں ہوں تو مجھے پکارو میرے نام کی نذر و نیاز دو میں بھی مشکل کشاء، حاجت روا، داتا

دستگیر فریادرس مختارِکُل اور عالم الغیب ہوں بلکہ قرآن میں یہ اعلان ہوا ہے۔

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ٥

ترجمہ: جب اکٹھے کیے جائیں گے (روزِ محشر) سب انسان تو ہوں گے یہ معبود (انبیاءٗ اولیاءؒ جن کی دُنیا میں عبادت کی گئی) اُن (پوجنے والوں) کے دُشمن اور ہو جائیں گے اُن کی عبادت کے منکر۔ (احقاف ....6)

کیونکہ انبیاءٗ اور اولیاءاللہؒ کے دین اسلام میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی، ولی کی عبادت و پُکار ونذر ونیاز شرک وکفر ہے اِس لئے انبیاءٗ اور اولیاءاللہؒ اپنے پُجاریوں کے دُشمن بن جائیں گے کہ ہم نے شرک کو مٹایا اور تم نے شرک کو زندہ کر دیا۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ٥ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥

ترجمہ: نہیں زیب دیتا کسی انسان کو جسے دی ہو اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت اور نبوت پھر وہ (نبی) کہے لوگوں سے کہ بن جاؤ تم میرے عبادت گذار بندے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بلکہ وہ (نبی) تو یہی کہے گا کہ بن جاؤ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اللہ والے (اِس بات پر تم اے علماء گواہ ہو) کیونکہ تم تعلیم دیتے ہو کتاب الٰہی کی اور اِس بنا پر بھی کہ تم پڑھتے ہو خود بھی (کتاب اللہ کو) اور نہ حکم دے گا وہ (نبی) تم کو کہ بنا لو تم فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب (ضروریات پوری کرنے والا) کیا وہ نبی حکم دے گا تم کو کفر کا بعد اِس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔ (عمران ....80,79)

اِن آیات کے اندر تمام انبیاءٗ کو من دون اللہ قرار دیا گیا ہے کہ جس انسان کو بھی کتاب حکمت نبوۃ ملی ہے وہ سب انبیاءٗ من دون اللہ ہیں (۲) دوسرا یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر نبیؑ و رسول انسان ہوتا ہے بشر ہوتا ہے کہ بشر کو اللہ تعالیٰ کتاب حکمت نبوۃ دیتا ہے (۳) اللہ تعالیٰ

نے صفائی پیش فرمائی کہ میرا کوئی نبی ورسول ایسا نہیں ہے جو لوگوں کو کہے تم میرے عبادت گذار بندے بن جاؤ جیسے آج کل نبی کے نعرے لگائے جاتے ہیں نبیؐ کو پکارا جاتا ہے اُن کا تلبیہ پڑھا جاتا ہے لبیک یا رسول لبیک اور نبیؐ کے نام کی سبیلیں لگتی ہیں نذر و نیاز کی دیگیں پکتی ہیں اُن کے نام کا میلاد منایا جاتا ہے اُن کی جوتی اور نقش پا کو پیشانی اور سینے سے لگایا جاتا ہے اُن کے طفیل مشکل حل کرائی جاتی ہیں نبی کو مختار کُل حاضر ناظر عالم الغیب سمجھا جاتا ہے (۴) کسی نبیؐ نے کسی بندے سے کبھی یہ نہیں کہا تم فرشتوں اور نبیوں کو (جو من دون اللہ ہیں) اپنے رَب بنالو یعنی ضروریات پوری کرنے والے چونکہ رَب وہی ہوتا ہے جو ضروریات پوری کرتا ہے اور پھر مخلوق اُس رَب کی عبادت کرتی ہے یعنی کسی نبیؐ اور کسی فرشتے کو مشکل کشاء اور حاجت روا سمجھ کر اور نذر و نیاز والی عبادت کرنے کا کسی نبیؐ نے کسی بندے کو حکم نہیں دیا۔(۵) کسی نبی کو یا کسی فرشتہ کو رَب بنانا کہ کوئی نبیؐ ورسول یہ کہے کہ تم میرے بندے یعنی میری عبادت کرنے والے بن جاؤ یہ کفر ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بالفرض بقول تمہارے ہر نبیؐ نے اپنی عبادت کرانے کے لئے کہا ہے تو پھر ہر نبیؐ نے تم کو گویا کفر سکھایا اور تم پہلے مسلمان تھے۔

سوال: آج کل جو دین اِس زمین پر رائج ہے جس پر قوم کی اکثریت عمل پیرا ہے وہ تو یہی ہے کہ قبروں پر غلاف ڈالنا قبروں کا طواف کرنا قبر والے کا تلبیہ پڑھنا اُس کو غوث اعظم داتا، دستگیر، مشکل کشا، بگڑی بنانے والا، دنیا و آخرت سنوارنے والا اور جنت اُن کی جاگیر ہے سمجھنا پھر اُن کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وہ عبادت جو اللہ تعالیٰ کے نام کی اسلام میں ہے وہ عبادت اِس قبر والے کے لئے کرنا۔ ہر مصیبت و پریشانی اور ہر خوشی کو تعویذ گنڈا کے حوالے کرنا جادو جن بازی کی تو دھوم مچی ہوئی ہے جو لوگ قبر پرستی سے بچے ہیں وہ تعویذ و جادو کے اندر پھنس گئے ہیں کیا مذکورہ بالا دین انبیاءؑ کا بتایا ہوا دین ہے؟

جواب: (۱) اگر مذکورہ بالا دین انبیاءؑ کا بتایا ہوا دین تھا تو اوپر والی آیت اِس کی نفی کرتی ہے (۲) صحابہ کرامؓ اِس پر عمل کرتے لیکن ایسا نہیں ہے۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَايَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ط وَاللّٰهُ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (مائدہ....76)

ترجمہ: فرمادو! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا عبادت کرتے ہو تم من دون اللہ کی جو نہیں رکھتے کچھ بھی اختیار تمہارے نقصان اور نفع کا۔ وہ اللہ تعالیٰ تو ہے ہر بات سننے والا اور سب کچھ جاننے والا۔

اِس آیت میں لفظ مَا کو من دون اللہ بتایا گیا ہے جس کا معنی ہے ہر چیز تو اِس آیت میں کائنات کی ہر چیز من دون اللہ قرار دی گئی ہے جس میں تعویذ گنڈے، جادو، نظر بد و فال بد، کنٹھے وگانے، نبی کی جوتی و نقش پاؤں اور جبہ، ہانڈی، الو، ہتما، تمام نگینے تمام چشمے، قبریں جھیلیں، دھوئیں، سورج چاند ستارے، آگ مٹی ہوا پہاڑ دریا وغیرہ کائنات کا ذرہ ذرہ شامل ہے بتایا یہ جارہا ہے کہ کائنات کی ہر چیز من دون اللہ ہے اور من دون اللہ کی کسی چیز کی بھی جو انسان پہلے عبادت کرتا رہا ہے یا آج عبادت کرتا ہے یا آئندہ عبادت کرے گا وہ سن لے کہ من دون اللہ کوئی چیز بھی نفع و نقصان دینے کی کوئی طاقت و اختیار نہیں رکھتی۔ عبادت وہ عقیدہ و عمل ہے جو اِسلام میں اللہ تعالیٰ کی عبادت قرار دی گیا ہے وہ چاہے عقیدے ہیں یا اُن میں سے کوئی ایک عمل جب کسی غیر اللہ کے لئے کیا جائے گا تو وہ اُس غیر اللہ کی عبادت بن جائے گا مثلاً حسینؓ کے نام کا روزہ (۲) ولیں قرنی کے لئے نفل پڑھنا غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا یا اُس کو مشکل کشاء و نافع وضار سمجھنا یہ سب غیر اللہ کی عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے۔

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ق بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ج (المائدہ .... 117)

ترجمہ: جب کہے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ ابنِ مریم! کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ بنا لو مجھے اور میری ماں کو دو معبود اللہ تعالیٰ کے سوا؟ وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے تو (شریکوں سے) نہیں زیب دیتا مجھے کہ کہوں میں ایسی بات جس کا مجھے کوئی حق نہیں اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو بے شک تجھے اِس کا علم ہوتا تو جانتا ہے وہ جو میرے دل میں ہے اور نہیں جانتا میں جو تیرے جی میں ہے بے شک تو جاننے والا ہے غیب کی باتوں کا نہیں کہا میں نے اِن سے مگر وہ کچھ کہ حکم دیا تھا تو نے مجھے جس کا کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی جو رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا۔

اِس آیت میں عیسیٰؑ اور اُس کی امی مریم صدیقہ کو من دون اللہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ آج کل عیسائیوں نے عیسیٰؑ اور اُس کی امی مریم صدیقہ کو معبود بنایا ہوا ہے بتایا یہ جارہا ہے کہ یہ دونوں ماں بیٹا من دون اللہ ہیں اور من دون اللہ الہ ومعبود نہیں ہو سکتے خود عیسیٰؑ فرما رہے ہیں کہ میرا تو عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شریکوں سے پاک ہے تو پھر میں نے کس طرح کہا کہ مجھے اور میری ماں کو دو معبود بنا لو (۲) اِس بات کے کہنے کا مجھے حق نہیں ہے (۳) اگر میں نے کہا ہے تو اے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہوگا جب تو نہیں جانتا تو میں نے کہا بھی نہیں ہے (۴) میں نے تو یہ کہا کہ عبادت کرو اُس کی جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ (۵) معلوم ہوا کہ کوئی نبی یہ کہتا بھی نہیں ہے اور اُس کو یہ حق بھی نہیں ہے کہ وہ کہے مجھے اور اِسی طرح انبیاءؑ کو معبود مُشکل کشا حاجت روا داتا دستگیر بنا لو مختارِ کُل عالم الغیب سمجھو اور اُن کو سجدے کرو اُن کو پکارو اُن کے نام کی نذر و نیاز دو اُن کے نام کے نعرے لگاؤ۔

من دون اللہ کی اصلی پوزیشن

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: فرما دو! بے شک مجھے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) منع کیا گیا ہے اِس سے کہ میں عبادت کروں اُن کی جنہیں تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا۔ (انعام ....56)

اِس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان بیان کیا گیا ہے کہ مجھے تو من دون اللہ

کی عبادت کرنے سے منع کر دیا گیا ہے اِس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی نبی کو نہیں پکارا اور نہ ہی کسی نبی سے مدد مانگی اور نہ ہی کسی کی نذر و نیاز دی نہ کسی نبی کو مشکل کشا سمجھا یہ ہے من دون اللہ کی اصلی پوزیشن۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْهَدٰنَا اللّٰهُ

ترجمہ: فرما دو! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم پکاریں من دون اللہ کو جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ (انعام ...71)

اِس آیت میں من دون اللہ کی حقیقت و اصلیت بیان کر دی گئی ہے کہ وہ نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان بیان ہوا کہ من دون اللہ کو ہم نہیں پکارتے کہ وہ نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَالَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥

ترجمہ: یہ (لوگ) عبادت کرتے ہیں من دون اللہ کی جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں انہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری سفارش کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما دو! کیا خبر دیتے ہو تم اللہ تعالیٰ کو ایسے سفارشیوں کی جو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا (ایسے سفارشیوں کو) آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔ پاک ہے اُس کی ذات اور بلند ہے وہ اِس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔ (یونس ....18)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ من دون اللہ نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ ہی نفع (۲) لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِن بزرگ ہستیوں کو الٰہ سمجھ کر نہیں پکارتے بلکہ سفارشی سمجھ کر پکارتے ہیں کہ وفات پانے والی ہستیاں ہماری فریادیں سن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کر کے حاجتیں اور مرادیں پوری کرا دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اِس عقیدہ کو شرک قرار دیا اور فرمایا کہ

کائنات یعنی آسمانوں اور زمین میں ایسی کوئی ہستی نہیں ہے جو مرنے کے بعد قیامت سے پہلے زندوں کی سفارش کر کے اُن کی مرادیں پوری کرادے اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسی کوئی ہستی نہیں ہے۔(۳)اِس آیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ معلوم ہو گیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں کبھی بھی کسی وفات پانے والی ہستی کو دعاؤں میں وسیلہ و سفارشی نہیں بنایا اور نہ ہی کسی اصحابیؓ اور تابعیؒ نے اِن کو وسیلہ بنایا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (یونس....104)

ترجمہ:فرمادو! (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اے انسانو! اگر ہو تم مبتلا کسی شک میں میرے دین کے بارے میں (تو سُن لو) میں نہیں عبادت کروں گا اُن کی جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا (من دون اللہ کی) بلکہ میں تو عبادت کروں گا اُس اللہ تعالیٰ کی جس کے قبضہ میں ہے تمہاری موت اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہو جاؤں مومنوں میں سے۔

اِس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے تمام انسانوں تم آگ کی یا سورج کی یا ستاروں کی یا جنوں کی یا فرشتوں کی عبادت کرتے ہو اِسی طرح انبیاءؑ یا اولیاء اللہؒ صدیقینؓ وشہداءؓ وغیرہ کی تم عبادت کرتے ہو یا کائنات کی کسی چیز کی تم عبادت کرتے ہو لیکن میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِن تمام چیزوں کی اور علاوہ ازیں دوسری کسی چیز کی بھی عبادت نہیں کرتا میں تو صرف اور صرف اُس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا جس کے قبضہ میں تمہاری موت ہے اِس سے شک دور ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو کسی نبیؑ و ولیؒ جن فرشتہ سورج چاند کے اندر اور نہ جادو تعویذ گنڈا نظر بد وفال بد اور ٹونے ٹوٹکے کے اندر نفع ونقصان دینے کا اثر مانتے ہیں کیونکہ یہ عقیدہ ایمان کی عبادت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں کہ میں ہر عقیدہ و ایمان کی عبادت ہو یا عمل کی عبادت ہو صرف اللہ تعالیٰ کی کرتا ہوں تو شک دور ہو گیا کہ نبی علیہ السلام کا کیا عقیدہ

تھا کیونکہ ہر گروہ دیوبندی، سنی بریلوی، شیعہ، اہلحدیث، پرویزی، مرزائی، ذکری اور بہائی سب یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ جو ہمارے عقائد و اعمال ہیں بعینہٖ یہی عقائد و اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے صرف دعویٰ کرنے سے تو کچھ نہیں ثابت ہوتا اب صحیح الایمان و صحیح عمل تو وہی آدمی ہوگا جس کا ایمان و عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان و عمل جیسا ہوگا لیکن حال اِس کے خلاف ہے دنیا کی اکثریت کسی نہ کسی کفر و شرک میں مبتلا ضرور ہے کوئی تعویذ گنڈے کا اثر مانتا ہے تو کوئی جادو کے اثر کا عقیدہ رکھتا ہے کوئی فالِ بد و نظر بد کے اثر کا عقیدہ رکھتا ہے تو کوئی جمہوریت کو پوجتا ہے تو کوئی وفات پانے والی ہستیوں کو پوجتا ہے کوئی کشف کے ذریعے غیب دانی کا قائل ہے تو کوئی سہروردیہ، قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ صوفیوں کے سلسلوں میں پیری مریدی کی بیعت کا قائل ہے کوئی مردہ جسم عنصری کو زمینی قبر میں زندہ ہونے کا قائل ہے اور اِسی جسم میت سے حساب و کتاب، سزا و جزا کا قائل ہے پھر اِس میت یعنی جسم عنصری کو زندہ کر کے زمینی قبر سے باہر آنے اور زندوں سے ملانے کے قائل ہیں خوابوں میں آنے کے قائل ہیں کوئی ختم نبوت کا منکر ہے تو کوئی حدیث کا منکر ہے کوئی وحدت الوجود اور فنا فی اللہ کا، کوئی ہمہ اوست اور وحدت الشہود کا، کوئی فنا فی الرسول و فنا فی الشیخ کا قائل ہے اِسی طرح کچھ لوگ زندہ و مردہ پیر فقیر کو سجدے کرتے ہیں اُن کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ شرک تو وہ ہوتا ہے جو کوئی من دون اللہ غیر اللہ کی عبادت کرے ہم تو عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں؟

جواب: عبادت کہتے ہیں ہر اُس عقیدے و عمل و نیت کو جس کا رکھنا و کرنا قرآن و حدیث کے اندر اللہ تعالیٰ کی عبادت کہلاتا ہو وہی عقیدہ اور وہی عمل و نیت جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے کرنا عبادت کہلاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی و ولی سورج چاند ستارے وغیرہ من دون اللہ کے لئے کرنا یہ غیر اللہ کی عبادت بن جائے گی مثلاً

اللہ تعالیٰ مردے کو زندہ کرتا ہے	پیر مردے کو زندہ کرتا ہے
اللہ تعالیٰ کے نام کا جانور	پیر کے نام کا جانور
اللہ تعالیٰ کے نام کی قربانی	پیر کے نام کی قربانی
اللہ تعالیٰ مختارِ کُل ہے	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مختارِ کُل ہیں
فرض نماز اللہ تعالیٰ کی	سنت نماز رسول کی
اللہ تعالیٰ کے نام کا بکرا	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا بکرا
اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے	پیر بھی پیار کرتا ہے
اللہ تعالیٰ کی پکار	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار
اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے	پیر فقیر شفاء دیتا ہے
اللہ تعالیٰ کا تلبیہ لبیک اللھم لبیک	نبی کا تلبیہ لبیک یا رسول لبیک
حکمران اللہ تعالیٰ ہے	حکمران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کعبۃ اللہ کا طواف	قبر کا طواف
اللہ تعالیٰ نبوت دیتا ہے	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت دیتے ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کرتا ہے	کعبہ ولی کا طواف کرتا ہے
اللہ تعالیٰ حاضر وناظر ہے	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہے
اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ولی عالم الغیب ہیں
حجر اسود کو بوسہ	قبر کو بوسہ
اللہ تعالیٰ کے لئے نوافل	اویس قرنی کے لئے نوافل
اللہ تعالیٰ کا روزہ	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ

اللہ تعالیٰ کے نام کی سبیل	حسینؓ کے نام کی سبیل
اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر و نیاز	غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز
ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا	ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کیا
اللہ تعالیٰ بھی جھولیاں بھرتا ہے	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جھولیاں بھرتے ہیں
جو بیٹا اللہ تعالیٰ نے دیا وہ اللہ بخش ہے	جو بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا وہ رسول بخش ہے
روزہ توڑنے والے پر اللہ تعالیٰ کا کفارہ ہے	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معاف کر دیتا ہے
دنیا اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے	اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہے
دنیا اللہ تعالیٰ کی رضا لیتی ہے	اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا طالب ہے
اللہ تعالیٰ بے شکل بے مثال ہے	کائنات ساری اللہ تعالیٰ کا عین ہے
اللہ تعالیٰ ہر کام کرتا ہے	تعویذ ہر کام کرتا ہے
اللہ تعالیٰ نقصان پہنچاتا ہے	فال بد نظر بد اور جادو نقصان پہنچاتا ہے

مذکورہ بالا نقشہ پر غور کریں جو عقیدہ و عمل اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہی عقیدہ غیر اللہ کے لئے ہے تو مسلمان کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہم شرک نہیں کرتے ہم غیر اللہ و من دون اللہ کی عبادت نہیں کرتے ہر قولی، فعلی، بدنی اور مالی عبادت جو اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں وہی عبادت غیر اللہ کے لئے کرتے ہیں نیز اگر یہ غیر اللہ کی عبادت شرک نہیں ہے تو دیکھا و شرک کیسے

اور کیا عبادت کرتے تھے اور کرتے ہیں کہ وہ مشرک ہو جاتے ہیں۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: اور مت پکارو! من دون اللہ کو جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں تمہیں اور نہ نقصان پس اگر کبھی کیا تم نے ایسا (من دون اللہ کو پکارا) تو یقیناً ہو جاؤ گے تم ایسی صورت میں ظالموں (مشرکوں) میں سے۔ (یونس....106)

اس آیت نے بھی وہی اعلان کیا کہ من دون اللہ نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا خواہ وہ نبی ہو ولیؒ ہو تعویذ گنڈا ہو جادو فال بد و نظر بد جن ہو جن باز ہو خواہ کوئی ہو اس لئے کسی بھی من دون اللہ کو نہ پکارو (۲) اگر تم نے قرآن کا یہ فیصلہ تسلیم نہ کیا اور من دون اللہ کو تم نے پکارا تو تم ظالم یعنی مشرک ہو جاؤ گے قرآن کے تین فیصلے۔(۱) من دون اللہ کوئی نفع و نقصان نہیں دے سکتے (۲) من دون اللہ کو نہ پکارو (۳) اگر من دون اللہ کو تم نے نافع و ضار سمجھ کر پکارا تو تم ظالم یعنی مشرک ہو جاؤ گے آج شرک کرنے والے قرآن کے تینوں فیصلے نہیں مانتے من دون اللہ کو نافع و ضار سمجھتے ہیں (۲) پکارتے بھی ہیں (۳) کہتے ہیں یہ سب کچھ کر لینے کے بعد بھی ہم مشرک نہیں ہیں بلکہ سچے مسلمان ہیں۔

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝

ترجمہ: وہ لوگ نہیں ہیں کہ عاجز کر سکیں (اللہ تعالیٰ کو) زمین میں اور نہیں ہے اُن کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی۔ دُگنا دیا جائے گا اُنہیں عذاب (شدت کفر کی بنا پر) وہ نہ طاقت رکھتے تھے کوئی بات سننے کی اور نہ کچھ دیکھ سکتے تھے۔ (ھود....20)

اس آیت میں بتایا گیا کہ من دون اللہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا کیونکہ من دون اللہ میں کوئی اثر و طاقت ہی نہیں ہوتی نفع و نقصان پہنچانے کی جیسے کسی نبیؑ کے پاس نفع و نقصان

دینے کی کوئی طاقت واثر نہیں اِسی طرح تعویذ گنڈے، جادو، فال بد ونظر بد وغیرہ من دون اللہ کے اندر بھی کوئی طاقت واثر نہیں ہے۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ (ہود....101)

ترجمہ: نہیں ظلم کیا ہم نے اُن پر ظلم بلکہ کیا ہے انہوں نے خود اپنی جانوں پر اور نہ بچایا اُن کو اِن (مسلمان مشرکوں کے) معبودوں نے ذرہ بھی جنہیں پکارتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا جب آگیا فیصلہ عذاب تیرے رب کا اور نہ اضافہ کیا انہوں نے!

اِس آیت سے ثابت ہوا (۱) قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا (۲) عذاب کیوں آیا من دون اللہ کو پکارتے تھے (۳) من دون اللہ اپنے پجاریوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے (۴) بلکہ اُن کی تباہی وبربادی میں اضافے کا سبب بنے (۵) ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سارے اختیارات ہیں لیکن من دون اللہ کے پاس کوئی طاقت واختیار واثر نہیں ہے مافوق الاسباب۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ من دون اللہ جنہیں یہ (لوگ) پکارتے ہیں نہیں پیدا کر سکتے وہ کوئی چیز بھی بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں اور نہیں جانتے کہ کب انہیں (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا۔ (النحل....20,21)

اِس آیت میں من دون اللہ سے وہ مرجانے والی ہستیاں مُراد ہیں جن کو لوگ پوجتے ہیں (۲) بتایا گیا کہ من دون اللہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے (۳) خود اپنی پیدائش میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں (۴) ہیں بھی مُردہ زندہ نہیں ہیں خواہ کوئی آج مرا ہے یا کوئی ماضی سال یا صدیوں پہلے سب کے لئے کہا کہ یہ سب مُردہ

جسم ہیں اور مُردہ نہ زندہ ہے نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ بولتا ہے نہ پکڑتا ہے نہ چلتا ہے (۵) پکارنے والے کی اُن کو کیا خبر اُن کو تو اپنا دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا بھی پتہ نہیں ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ o (.....73)

ترجمہ: عبادت کرتے ہیں من دون اللہ کی جو نہیں اختیار رکھتے اُن کو رزق دینے کا آسمانوں سے اور زمین سے ذرا بھی اور نہ ہی کوئی طاقت رکھتے ہیں۔

یہاں من دون اللہ عام ہے کائنات کا ذرہ ذرہ (۲) من دون اللہ میں سے کوئی بھی رزق کا ذرہ بھی نہیں دے سکتا (۳) کسی قسم کی کوئی ذاتی وعطائی طاقت ہی نہیں رکھتے۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا o (کہف....43)

ترجمہ: اور نہ تھا من دون اللہ کا کوئی گروہ جو اُس کی مدد کرتا اور نہ تھا وہ اس قابل کہ خود بدلہ لیتا

اِس آیت میں من دون اللہ ایک فئہ کو کہا گیا ہے یعنی گروہ۔ جتھہ یہ عام ہے انبیاءؑ، اولیاء اللہؒ، جن اور فرشتوں کا جتھہ اسی طرح تعویذ گنڈوں، جادوگروں اور جن بازوں کا جتھہ دیوی دیوتاؤں کا جتھہ، بتوں، قبروں اور خانقاہوں کا جتھہ وغیرہ وغیرہ کوئی مدد نہ کر سکا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا o كَلَّا ط سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا o (مریم....82,81)

ترجمہ: بنا رکھا ہے انہوں نے من دون اللہ کو الٰہ تا کہ ہوں وہ اُن کے مددگار۔ ہرگز نہ ہے کوئی مددگار ضرور انکار کر دیں گے وہ اُن کی عبادت کا اور بن جائیں گے اُن کے مخالف۔

(۱) معلوم ہوا کہ لوگ من دون اللہ کو الٰہ بناتے ہیں۔ (۲) جب من دون اللہ کی عبادت کی جائے تو وہ الٰہ ہو جاتا ہے مثلاً علیؓ کو مشکل کشا سمجھنا اس کے نام کا نعرہ لگانا اس کے نام کی نذر و نیاز دینا اس کے نام کی سبیل لگانا یہ کام علیؓ کی عبادت بن جائیں گے اور جس کی عبادت کی جائے وہ الٰہ ہوتا ہے لہٰذا علیؓ کو الٰہ بنایا گیا۔ (۳) قیامت کے دن مثلاً علیؓ ان کی مذکورہ

بالا عبادات کا انکار کردیں گے کیونکہ علیؓ کے دین میں من دون اللہ کی عبادت شرک ہے علیؓ ساری زندگی شرک کو مٹاتے رہے لیکن آج لوگوں نے علیؓ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا کر شرک کو زندہ کر دیا۔ (۴) اس لئے علیؓ اپنے عبادت گذاروں کے مخالف اور دشمن بن جائیں گے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یَضُرُّكُمْ ؐ

ترجمہ: کہا کہ کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا ان کی جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں تمہیں ذرہ بھر بھی اور نہ نقصان۔ (انبیاء....66)

معلوم ہوا من دون اللہ ذرہ بھر بھی نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔

یَدْعُوْمِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَمَا لَا یَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ؐ (حج....12)

ترجمہ: پکارتا ہے من دون اللہ کو جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اسے اور جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں یہی (من دون اللہ کا پکارنا) ہے گمراہی پرلے درجے کی۔

اِس آیت سے معلوم ہوا من دون اللہ نقصان و نفع نہیں پہنچا سکتے۔ (۲) من دون اللہ کو پکارنا شرک و گمراہی ہے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَیْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ؐ (حج....71)

ترجمہ: پوجتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی ہستیوں کو کہ نہیں نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل اور ان چیزوں کو کہ نہیں خود انہیں بھی ان کے بارے میں کوئی علم اور نہ ہوگا ان ظالموں کا کوئی مددگار۔

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ من دون اللہ کی عبادت کرنے پر اور من دون اللہ کے مختار کل

عالم الغیب، متصرف فی العالم، مشکل کشا اور حاجت روا ہونے، نافع وضار ہونے پر اور پکار ونذر ونیاز کے لائق ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کسی کتاب زبور، تورات، انجیل اور قرآن میں اسی طرح کسی وحی میں کوئی دلیل وسند وآیت نازل نہیں فرمائی جب دلیل ہی کوئی نہیں تو پھر من دون اللہ مشکل کشا وغیرہ وغیرہ کیسا؟ تعویذ گنڈا، جادو، جن باز نظر بد فال بد عرافی وکہانت میں اثر کیسا؟ (۲) جب دلیل ہی مشکل کشائی کی کوئی نہیں یعنی کوئی مشکل کشا کائنات میں اللہ کے سوا نہیں تو اب یہ کہنا کہ من دون اللہ اپنی ذاتی طاقت سے مشکل کشا نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عطائی طاقت سے مشکل کشا من دون اللہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ من دون اللہ کو عطائی طاقت عطا فرماتا تو عطائی مشکل کشائی کے لئے کوئی دلیل نازل فرماتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اِن کی مشکل کشائی کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی لہٰذا ذاتی طاقت وعطائی طاقت کی بحث افتراء علی اللہ ہے اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے اور انبیاء اور اولیاء اللہ پر بھی بہتان ہے کہ وہ مختارِ کل، حاضر وناظر، عالم الغیب، مشکل کشا، حاجت روا، سجدہ اور نیاز کے لائق ہیں۔

سوال: اگر آیت بالا کے مطابق من دون اللہ میں نفع وضرر دینے کی کوئی طاقت نہیں ہے تو پھر کائنات میں بڑی بڑی مشہور ہستیاں ہیں پھر ان کی کیا حقیقت واصلیت ہے؟ مثلاً بدھ جس کو بدھ مت والے پوجتے ہیں اسی طرح گرونانک، کرشن لال، پانچ تن، بارہ امام، چودہ معصوم قلندر، قطب، ابدال، اوتار، اوتاد، ملنگ، مجذوب، کانواں والی سرکار اور چادر والی سرکار وغیرہ۔

جواب: مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (یوسف.....40)

ترجمہ: جن کی بندگی کرتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی من دون اللہ کی۔ وہ صرف چند نام ہیں جو رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہیں نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان (ناموں اور نامور شخصیتوں کے مشکل کشا وغیرہ ہونے پر) کوئی دلیل نہیں حکم چلتا کسی کا مگر صرف اللہ تعالیٰ کا۔ اُس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ نہ عبادت کرو تم (کسی کی) مگر خالص اس (اللہ تعالیٰ کی) یہی ہے دین قیم دین صحیح مگر اکثر انسان جانتے نہیں ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر دور کے مشرک لوگوں نے جو من دون اللہ کے شرکیہ نام وشرکیہ عہدے ومرتبے جو دیئے ہیں یہ صرف بندوں کے اپنے غلط عقیدے کے تحت رکھے ہوئے نام اور عہدے ہیں ان ناموں اور عہدوں کے نیچے کوئی حقیقت واصلیت نہیں ہے یہ نیلی پیلی سیاہی سے لکھے ہوئے کھوکھلے بے حقیقت نام ہیں۔ (۲) ان ناموں کی اور ناموں کے عہدوں (قلندر۔قطب۔وغیرہ وغیرہ) کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ ان ناموں اور عہدوں میں کوئی نفع ونقصان دینے کی طاقت نہیں لہٰذا تم سب کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم جب بھی کوئی ایمانی قولی بدنی مالی جانی عبادت کرو تو صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی کرو یہی سچا صحیح قیم دین ہے اس کے برعکس دوسرا دین سراسر کفریہ وشرکیہ دین ہے۔ (۳) فرمایا کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے کسی کو بیمار کرے یا حکم دے کر تندرست کردے من دون اللہ کا کائنات پر کسی قسم کا کوئی مافوق الاسباب حکم نہیں چلتا۔ نہ کسی نبی ولی کا نہ تعویذ گنڈا کا نہ جادو جن یا زکا نہ نظر بند کا۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ ۖ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ
يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا
يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ (حج....73,72)

ترجمہ: اور جب تلاوت کی جاتی ہے ان کے سامنے ہماری واضح آیات تو صاف نظر آجاتے ہیں تم کو ان لوگوں کے چہروں پر جو کافر ہیں۔ ناپسندیدگی کے آثار یوں لگتا ہے کہ ٹوٹ پڑیں گے ان لوگوں پر جو تلاوت کرتے ہیں ان کے سامنے ہماری آیات کہہ دو! کیا میں تم کو بتاؤں زیادہ بری چیز اس سے بھی وہ آگ ہے جس کا وعدہ کر رکھا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو کافر ہیں اور بہت برا ہے وہ ٹھکانا اے لوگو! بیان کی جاتی ہے ایک مثال تو غور سے سنو اس کو یقینا وہ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا (من دون اللہ کو) ہرگز نہیں پیدا کر سکتے وہ ایک مکھی بھی اگرچہ جمع ہو جائیں وہ سب (من دون اللہ) اس کام کے لیے اور اگر چھین لے جائے ان سے مکھی کوئی چیز نہیں چھڑا سکتے اس چیز کو اس (مکھی) سے کمزور ہیں وہ (مدد) مانگنے والے بھی اور وہ بھی جن (من دون اللہ) سے مدد مانگی جاتی ہے نہیں پہچان سکے یہ اللہ کو جیسا کہ کہ حق ہے اللہ کے پہچاننے کا یقیناً اللہ ہی طاقتور ہے اور غالب بھی۔

اس آیت سے معلوم ہو کہ (۱) من دون اللہ مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ (۲) سارے من دون اللہ جمع ہو کر سب مل کر طاقت لگا کر بھی مکھی پیدا نہیں کر سکتے۔ (۳) من دون اللہ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی لفظ من دون اللہ نے بتا دیا کہ ایک ہے ذات اللہ تعالیٰ کی اور دوسری طرف ہے من دون اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور اللہ تعالیٰ کے سوا ساری کائنات اور کائنات کا ذرہ ذرہ ہے جس میں انبیاءؑ اولیاءؒ صدیقینؓ شہداءؓ فرشتے جن۔ جن با زو تعویذ گر جادو جادوگر فال بد نظر بد آگ ستارے سورج الغرض کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ نہیں ہے

بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہے غیر اللہ ہے من دون اللہ ہے یہ سب مل کر بھی مکھی پیدا نہیں کر سکتے (۴) مکھی ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جو اڑتا ہے فرمایا یہ من دون اللہ سب اتنے بے بس و بے وس ہیں کہ مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو یہ سب اس سے واپس نہیں لے سکتے یعنی ان سب کا حکم ایک چھوٹی سی مکھی پر نہیں چلتا ان کا حکم مکھی نہیں مانتی۔

قارئین! یہ ہے حقیقت من دون اللہ کی لیکن لوگوں نے انبیاء سے لے کر ایک ملنگ تک جادو سے لے کر ایک تعویذی پرزے تک اسی طرح ہانڈی۔ دلدل اور علم اور نبیؐ کا نقش پا اور جوتے کا نقش اور امام بری کے کڑے و چھلے اور قبر کی مٹی و چشمے تک کائنات کی بے شمار چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے ایسے شریک بنائے ہیں کہ سارے اختیارات و تصرفات ان شریکوں کے پاس چلے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ بالکل خالی ہاتھ ہو گیا ہے اسی کا نقشہ کسی شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

(۱) اللہ کے پلا میں دھرا وحدت کے سوا رکھا کیا ہے
ہم نے جو لینا ہے لے لیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲) اللہ سے نہ مانگیں گے کبھی فردوس اعلیٰ کو ہمیں کافی ہے تربت معین الدین چشتی کی

۳) عبد القادر قادر ہے کسی اور قادر کی لوڑ نہیں

اسی بنا پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (حج: ۷۴) نہیں قدر کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کا جیسا کہ حق ہے اللہ تعالیٰ کی قدر کرنے کا یقیناً اللہ تعالیٰ ہی طاقتور ہے اور غالب بھی۔

مشرک آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اللہ تعالیٰ کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عزت ابدی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توہین کرنا ابدی جرم ہے لہٰذا مشرک کی سزا بھی ابدی ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ ابدالآباد جہنم میں رہے گا۔ جہنم سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَ اَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ
عِبَادِیْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ٥ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِیْ
لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَ هُمْ حَتّٰى نَسُوا
الذِّكْرَ وَكَانُوْ قَوْمًا بُوْرًا ٥ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ
صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا وَ مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ٥

(فرقان.....17 تا 19)

ترجمہ: جس دن جمع کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ اور ان کو بھی جنکی یہ عبادت کرتے رہے (انبیاءؑ اولیاءؒ صدیقینؓ شہداءؒ) اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی جن من دون اللہ کی پھر اللہ ان (انبیاءؑ اولیاءؒ صدیقینؓ شہداءؒ) سے پوچھے گا کیا تم نے گمراہ کیا تھا؟ میرے ان بندوں کو یا یہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے وہ عرض کریں گے پاک ہے تیری ذات۔ نہ تھا یہ مناسب ہمارے لئے کہ ہم بناتے تیرے سوا کسی (من دون اللہ غیر اللہ کو) اپنا کارساز و مددگار لیکن فائدے پہنچائے انہیں (ان مشرکین کو) تو نے (اے اللہ تعالیٰ) اور ان کے باپ دادوں کو حتیٰ کہ وہ غافل ہو گئے تیری یاد تیرے ذکر سے (تیری توحید سے) اور ہو کر رہ گئے شامت زدہ۔ پس جھٹلا دیں گے وہ تم کو تمہاری ان باتوں کے بارے میں جو تم کہہ رہے ہو اور نہیں طاقت رکھو گے تم اپنی شامت کو ٹالنے کی اور نہ مدد پاؤ گے اور جس نے بھی ظلم کیا (شرک کیا) ہے تم میں سے چکھائیں گے ہم اسے مزہ بہت بڑے عذاب کا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (ا) قیامت کے دن دونوں پارٹیوں کے روبرو اللہ تعالیٰ انبیاءؑ، اولیاء اللہؒ، صدیقینؓ، شہداءؒ سے پوچھے گا کہ من دون اللہ کے متعلق مختار کل، عالم الغیب، حاضر ناظر، مشکل کشا، غوث اور داتا ہونے کا عقیدہ تم نے ان بندوں کو سمجھایا تھا؟

تعویذ گنڈا، جن بازی، جادو، فال بد اور نظر بد وغیرہ وغیرہ شرکیہ کفریہ عقائد تم نے سکھائے تھے؟ یا یہ بندے خود گمراہ ہوگئے تھے؟

جواب (۱) ہمارا ایمان ہے کہ تیری ذات شریکوں سے پاک ہے۔ (۲) ہمارا ایمان ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ ہم تیرے سوا کسی دوسرے کو مددگار بنائیں (۳) اے اللہ تو نے ان کو اور ان کے باپ داداؤں کو مال و دولت سے مالا مال کر دیا تھی کہ دولت کے نشے میں تیری شان و توحید کو بھول گئے اور یوں یہ قوم عذاب کی مستحق بن گئی۔ (۴) انبیاءؑ اولیاءؒ صدیقینؓ، شہداءؒ اپنے پجاریوں کو جھٹلا دیں گے ان کے عقائد شرکیہ و اعمال کفریہ میں ہیں کہ یہ باتیں ہم نے نہیں سکھلائی تھیں یہ حقیقت ہے کہ کسی نبی ولی، صدیقین و شہدا نے نہ کبھی خود غیر اللہ کسی نبی ولی کی پوجا کی ہے اور نہ ہی کسی کو کہا کہ مصیبت دور کرنے میں ہمیں پکارنا ہماری نذر و نیاز دینا ہمارے عرس کرانا اور قوالیاں گانا ہمیں مختار کل، عالم الغیب، حاضر ناظر اور مشکل کشاء سمجھنا بلکہ یہ شرکیہ دین تو خود قوم نے اور انکے رہبر و رہنما مولوی و پیر نے انبیاء علیہم السلام کے دین اسلام کو مٹانے کے لیے بنایا ہے اور یہ مقصد مشرکین کا پورا بھی ہوگیا ہے کہ ہر طرف آج شرک ہی شرک ہے اس لیے سچے دین اسلام کا نام لینا ہی آج جرم عظیم ہے کہتے ہیں کہ یہ گستاخ رسول و گستاخ اولیاءؒ ہیں۔ (۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے بھی ظلم یعنی شرک کیا ہم اس کو بہت بڑا عذاب دیں گے۔ (۶) اس آیت میں بھی من دون اللہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو یعنی انبیاءؑ اولیاءؒ کو بنایا گیا ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ○ (فرقان....55)

ترجمہ: عبادت کرتے ہیں یہ من دون اللہ کی جو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں انہیں اور نہ نقصان اور ہیں کافر اپنے رب کے مقابلے میں ایک دوسرے کے مددگار۔

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ٥ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ
يَنْتَصِرُوْنَ ٥ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ٥ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ٥
قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ٥ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ اِذْ
نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ وَمَا اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ٥ فَمَا لَنَا مِنْ
شَافِعِيْنَ ٥ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ٥ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ٥

ترجمہ: کہا جائے گا ان (مسلمان مشرکوں) سے وہ کہاں ہیں من دون اللہ جنہیں تم پوجتے تھے کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اپنا بھی بچاؤ کر سکتے ہیں پھر اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے سب جہنم میں وہ بھی اور سب گمراہ بھی اور ابلیس کا لشکر (جنوں اور انسانوں میں سے) بھی سارے کا سارا۔ کہیں گے جبکہ وہاں باہم جھگڑ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یقیناً تھے ہم کھلی گمراہی میں مبتلا جب ہم برابر قرار دیتے تھے تمہیں رب العلمین کا۔ اور نہیں گمراہ کیا تھا ہمیں مگر ان مجرموں نے۔ اب نہیں ہے ہمارا کوئی شفاعت کرنے والا۔ اور جگری دوست۔ کاش ہوتا ہمارے پاس پلٹنے کا ایک موقع تو ہو جاتے ہم (سچے) مومن۔ اس قصہ میں (عبرتناک) ایک نشانی ہے مگر نہیں ہیں ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے۔

(الشعراء.....92 تا 103)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ (۱) مسلمان مشرکوں سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم عبادت کرتے تھے وہ من دون اللہ کہاں ہیں؟ کیا تمہاری یا اپنی کوئی بیمدد کر سکتے ہیں؟ یعنی من دون اللہ نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کی جیسا کہ! سورۃ فاطر میں ہے جن من دون اللہ کو تم پکارتے ہو وہ ایک پرکاہ کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ (۲) من دون اللہ کی

عبادت کرنے والوں کو اوندھا جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔(۳) من دون اللہ کی عبادت کرنے والے جن ہوں یا انسان یہ سب ابلیس کا لشکر ہیں۔(۴) جہنم میں جھگڑتے ہوئے اپنے گمراہ ہونے کا اقرار کریں گے۔(۵) اپنی گمراہی یہ بتائیں گے کہ ہم من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بھی پکارے کے لائق ہے اور من دون اللہ بھی اللہ تعالیٰ بھی نافع وضار ہے اور من دون اللہ بھی یعنی انبیاءؑ، اولیاء اللہؒ تعویذ گنڈے، جادو، فال بد نظر بد وغیرہ وغیرہ واللہ تعالیٰ بھی بیماری اور تندرستی دیتا ہے۔ تعویذ گنڈا وغیرہ بھی دیتا ہے۔(۶) جن لوگوں نے یعنی علماء و مرشدین پیر صاحبان نے ہمیں یہ من دون اللہ غیر اللہ کی عبادت والا دین سکھایا وہ خود اللہ تعالیٰ کے مجرم تھے۔(۷) لہٰذا آج ہمارا شافع اور کوئی جگری دوست نہیں ہے۔(۸) کاش ایک بار دنیا میں واپس جانا ہوتا تو ہم انبیاءؑ و صدیقینؓ والا ایمان قبول کر کے سچے مومن بن جاتے (۹) قیامت کے دن کے یہ بیان شدہ واقعات انسانوں کے لئے دنیا میں صحیح الایمان بننے کے لیے عبرت کی دلیل ہیں(۱۰) اکثر ان کے نہیں ہیں مومن

سوال: من دون اللہ کے پجاریوں نے کب من دون اللہ کو اللہ کے برابر بنایا ہے؟

جواب: جب قرآن نے بتایا کہ لوگوں نے من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کے برابر بنایا ہے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ واقعی بنایا ہے۔ مثلاً

(۱) جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر   مدینے میں اتر پڑا مصطفےٰ ہو کر۔

(۲) حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے   ہمیں در پہ خواجہ کے سجدہ روا ہے

(۳) چاچڑ وانگ مدینہ ڈسے کوٹ مٹھن بیت اللہ

ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

نیز وحدت الوجود کے قائلین کائنات کی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کا عین مانتے ہیں۔

(۴) یہ ضروری نہیں ہے کہ من دون اللہ کو اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز میں برابر مان لینا برابری کہلاتا

ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت اختیار وتصرف وقدرت وطاقت علم وغیرہ میں سے کسی ایک صفت میں دونوں کو متصف مان لینا بھی برابر کہلاتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ مختار کل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مختار کل ہے۔(۲) اللہ تعالیٰ کی نذر ونیاز ہے تو من دون اللہ کی بھی نذر ونیاز ہے۔اللہ تعالیٰ نافع وضار ہے تو تعویذ گنڈا، جادو نظر بد، فال بد، جن باز، ستارے اور پیر فقیر بھی نافع وضار ہیں۔یہ بھی برابر ماننا ہے بلکہ لوگ اس سے بھی بڑھ گئے ہیں کہتے ہیں

خواجہ نہ دے گا تو پھر کون دے گا؟ جو کچھ ملے گا یہیں سے ملے گا۔

عبدالقادر قادر ہے۔ کسی اور قادر کی لوڑ نہیں ہے۔

اب بتاؤ کہ من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کے برابر کیا ہے یا اللہ تعالیٰ سے بڑھا دیا ہے۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (عنکبوت....17)

ترجمہ: درحقیقت یہ جن کو تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا وہ تو بت ہیں اور گھڑ رہے ہو تم جھوٹ بے شک جن من دون اللہ کو تم پوجتے ہو نہیں اختیار رکھتے وہ تمہیں رزق دینے کا سو مانگو تم اللہ تعالیٰ سے رزق اور اسی کی عبادات کرو اور شکر ادا کرو اسی کا اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں بتوں کو من دون اللہ کہا گیا ہے۔(۲) یہ کسی کو رزق نہیں دے سکتے۔

(۳) رزق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔(۴) عبادت ہر قسم اور شکر گزاری اسی اللہ تعالیٰ کی کرو۔

یاد رکھو کوئی شخص بھی بت کو نہیں پوجتا ہر شخص اس شخصیت کو پوجتا ہے جس کا یہ بت ہے۔

مثلاً عیسائی عیسےٰ کو یہودی عزیز کو پوجتے ہیں بت بنا کر۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ

بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ: مثال ان لوگوں کی جنہوں نے بنا رکھا ہے من دون اللہ کو اپنا مددگار (انکی مثال) مکڑی کی سی ہے جو بناتی ہے ایک گھر اور بلاشبہ سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔ (عنکبوت....41)

اِس آیت سے ثابت ہوا کہ من دون اللہ اتنا کمزور ہے جتنا کہ مکڑی کا گھر۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو اذن یا اختیار دیا ہوتا تو یوں نہ فرماتا کہ من دون اللہ مکڑی کے گھر کی طرح بے بس ہے اور من دون اللہ کے ہر فرد کو اس جہاں میں دیکھو تو معلوم ہو جائے گا کہ ہر فرد مافوق الاسباب بے بس ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○

ترجمہ: فرمادو! (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مشرکوں سے) کہ پکارو دیکھو انہیں جنہیں تم سمجھتے ہو (مشکل کشاء) اللہ کے سوا، نہیں مالک ہیں وہ ذرہ برابر (کسی چیز کے) آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہیں ہے آسمانوں اور زمین کی حکومت الٰہی میں کوئی حصہ دار اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ان (بنائے ہوئے شریکوں میں سے) کوئی مددگار بھی۔ (سبا....22)

اِس آیت سے معلوم ہوا (۱) من دون اللہ کی اس کائنات میں یعنی آسمانوں و زمین میں ایک ذرہ بھی کوئی اختیار و تصرف نہیں ہے کوئی قوت و طاقت نہیں ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی کائنات کی حکومت میں کوئی حصہ دار و دخیل نہیں ہے۔ (۳) اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی مددگار۔ قرآن کہتا ہے کہ ذرہ برابر بھی کوئی اختیار نہیں رکھتے لیکن جادوگر کہتا ہے وہ مرادیں

کیا جو پوری نہ ہو۔ تمہاری ہر مراد پلک جھپکنے سے پہلے پوری ہوگی، جو چاہو سو پوچھو۔ تعویذ گر کہتا ہے دنیا کا کوئی کام وحاجت ایسی نہیں ہے جو ہمارے تعویذ گنڈے سے حل یا پوری نہ ہو جن باز کا تو کہنا ہی کیا اس کے تابع تو درجنوں جن و پریاں ہوتی ہیں آ ڈر پر سارے کام ہوتے ہیں۔ نجومی کاہن کہتا ہے کہ پوری کائنات میں جو کچھ ردوبدل ہوتا ہے یہ سب کچھ ستاروں کے کنٹرول میں ہے ان کے ردوبدل سے ہوتا ہے۔ جرمن جاپان وغیرہ کے لوگ ساری کائنات میں متصرف اپنے معبود بدھ کو مانتے ہیں اسی طرح ہندو اپنے معبودوں کے قبضہ میں اور سکھ گرونانک کے قبضہ قدرت میں ساری کائنات کا تصرف مانتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے روحانیت کا قبضہ تصرف تسلیم کیا ہے مسلمانوں نے تو حد ہی کردی ہے ہزاروں زندہ ومردہ ہستیوں کا، گھوڑے اور گائے کا، اُلّو اور ہانڈی کا قلندر اور قطبوں کا، ابدال، اوتار اور اوتادکا، مجذوبوں اور ملنگوں کا اور ہزاروں پاگلوں ننگے دھڑنگوں کا کائنات میں تصرف مانتے ہیں۔ کہاں ہے قرآن کا پیش کردہ دین اسلام اور کہاں ہے مسلمان مشرکوں کا یہ دین اس لیے تو قرآن اعلان کرتا ہے کہ تمہارا دین الگ ہمارا دین الگ۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ (کافرون....6)

ترجمہ: تمہارا دین تمہارے ساتھ میرا دین میرے ساتھ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ○

ترجمہ: فرمادو! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کبھی تم نے دیکھا بھی ہے؟ (یعنی غور بھی کیا ہے) کہ من دون اللہ کو جن کو تم پکارتے ہو مجھے بتاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے زمین

میں؟ یا ان کا ہے کوئی حصہ آسمانوں میں؟ یا عطا کی ہے ہم نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو کوئی کتاب جو ان کے پاس بطور سند ہو نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نہیں وعدہ کرتے یہ ایک دوسرے سے مگر جھوٹا دھوکہ دینے والا۔ (فاطر....40)

اس آیت سے معلوم ہوا۔(۱) زمین اور جو کچھ زمین میں ہے انہوں نے کوئی چیز پیدا نہیں کی۔(۲) نہ ہی من دون اللہ کا آسمانوں میں کوئی حصہ شراکت دخل اندازی ہے۔ (۳) نہ ہی ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں من دون اللہ کا متصرف فی العالم مختار کل، مشکل کشاء، پکار ونذر ونیاز کے لائق ہونا لکھا ہو۔ معلوم ہوا کہ آسمانی کسی صحیفہ و کتاب، زبور، تورات، انجیل اور قرآن وحدیث میں من دون اللہ کے متعلق مذکورہ بالا عقائد واعمال لکھے ہوئے نہیں ہیں بلکہ ہر صحیفہ وکتاب اور اللہ تعالیٰ کے ہر رسول نے ان مذکورہ عقائد واعمال کو شرک وکفر قرار دے کر ان سے منع فرمایا ہے۔ قرآن اعلان کرتا ہے۔

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ"

ہمارے اعمال ہمارے ساتھ تمہارے اعمال تمہارے ساتھ۔

لہٰذا دو گروپ ہو گئے ایک گروپ جو شرک کفر سے پاک ہے وہ حزب اللہ ہے اللہ تعالیٰ کی جماعت اور دوسرا گروپ ہے جو کفر و شرک کرتا ہے حزب الشیطان ہے یعنی شیطان کی جماعت۔

نوٹ: اس آیت میں اور اس سے پہلے والی آیت میں لفظ "شرک" آیا ہے جس کا معنی ہے "حصہ" تو ثابت ہو گیا کہ شرک کہتے ہیں اللہ کی ذات وصفات، تصرفات، اختیارات، قدرت، طاقت، حکومت شرع سازی میں کسی من دون اللہ کو حصہ دار بنا دینا مثلاً صحت اللہ تعالیٰ دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اب یہ عقیدہ رکھنا کہ صحت تعویذ سے ملی ہے جادو سے ملی ہے نبیوں ولیوں سے ملی ہے وغیرہ وغیرہ تو شفا دینے والی صفت میں کسی غیر کو حصہ دار بنا

دینا شرک ہے شریک معنی حصہ دار تو جس کو شریک بنایا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی صفت میں حصہ دار بناتا ہے۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝

ترجمہ: انہوں نے بنا لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کئی معبود اس امید پر ان کی (پوجنے والوں کی) مدد کی جائے گی نہیں کر سکتے وہ (معبود) ان کی مدد بلکہ یہ لوگ خود الٹے ان کے لیے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔ (یٰسین .... 75,74)

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ (زمر .... 38 تا 40)

ترجمہ: فرما دو اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تمہارا کیا خیال ہے جن من دون اللہ کو تم پکارتے ہو اگر چاہے اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا تو کیا یہ عورتیں مثلاً (مائی پلدان، مائی سیوران، مائی عزو، مائی فاطمہؓ) بچائیں گی مجھے اس کے نقصان سے یا چاہے (اللہ) مجھ پر مہربانی کرنا تو کیا یہ روک سکیں گی اس (اللہ تعالیٰ) کی رحمت کو۔ فرما دو! کافی ہے مجھے میرے لئے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے) اللہ تعالیٰ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ کرنے والے بندو! اے میری قوم کے لوگو تم کیے جاؤ اپنی جگہ اپنا کام (دینی کام) میں کرتا رہوں گا اپنا عمل (دین کا کام) سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر آتا ہے

عذاب رسوا کرنے والا اور کسے ملتی ہے وہ سزا جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایمان کا اعلان فرما رہے ہیں کہ میرا تو کام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے لہٰذا تمہاری یہ معبودات مجھے نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ رحمت۔(۲) تم اپنے دین شرکیہ پر اپنے عمل کرو اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین پر عمل کروں گا۔(۳) عنقریب پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا دائمی عذاب کس پارٹی پر آتا ہے۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمان مشرک پارٹی سے مکمل بائیکاٹ ہے۔ اور یہ عذاب کی مستحق ہے۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

ترجمہ: کیا انہوں (مسلمان مشرکوں) نے بنا رکھے ہیں اللہ کے حضور پیش کرنے کے لئے کچھ سفارشی ان (مسلمان مشرکوں) سے کہیے اگرچہ وہ (سفارشی) نہ اختیار رکھتے ہوں ذرا بھی۔(نہ سفارش کرنے کا اور نہ نفع و نقصان دینے کا وغیرہ وغیرہ) اور نہ سمجھتے ہوں کوئی بات (کیا پھر بھی سفارش کر سکیں گے) فرما دو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے سفارش ساری کی ساری۔ اسی اللہ تعالیٰ کی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پھر اسی کی طرف تم پلٹ کر جاؤ گے۔ جب ذکر کیا جاتا ہے (توحید بیان کی جاتی ہے) اکیلے اللہ تعالیٰ کا کڑھنے لگتے ہیں دل ان لوگوں کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر اور جب ذکر کیا جاتا ہے من دون اللہ کا تو یکا یک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ (زمر ....43 تا 45)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسا آج وسیلوں واسطوں اور سفارشیوں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ دنیا کے کام اور آخرت کی کامیابی اسی عقیدہ پر قائم ہے اس کو رد کر دیا گیا کہ یہ سفارش کا کیا کسی چیز کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔(۲) سفارش اور آسمانوں اور زمین پر حکومت و بادشاہی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔(۳) قیامت کے دن تم صرف اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو گے کسی غیر اللہ من دون اللہ کے سامنے نہیں جنت دوزخ کے فیصلے اللہ تعالیٰ کرے گا کوئی غیر نہیں۔

(۴) مسلمان مشرک کی نشانی یہ بتائی کہ جب اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی جاتی ہے تو ان کے چہرے بگڑ جاتے ہیں اور دل کڑھنے لگتے ہیں مثلاً کہا جائے کہ مختار کل، عالم الغیب اور بگڑی بنانے والا صرف اللہ ہے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تو ان کے تیور بدل جاتے ہیں۔

(۵) جب من دون اللہ کے گن گائے جاتے ہیں تو یہ کھل کھلا اٹھتے ہیں مثلاً عبد القادر جیلانی غوث اعظم ہے ڈوبا ہوا بیڑا اتارنے والا ہے اور جنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاگیر ہے تو خوش ہو کر نعرے لگاتے ہیں نعرہ رسالت نعرہ حیدریہ اور نعرہ غوثیہ وغیرہ۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ (المومن....66)

ترجمہ: اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دو! مجھے منع کر دیا گیا ہے اس (کام) سے کہ میں عبادت کروں ان کی جن من دون اللہ کو تم پکارتے ہو۔(یہ کام میں (محمدؐ) کیسے کر سکتا ہوں) جب کہ آ چکی ہیں میرے پاس کھلی اور واضح آیات میرے رب کی طرف سے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنا سر جھکا دوں رب العلمین کے آگے۔

اس آیت سے معلوم ہوا (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر اللہ من دون اللہ کی عبادت کرنے سے روک دیا گیا ہے اور انہوں نے زندگی بھر کسی غیر اللہ کی عبادت نہیں کی۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل نہیں بلکہ ہر حرکت و ہر سانس میں اللہ کے احکامات کے

تابعدار ہیں ان کو کوئی اختیار نہیں کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں رمضان کے روزے رکھیں یا نہ رکھیں۔ اپنی یا کسی کی روزی تنگ کریں یا وسیع کر دیں وغیرہ۔

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ط كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: پھر پوچھا جائے گا ان سے کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک ٹھہرایا کرتے تھے من دون اللہ کو وہ کہیں گے گم ہو گئے وہ ہم سے۔ (مومن....74,73)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ لوگ جن من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ہمیں کامیاب کریں گے تو وہ آخرت میں غائب ہو جائیں گے یعنی کام نہیں آئیں گے۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝

ترجمہ: نہ ہوں گے ان (من دون اللہ کے پجاریوں) کے لیے کوئی حامی و ناصر جو مدد کریں ان کی جس کو گمراہ کر دے اللہ تعالیٰ اس کے بچاؤ کی کوئی سبیل نہیں ہے۔ (شوریٰ....46)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ من دون اللہ کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ (۲) ساری کائنات اور کائنات کے ذرے ذرے کو من دون اللہ کہا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہوگا کہ ان (مسلمان مشرکوں) کے لیے کوئی من دون اللہ مددگار نہیں ہے۔ من دون اللہ کے مددگار ہونے کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اس گمراہی کے بچاؤ کی کوئی سبیل نہیں ہے یعنی کوئی صورت نہیں ہے۔

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

اِلٰهَةً يُّعْبَدُوْنَ ○

ترجمہ: اور پوچھ دیکھوان سے جنہیں بھیجا ہے ہم نے تم سے پہلے اپنا رسول بنا کر کیا بنائے ہیں ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ دوسرے معبود جن کی بندگی کی جائے (زخرف...45)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے سوا کسی کو بھی معبود نہیں بنایا یعنی اس کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اپنی عبادت کرائے اور نہ ہی کسی شخص کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ کسی من دون اللہ کی عبادت کرے جیسا کہ انبیاءؑ ورسلؑ ہیں کہ نہ انہوں نے کسی شخص سے عبادت کرائی ہے اور نہ ہی انہوں نے کسی شخص کو من دون اللہ کی عبادت کرنے کی اجازت دی ہے۔(۲) بلکہ تمام انبیاءؑ نے من دون اللہ کی عبادت سے منع کیا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

ترجمہ: اے میری قوم کے لوگو اللہ کی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا بھری کائنات میں کوئی الٰہ معبود نہیں اسی لئے کسی نبی کو اس نبی کی زندگی اور موجودگی میں اس کے سامنے کسی شخص نے اس نبیؑ کو نہیں پوجا کیونکہ من دون اللہ کی عبادت کرنا بہت بڑا شرک ہے اور انبیاءؑ شرک سے منع کرتے آئے ہیں جب بھی کسی نبیؑ کو یا ولی اللہ کو پوجا گیا ہے تو اُس کے دُنیا سے چلے جانے کے بعد۔

مِنْ وَّرَآءِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (جاثیہ....10)

ترجمہ: ان (مشرکین) کے آگے جہنم ہے اور نہ کام آئے گی ان کے کوئی چیز اس میں سے جو انہوں نے عمل کمایا (اس یعنی قوالیاں غیر اللہ کی پکاران کی نذرونیاز ان کے سجدے ان کی سبیلیں وغیرہ) تو ذرا برابر بھی اور نہ وہ (ہستیاں) جنہیں بنا رکھا ہے انہوں اللہ تعالیٰ کے سوا

اپنے مددگار (کام آئیں گی)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرکانہ سارے عمل اور دیگر نیک عمل اور سارے مِن دون اللہ ان کے کسی کام نہیں آئیں گے یعنی ایک ذرہ بھر بھی کوئی نبی ولی تکلیف دور نہیں کر سکے گا اور نیک عمل بھی برباد ہو جائیں گے اور شرکیہ عقیدے اور عمل سے الٹا مجرم بن جائیں گے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ (احقاف....4)

ترجمہ: (اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دو! کبھی تم نے سوچا کہ یہ جنہیں تم پکارتے ہو (مِن دون اللہ کو) اللہ تعالیٰ کے سوا مجھے دکھاؤ کیا پیدا کیا ہے انہوں نے زمین میں یا ہے ان (مِن دون اللہ) کا کوئی حصہ آسمانوں میں لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو آئی ہو اس سے پہلے یا کوئی علمی ثبوت اگر ہو تم سچے۔

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ مِن دون اللہ کا آسمانوں اور زمینوں میں کوئی حصہ کوئی اختیار کوئی تصرف کوئی دخل کوئی شراکت نہیں ہے یہ قرآن کا اٹل فیصلہ ہے اب نام نہاد مسلم کہتا ہے لاہور داتا کی نگری ہے جھنگ باہو کی نگری، داتا کی ہٹی، داتا کی ملنگنی، چمن حیدری عبد محمد، عبد الرسول، عبد علی، شجر حسین، کلب حسین فلاں داتا ہے دستگیر ہے تو کوئی غوث اعظم ہے کوئی مشکل کشاء ہے تو کوئی قلندر ہے کوئی قطب عالم ہے کوئی مجذوب کوئی ملنگ ہے کوئی جادوگر کوئی تعویذ گر ہے کوئی جن باز ہے یہ سب شرک ہے یہ سب بے حقیقت ہیں اللہ تعالیٰ نے کتاب اور سچے علم کا حوالہ مانگا ہے جس میں لکھا ہو کہ مِن دون اللہ نے کوئی چیز پیدا کی ہے یا اس کا کوئی کائنات میں حصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی نافع وضار ہے اور مِن دون اللہ بھی

نافع وضار ہے۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ (احقاف....6,5)

ترجمہ: اور کون زیادہ گمراہ ہے اس شخص سے جو پکارے اللہ تعالیٰ کے سوا انہیں (من دون اللہ کو) جونہیں جواب دے سکتے اسے قیامت تک بلکہ وہ تو ان کی پکار سے بھی بے خبر ہیں۔ جب اکٹھے کئے جائیں گے سب انسان تو ہوں گے یہ معبود ان کے دشمن اور ہو جائیں گے ان کی عبادت کے منکر۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمان مشرک جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا بعد از وفات پکارتے ہیں وہ ان کو جواب نہیں دیتے بلکہ قیامت تک نہیں دے سکتے۔

(۲) وہ (نبی ولیؒ صدیق شہیدؓ) ان کی پکار سے بے خبر ہیں ان کو کوئی پتہ نہیں ہے۔

(۳) قیامت کے دن انبیاء اولیاء اپنے پجاریوں کی تمام عبادات (میلاد، عرس، منذر و نیاز، سجدے، غلاف، پھول، سبیلیں، نعرے) کا انکار کر دیں گے چونکہ وہ ان عبادات سے راضی نہیں ہیں بلکہ ناراض ہیں کیونکہ وہ ساری زندگی اس شرک و کفر سے منع کرتے رہے اسی تائید میں قرآن اعلان کرتا ہے۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ

ترجمہ: اگر پکارو تم ان کو تو وہ نہیں سنتے تمہاری پکار۔

جب سنتے ہی نہیں تو جواب کیا دیں گے۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا

اعَنْهُمْ وَ ذٰلِکَ اِفْکُهُمْ وَمَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝

ترجمہ: (جب ہم نے ان کو ہلاک کیا) پھر کیوں نہ مدد کی ان کی انہوں (من دون اللہ) نے جن کو پکار رکھا تھا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے تقرب کا ذریعہ معبود مان کر واقعہ یہ ہے کہ وہ غائب ہو گئے ان سے اور یہ تھا انجام ان کے جھوٹ کا اور ان معبودوں کا جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) اللہ تعالیٰ سوالیہ انداز سے پوچھ رہا ہے کہ جب قوم پر عذاب آیا تو اس قوم کے وہ من دون اللہ جن کو وہ پوجتے تھے اور اس پوجا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ سمجھتے تھے انہوں نے ان کو عذاب الٰہی سے کیوں نہیں بچایا۔ (۲) ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب کیوں نہیں بنایا الٹا ان کی پوجا نے ان کو عذاب کا مستحق بنایا۔ (۳) من دون اللہ کی نذر و نیاز سجدے نعرے چڑھاوے سبیلیں دیگیں یہ جھوٹا دین ہے اس جھوٹے دین کا انجام اور من دون اللہ کو معبود بنانے والے جھوٹ کا انجام عذاب ثابت ہوا۔ (۴) اس آیت سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کی پوجا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قہر و عذاب کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کا قرب تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے ملتا ہے۔

قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ کَفَرْنَا بِکُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝

ترجمہ: بلاشبہ تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ ابراہیمؑ میں اور ان لوگوں میں جو ان کے ساتھ

تھے جب کہا تھا انہوں نے اپنی قوم سے کہ ہم قطعی بے زار ہیں تم سے اور اُن سے جنہیں تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا (من دون اللہ کو) انکار کرتے ہیں ہم تمہارا اور ہو گئی ہے ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی ہمیشہ کے لیے حتیٰ کہ تم ایمان لے آؤ اکیلے اللہ تعالیٰ پر رہ گیا قول ابراہیمؑ کا جو اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ میں ضرور استغفار کروں گا تیرے لئے نہیں اختیار رکھتا میں (ابراہیمؑ) تم کو بچانے کا اللہ تعالیٰ سے ذرہ بھی۔ اے ہمارے رَبّ تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کیا اور تیرے ہی حضور پلٹنا ہے (بمیں) (ممتحنہ....4)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں نے اپنی مشرک قوم سے اعلان بیزاری و دشمنی کا کیا۔ (۲) مشرک قوم سے دشمنی ختم کرنے اور دوستی قائم کرنے کے لیے شرط یہ لگائی کہ تم اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان اسی طرح لاؤ کہ کسی من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ۔ (۳) ابراہیمؑ نے باپ سے دعا بخشش کرنے کا وعدہ کیا تھا حسب وعدہ باپ کے لیے بخشش کی دعا مانگی لیکن اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے باپ کو نہ بخشا کیونکہ وہ مشرک تھا۔ (۴) کہ ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ذرہ بھر بھی نہیں بچا سکتے۔ (۵) ابراہیمؑ خود اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اَمَّنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ط اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ○ (ملک....20)

ترجمہ: بھلا وہ کون ہے جو لشکر ہے تمہارا اور مدد کرے تمہاری رحمٰن کے مقابلے میں نہیں ہیں یہ کافر مگر پڑے ہوئے دھوکے میں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رحمٰن کے مقابلے میں کوئی لشکر مدد گار نہیں بلکہ من دون اللہ کے مددگار ہونے کا عقیدہ کھلا دھوکا ہے۔ نبیؑ، ولیؒ تعویذ گنڈا، جادو، جن باز، فال بد و نظر بد

نفع ونقصان دیتا ہے یہ سب دھوکہ ہے اور یہ عقیدہ کفریہ ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ○

ترجمہ: بھلا کون ہے وہ جو روزی دے تم کو اگر روک لے رحمٰن اپنا رزق؟ دراصل اڑے ہوئے ہیں یہ سرکشی اور حق سے نفرت پر۔ (ملک....21)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رحمٰن کسی کا رزق تنگ کردے روک لے تو کوئی بھی من دون اللہ نبی، تعویذ، جادو وغیرہ رزق فراخ نہیں کرسکتے بلکہ یہ حق سے سرکشی و نفرت ہے لیکن آج تو کہا جاتا ہے۔

خواجہ نہ دیں گے تو پھر کون دے گا؟ جو کچھ ملے گا یہیں (خواجہ) سے ملے گا۔

اس سے بڑھ کر توحید و رسالت قرآن کا انکار اور کیا ہوگا۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا شُرَکَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَکَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِکَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَکٰذِبُوْنَ ○

ترجمہ: جب دیکھیں گے وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا تھا اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہیں ہمارے وہ شرکاء جنہیں ہم پکارتے تھے تجھے چھوڑ کر تو وہ شرکاء دیں گے انہیں جواب یقیناً تم بڑے جھوٹے ہو۔ (النحل....86)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) نبیوں ولیوں وغیرھم کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے والوں کو ان کے شرکاء جھوٹا کہیں گے۔ (۲) شرکاء بت نہیں ہوں گے بلکہ انسان ہوں گے چونکہ وہ بول رہے ہیں۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْۢبَغِیْ

لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَ هُمْ حَتّٰى نَسُوا
الذِّكْرَ وَكَانُوْ قَوْمًا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ
صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا وَ مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝

ترجمہ: جس دن گھیر لائیں گے ان کو اللہ تعالیٰ اور ان (شریکوں) کو بھی جن کی یہ عبادت کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے سوا پھر ان (شریکوں) سے پوچھے گا کیا تم نے گمراہ کیا تھا؟ میرے ان بندوں کو یا یہ خود ہی گمراہ ہو گئے تھے راہ راست سے (١٧)۔ وہ (شریک انبیاءٔ اولیا ءاللہؒ صدیقینؓ شہداءؓ) عرض کریں گے پاک ہے تیری ذات نہ تھا مناسب ہمارے لئے ہم بناتے تیرے سوا کسی کو مددگار کارساز لیکن خوب فائدے پہنچائے تو (اللہ تعالیٰ) نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو (دنیا میں) حتیٰ کہ وہ غافل ہو گئے تیرے ذکر سے یعنی تیری توحید سے اور ہو کر رہ گئے شامت زدہ (١٨)۔ سو وہ جھٹلا دیں گے وہ تم کو تمہاری ان باتوں (عقیدوں) کے بارے میں جو تم کہہ رہے ہو اور نہیں طاقت رکھو گے تم (اپنی شامت کو) ٹالنے کی اور نہ ہی تم مدد پاؤ گے اور جس نے بھی ظلم کیا تم میں سے چکھائیں گے ہم اس کو مزہ بڑے عذاب کا۔ (فرقان.....17 تا 19)

اِن آیات سے معلوم ہوا کہ (١) جن معبودوں کی عبادت کی گئی تھی وہ نیکوکار انبیاءٔ اور اولیا ءاللہؒ تھے (٢) انبیاءٔ اور اولیا ءاللہؒ کی عبادت کرنا یعنی اُن کو مشکل کشاء سمجھنا اور اُن کے نام کی نذر و نیاز دینا وغیرہ بھی گمراہی ہے شرک ہے اب یہ کہنا بتوں کی نذر و نیاز دینا اُن کو مشکل کشاء سمجھنا تو شرک ہے لیکن انبیاءٔ اور اولیا ءاللہؒ کو مشکل کشاء سمجھنا اور اُن کی نذر و نیاز دینا اُن کی نام کے جانور ذبح کرنا ان کے نام کی سبیلیں لگانا شرک و کفر نہیں ہے تو یہ بات غلط ثابت ہوئی۔ (٣) انبیاءٔ اور اولیا ءاللہؒ اپنے پجاریوں کا جھٹلا دیں گے۔ (٤) انبیاءٔ کا دین

توحید ہے اور ان کے پجاریوں کا دین شرک ہے (۵) شرک کرنے والوں کو بہت بڑا عذاب دیا جائے گا۔ (۶) مسلمان مشرک کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ (انبیاء....43)

ترجمہ: کیا ان کے کچھ ایسے معبود ہیں جو ان (مشرکین) کی حمایت کریں ہمارے مقابلے میں (کہ اللہ تعالی رزق تنگ کردے اور وہ فراخ کردیں) نہیں طاقت رکھتے وہ (معبود) مدد کرنے کی اپنی بھی اور نہ ہی انہیں ہماری طرف سے تائید حاصل ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) اللہ تعالی کے مقابلہ میں کوئی کسی کا کام نہیں کرتا۔ (۲) وہ من دون اللہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ (۳) ان کو اللہ تعالی کی بھی کوئی حمایت حاصل نہیں یعنی اللہ تعالی نے بھی ان کو کسی قسم کا کوئی اختیار و اذن نہیں دے رکھا کہ تم جو چاہو کرتے پھرو۔ (۴) اب یہ کہنا کہ جادوگر کو یا کسی نبیؑ ولیؒ کو اللہ تعالی کا اذن و اختیار و حمایت حاصل ہے غلط ہے۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝

ترجمہ: نہیں عبادت کرتے یہ (مشرک لوگ) اللہ کے سوا مگر عورتوں کی نہیں عبادت کرتے یہ لوگ مگر شیطان کی جو باغی ہے۔ (النساء....117)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) لوگ عورتوں جیسے مائی پاکدامن۔ (۲) مائی سیدراں۔ (۳) مائی فاطمہؓ۔ (۴) مائی ہیر وغیرہ کی پکار کرتے ہیں اور شیطان کو پکارتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

ترجمہ: وہ من دون اللہ جن کو پکارتے ہو تم نہیں کر سکتے وہ تمہاری مدد اور نہ وہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ (اعراف.... 197)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) من دون اللہ میں نہ دوسروں کی مدد کرنے کی طاقت ہے نہ ذاتی نہ عطائی اور نہ ہی اپنی مدد کرنے کی کوئی طاقت رکھتے ہیں اگر عطائی یا ذاتی کوئی طاقت ان کے پاس ہوتی تو خود کبھی بیمار نہ ہوتے کبھی غریب نہ ہوتے۔ کبھی شکست نہ کھاتے۔ کبھی ان کو مخالف قتل نہ کر سکتا، کبھی وہ نہ مرتے، کبھی وہ دشمنوں سے مار نہ کھاتے، کبھی وہ دشمن کے ہاتھوں حال سے بے حال نہ ہوتے، کبھی وہ دشمن کے ڈر سے ہجرت نہ کرتے کبھی ان کو فاقے نہ آتے۔

اِنۡ نَّقُوۡلُ اِلَّا اعۡتَرٰکَ بَعۡضُ اٰلِہَتِنَا بِسُوۡٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اُشۡہِدُ اللّٰہَ وَ اشۡہَدُوۡۤا اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ۝

ترجمہ: نہیں کہتے ہم (مشرک لوگ) مگر (یہی کہ) مبتلا کر دیا ہے تم کو ہمارے معبودوں میں سے کسی نے خرابی میں۔ ہودؑ نے فرمایا بے شک میں بناتا ہوں گواہ اللہ کو اور تم بھی گواہ رہو کہ یقیناً میں بیزار ہوں ان سے جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔ (ھود.... 54)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) ہودؑ شرک اور اللہ تعالیٰ کے شریکوں کے واقعی شریک ہونے سے بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں کہ نہ میں شرک کرتا ہوں اور نہ ہی میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانتا ہوں۔ (۲) اپنے اس ایمان پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا رہا ہوں۔
(۳) مسلمان مشرکوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے کسی معبود نے ہودؑ کو باؤلا کر دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ انبیاءؑ کا ایمان اور ہے اور مسلمان مشرکوں کا ایمان دوسرا ہے۔

مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّیۡتُمُوۡہَاۤ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ذٰلِکَ
الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ: اور پیروی کرلی ہے میں نے اپنا باپ دادا کے دین کی (یعنی) ابراہیمؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ کی (کی) نہیں ہے ہمارا یہ کام کہ شریک ٹھہرائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا ہم پر اور انسانوں پر لیکن بہت سے انسان شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانہ کے رفیقو! کیا بہت سارے متفرق رب بہتر ہیں یا اللہ تعالیٰ جو ایک ہے اور جبار ہے سب پر غالب ہے۔ جن من دون اللہ کی بندگی کرتے ہو تم وہ قلندر، قطب، ابدال، غوث، داتا، دستگیر مشکل کشا اور غریب نواز وغیرہ وہ صرف چند نام ہیں جو رکھ لئے ہیں تم نے خود اور تمہارے باپ دادا نے نہیں نازل فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نہیں ہے کسی کی حکومت مگر اللہ تعالیٰ کی اس نے حکم دیا ہے کہ نہ بندگی کرو تم (کسی کی) مگر خاص اللہ تعالیٰ کی یہی ہے دین سیدھا اور صحیح مگر اکثر انسان جانتے نہیں۔ (یوسف....40)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) انبیاءؑ نے کبھی بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنایا نہ تعویذ گنڈا کو نہ جادو کو، جن بازو، نہ فال بد کو نظر بد کو، نہ کسی نبیؑ ولیؒ کو زندہ کو اور نہ کسی مردہ ہستی کو وغیرہ کیونکہ یہ سب من دون اللہ ہیں اور من دون اللہ کے پاس نفع ونقصان کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ (۲) اس لیے یوسف علیہ السلام پوچھ رہے ہیں کہ بہت سارے رب یعنی ضروریات زندگی پوری کرنے والے مشکل کشا حاجت روا وغیرہ بنالینا عقل مندی ہے یا صرف ایک اللہ جبار کو رب بنالینا اچھا ہے جیسا کہ آج کلمہ گو مسلمان نے ہزاروں نبیوںؑ ولیوںؒ صدیقوںؓ اور شہیدوںؒ کو اور مجذوبوں کو ملنگوں کو زندوں اور مردوں کو اور بھی کافی چیزوں کو رب بنا رکھا ہے۔ (۳) جو تم نے اپنے معبودوں کو عہدے دے کر عجیب وغریب ان کے تم نے نام رکھے ہیں وہ صرف نام ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ (۴) لوگ کہتے

ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اختیار دے رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے صاف انکار کر دیا کہ ہم نے کوئی سند نہیں اتاری۔(۵) چونکہ حکومت کائنات کے ذرہ ذرہ پر اللہ تعالیٰ کی ہے۔(۶) لہٰذا ایک اللہ تعالیٰ ہی الٰہ و معبود ہے۔(۷) صرف اسی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔(۸) سچا صحیح دین یہی ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ (رعد....14)

ترجمہ: اسی (اللہ تعالیٰ) کو پکارنا حق ہے وہ من دون اللہ جن کو پکارتے ہیں یہ لوگ وہ (من دون اللہ) نہیں جواب دے سکتے ان کو کسی بات کا (انہیں پکارنا) تو ایسا ہے جیسا کوئی شخص پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف تا کہ وہ (پانی) آپہنچے اس کے منہ میں اور (حقیقت حال یہ ہے) کہ نہیں وہ (پانی) پہنچنے والا اس تک اور نہیں ہے پکارنا کافروں کا مگر بےکار۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) اللہ تعالیٰ کا پکارنا حق ہے اور حق کے مقابل میں باطل ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ من دون اللہ کا پکارنا باطل ہے کفر ہے شرک ہے۔(۲) من دون اللہ غائب ہوں یا مردہ کبھی بھی کسی بھی بات کا جواب نہیں دے سکتے تو معلوم ہوا کہ کتابوں میں جو جواب دینے کے بے شمار واقعات لکھے ہوئے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔

(۳) لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ وہ من دون اللہ اپنے پکارنے والے کا کوئی کام نہیں کرتے۔(۴) مثال دے کر بتایا کہ قیامت تک کوئی پانی کو پکارنے والا پکارتا ہے پانی نہ تو پکارنے والے کو جواب دے گا اور نہ ہی اس کا کام کرے گا کہ اس کے

منہ تک پہنچ جائے جیسا کہ پانی بے روح مردہ ہے سنتا نہیں جواب نہیں دیتا کام نہیں کرتا اسی طرح وہ ہستیاں جن کو یہ مشرک پکارتے ہیں وہ مردہ ہیں زندہ نہیں سنتے نہیں جواب نہیں دیتے اور کام بھی پکارنے والوں کا کوئی نہیں کرتے مرنے کے بعد مردہ ہیں اسی طرح تعویذ گنڈا، جادو اور جنتر منتر کوئی کسی کا کام نہیں کرتے نیز اسی طرح کام نہ کرنے میں سارے من دون اللہ برابر ہیں۔(۵) من دون اللہ کے پکارنے والے کی پکار بے کار بے فائدہ ہے۔جیسا کہ پانی کو پکارنے والے کی پکار بے کار ہے پانی کو پکارنا اور کسی نبی، ولی کو دونوں کی پکار بے کار ہیں۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (رعد....16)

ترجمہ: (اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) فرمادو! کون ہے رب آسمانوں اور زمین کا؟ فرمادو! کہ اللہ تعالیٰ ہے فرمادو کیا پھر بھی تم نے بنا رکھے ہیں من دون اللہ کو ایسے کارساز مددگار جو نہیں اختیار رکھتے خود کو بھی نفع پہنچانے اور نہ نقصان پہنچانے کا؟ فرمادو! کیا برابر ہوسکتا ہے اندھا اور آنکھوں والا اور یا کہیں برابر ہوسکتی ہیں تاریکیاں اور روشنی؟ کیا ٹھہرا رکھے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ایسے شریک جنہوں نے کیا پیدا کیا ہے کچھ؟ جس طرح اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے جس کی وجہ سے مشتبہ ہوگیا ہے تخلیق کا معاملہ ان پر؟ فرمادو! اللہ تعالیٰ ہی ہے پیدا فرمانے والا ہر چیز کا اور وہ یکتا اور زبردست ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) ساری کائنات کا رب یعنی ہر ضرورت پوری کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ (۲) پھر من دون اللہ کو کارساز بنانا کتنی ہٹ دھرمی اور گمراہی ہے۔ (۳) من دون اللہ اپنی ذات کے نفع ونقصان کا بھی کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ (۴) من دون اللہ کی مثال اندھے کی اور تاریکی کی ہے جیسے اندھا اپنے اندھے پن کو دور نہیں کر سکتا بے بس وبے وس بے اختیار ومجبور ہے۔ جیسے تاریکی اپنی تاریکی دور نہیں کر سکتی دور کرنے میں بے بس ہے بے اختیار ہے مجبور ہے۔ اسی طرح من دون اللہ بھی اپنی یا دوسرے کی مدد نہیں کر سکتے مدد کرنے میں بے اختیار وبے بس ہیں مجبور ہیں۔ نیز روشنی سے توحید اور سچے ایمان وعقیدہ مراد ہے اور تاریکی سے کفر وشرک مراد ہے۔ (۵) پھر من دون اللہ اپنی تخلیق سے لے کر زندگی کے ہر لمحہ اور موت کے ہر لمحہ اور عالم برزخ کے ہر لمحہ عالم آخرت کے ہر لمحہ میں حتیٰ کہ جنت ودوزخ کے داخلہ میں بھی اور بعد داخلہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ (۶) جو ہر وقت کاسہ گدائی لئے ہر لمحہ اللہ سے بھیک مانگ رہا ہو وہ کسی دوسرے کا داتا ودستگیر مشکل کشاء کیسے بن سکتا ہے۔ (۷) اس لئے کسی نبی نے اپنے صحابہؓ میں سے کسی کو قلندر، قطب، ابدال، غوث، داتا، دستگیر اور کسی کو مشکل کشاء، حاجت روا نہیں فرمایا اور نہ تعویذ گنڈے لکھے نہ تشتریاں لکھیں نہ جادو کئے اور نہ ہی آج کل کے جن بازی طرح جن بازی کا کام کیا اور نہ ہی کنٹھے گلا ہے اور کڑے چھلے پہنے اور نہ ہی کسی کو پہنائے اور نہ ہی کسی اپنے صحابیؓ شہیدؓ کی برسی وعرس منایا نہ چادر چڑھائی نہ تعزیہ نکالا نہ دلدل نہ پنجہ نہ چھوڑ نہ کسی نبیؑ اور صحابیؓ نے اپنایا کسی دوسرے کا میلا دسالگرہ قل خوانی تیسواں چالیسواں سالانہ منایا نہ کوئی نبیؑ اور کوئی صحابیؓ سہروردی، قادری، نقشبندی، چشتی تھا اور نہ کوئی نبیؑ اور نہ کوئی صحابیؓ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، پرویزی، شیعہ، ذکری بہائی تھا (۹) انبیاءؑ کا دین اور تھا اور یہ دین اور ہے اسی لئے فرمایا تمہارا دین الگ اور میرا دین الگ۔

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ (کافرون....6)

ترجمہ: تمہارے لئے ہے تمہار دین اور میرے لئے میرا دین۔

قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ فَلَا یَمۡلِکُوۡنَ کَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡکُمۡ وَلَا تَحۡوِیۡلًا ۝

ترجمہ: فرمادو! پکارو تم ان کو جنہیں سمجھتے ہو تم (حاجت روا) اللہ تعالیٰ کے سوا سو نہیں اختیار رکھتے وہ دور کرنے کا تکلیف کو تم سے اور نہ حالت بدلنے کا۔ (بنی اسرائیل....56)

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ (۱) من دون اللہ کے اختیار میں نہیں کہ کسی کی تکلیف دور کرے یا حالت بدل دے۔ مثلاً بے اولاد کی حالت کو اولاد میں بدل دے غربت کی حالت کو دولت کی حالت میں بدل دے جیسا کہ من دون اللہ کے عقیدت مند دعوے کرتے ہیں پیروں فقیروں کے متعلق یا تعویذ گنڈا اور جادو کے متعلق مثلاً جادو کے اثر کے متعلق جادوگر کہتا ہے جو چاہو سو پوچھو۔ وہ مراد ہی کیسی جو جادو سے پوری نہ ہو۔ ہر مراد پلک جھپکنے سے پہلے پوری ہوگی کتنے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات نہیں مانتے جتنے کہ غیر اللہ کے مانتے ہیں اسی لئے اس قوم کی اللہ تعالیٰ سے ناامیدی ہے غیر اللہ سے امیدیں وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نفرت ہے غیر اللہ کی عبادت سے والہانہ محبت ہے اس لئے مدینے جانے کے لیے دنیا دیوانی ہے کعبے میں جانا امر مجبوری ہے۔ خانقاہیں آباد ہیں بلکہ مسجد اور مساجد بھی خانقاہیں بنا دی گئی ہیں مساجد میں شرک ہی شرک ہے اب تو ذرائع ابلاغ ریڈیو ٹیلی ویژن، اخبارات رسائل بینر اشتہارات، ہنڈے میگزین مرد

عورتیں بچے بچیاں سب شرک پھیلانے میں تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ اس

لئے پوری دنیا شرک میں لت پت ہے الا ما شاء اللہ۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ط

ترجمہ: اور جسے ہدایت دے اللہ وہی ہے ہدایت پانے والا اور جسے گمراہ کر دے تو ہرگز نہ پاؤ گے تم گمراہ لوگوں کے لیے کوئی مددگار اللہ کے سوا۔ (بنی اسرائیل ....97)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (ا) ہدایت دینا بھی کسی من دون اللہ کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ ہدایت بھی باقی ضروریات کی طرح اللہ تعالیٰ سے مانگی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دیتا ہے دوسری ضروریات کی طرح یہ ہدایت بھی نبی نہیں دے سکتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ

ترجمہ: بے شک آپ جس کو پسند کریں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ (القصص ....56)

اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ط هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ط لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ط فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ

ترجمہ: جب وہ (مومن) کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب وہی ہے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا ہرگز نہیں پکاریں گے ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی معبود کو (ایسا کریں) تو بے شک کہیں گے ہم اس وقت غلط بات۔ اس قوم نے بنا لئے ہیں من دون اللہ کو الہ کیوں نہیں لاتے وہ (قوم کے لوگ) ان (کے معبود ہونے) پر کوئی واضح دلیل سو کون ہے بڑا ظالم اس سے جو باندھے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ۔ (کہف ....15,14)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) اصحاب کہف جو اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی تھے وہ ساری ضروریات دنیوی اخروی پوری کرنے والا صرف رب السموات کو سمجھتے تھے۔ (۲) وہ اولیاء اللہ کسی من دون اللہ کو الہ اور معبود نہیں مانتے تھے۔ (۳) اس لئے وہ کبھی بھی کسی من دون اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتے تھے۔ (۴) کسی من دون اللہ کو پکارنا غلط سمجھتے تھے ظلم سمجھتے تھے۔ (۵) ان کی مشرک قوم من دون اللہ کو الہ معبود بنائے ہوئی تھی۔ (۶) اس لیے اصحاب کہف ان سے من دون اللہ کے الہ معبود ہونے پر دلیل مانگ رہے ہیں۔ (۷) اس قوم کے پاس اپنے معبودوں کے معبود ہونے کے مشکل کشاء ہونے کے داتا دستگیر ہونے کے ان کے پاس بالکل کوئی بھی دلائل نہیں تھے۔ (۸) اس لئے فرمایا کہ یہ مشرک لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اختیار اور الہ ہونے کی اجازت دے رکھی ہے۔ حالانکہ یہ بات یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والے بہت بڑے ظالم ہیں۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا ۝

ترجمہ: نہیں ہے ان کے لیے من دون اللہ میں سے کوئی کارساز اور نہیں شریک کرتا وہ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت میں کسی ایک کو۔ (کہف....26)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) من دون اللہ کارساز مددگار نہیں ہیں۔ (۲) کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی، ولی، جن فرشتہ، سورج، چاند اور ستارے کو کسی تعویذ گنڈا نظر بد، فال بد، جادو، جنتر منتر، جن اور جن باز کو اپنی کائنات میں دنیا و آخرت میں کسی کو شریک نہیں بنایا کیونکہ یہ سب من دون اللہ ہیں اور من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اختیار نہیں دیا کیونکہ یہ شرک فی الحکومت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں نے کسی کو کوئی اذن و اختیار دے کر اپنی حکومت میں اپنا کسی قسم کا کوئی شریک نہیں بنایا۔ مثلاً کہ میں بھی کسی کو بیمار کروں

اور کوئی من دون اللہ بھی میری حکومت میں شریک ہو کر کسی کو پیار کرے۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

ترجمہ: کیا انہوں نے بنا رکھے ہیں کئی معبود فرما دو! لاؤ تم اپنی دلیل۔ یہ نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو میرے ساتھ ہیں اور نصیحت ہے ان کے لیے بھی جو مجھ سے پہلے تھے مگر اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی لیے وہ منہ موڑے ہوئے ہیں۔ (انبیاء....24)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) من دون اللہ کوئی الہ نہیں ہو سکتا۔ (۲) من دون اللہ کے معبود مشکل کشاء ہونے کی دلیل مانگی جا رہی ہے قیامت تک کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتا۔ (۳) فرمایا میرا دین میرے ساتھیوں کا دین اور مجھ سے پہلے مومنین کا دین یہی ہے۔ (۴) اکثریت انسانوں کی حق کو نہیں جانتی۔ (۵) اس لیے کفر و شرک میں لت پت ہیں اور حق سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

من دون اللہ کوئی الہ بن نہیں سکتا۔

وَ مَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝

ترجمہ: اور جو کوئی کہے ان میں سے کہ میں بھی معبود ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا تو اسے سزا دیں گے ہم جہنم کی ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو۔ (الانبیاء....29)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) کوئی بھی فرد بشر الہ (معبود) ہونے کا دعویٰ کرے کہ میں مشکل کشاء ہوں مجھے سجدے کرو چنانچہ لوگ اسے سجدے کریں اس کی نیازیں دیں تو اس کو اللہ تعالیٰ جہنم کی سزا دیں گے۔ (۲) اب بتاؤ کوئی نبی اور ولی کہہ سکتا ہے کہ میں الہ

ہوں مختارکل ہوں بگڑیاں بنانے والا ہوں مجھے سجدے کرو میری نذرونیاز دو میری سبیلیں لگاؤ؟ اس لئے انبیاءؑ اولیاءؒ یہ نہیں کہتے۔ (۳) لوگ اپنی طرف سے مانتے اور کرتے ہیں۔ (۴) دوسری آیات کے مطابق انبیاءؑ اولیاءؒ اللہ اپنے پجاریوں اور معبود بنانے والوں کے دشمن بن جائیں گے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ (۵) معلوم ہوا کہ مسلمان مشرک نے یہ شرکیہ دین خود بنایا ہے انبیاءؑ اور اولیاءؒ اللہ کا اس دین شرکیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

من دون اللہ معبود مشکل کشاء ہونے میں باطل ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○

ترجمہ: یہ (اس لیے) کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور یہ کہ درحقیقت جن کو یہ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا وہ (من دون اللہ سب) باطل ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ (حج....62)

اِس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ "الٰہ معبود" مشکل کشاء مختارکل، عالم الغیب اور مدبر عالم ہونے میں یعنی اپنی تمام صفات، اختیارات، تصرفات میں، اپنی عبادات احکامات اپنی شان وحقوق اور اپنے بے مثل و بے مثال ہونے میں حق ہے اور من دون اللہ ان مذکورہ بالا اشیاء میں بالکل باطل ہیں۔ (۲) انبیاءؑ اپنی نبوت میں حق ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہونا مثلاً معبود ہونے مشکل کشاء ہونے میں مختارکل عالم الغیب ہونے میں باطل ہیں۔ اسی طرح اولیاءؒ اللہ اپنے ولی اللہ ہونے میں حق ہیں لیکن انہیں سجدے کئے جائیں ان کی نذرونیاز دی جائے ان کے نام کے نعرے لگائے جائیں ان کو پکارا جائے ان کو داتا، دستگیر، غوث اور مشکل کشاء کہا جائے یہ ان کاموں میں باطل ہیں۔ اسی طرح سارے

من دون اللہ اس معنی میں باطل ہیں مثلاً! اللہ تعالیٰ بیماری وتندرستی دیتا ہے یہ تو حق ہے لیکن تعویذ گنڈا، جادو، فال بد، نظر بد، ستاروں کی تاثیر، ٹونے ٹوٹکے، پیر فقیر، کوئی قبر، کوئی چشمہ کوئی دھواں، کوئی پیر کی بیٹھک، کوئی ہانڈی، کوئی پتھر کا نگینہ، کوئی پرندہ، کوئی جن بھوت اور کوئی کڑا بیماری وتندرستی دیتا ہے یہ جھوٹ ہے باطل ہے شرک ہے کفر ہے کیونکہ یہ سب من دون اللہ ہیں۔

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جو مالک آسمانوں کا اور زمین کی بادشاہی کا نہیں بنایا اس نے کسی کو اپنا بیٹا اور ہرگز نہیں کوئی شریک اس کی بادشاہی میں پیدا فرمایا اس نے ہر چیز کو اور ہر چیز کی مقرر کر دی اس نے ایک تقدیر۔ (اس کے باوجود بھی) اور بنا لئے ہیں لوگوں نے من دون اللہ کو معبود ایسے جو نہیں پیدا کرتے کوئی چیز بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں اور نہیں اختیار رکھتے خود اپنے لئے بھی نقصان کا اور نہ نفع کا اور نہ اختیار رکھتے ہیں موت دینے کا اور نہ زندہ کرنے کا اور نہ دوبارہ اٹھانے کا۔ (فرقان....3,2)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان کرائی ہے کہ مجھے مانتا ہے تو ایسا مانوں جیسا میں ہوں (۲) آسمانوں اور زمین پر حکمرانی صرف اسی کی ہے۔ (۳) اس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ اس کا کوئی شریک نہیں حکمرانی میں۔ کائنات کے ذرہ ذرہ کا خالق ہے۔ ساری کائنات کو نظام تقدیر میں جکڑ رکھا ہے۔ اس پہچان کے مطابق تو چاہئے یہ تھا کہ

سب لوگ اللہ تعالیٰ کو ایسا مانتے اور ساری دنیا اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور شریک بنانے سے رک جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ (۴) بلکہ لوگوں نے ہزاروں اللہ تعالیٰ کے شریک بنا کر اللہ تعالیٰ کو صحیح صورت میں ماننے سے انکار کر دیا۔ (۵) وہ بنائے ہوئے شریک خود اپنے نفع و نقصان دینے موت زندگی دینے اور اٹھانے کا کوئی اختیار و طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے باوجود پھر بھی اندھی دنیا "بدھ" کو پوجتی ہے ہندوں اور مسلمان مشرکوں کے اپنے اپنے بنائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شریک گنے نہیں جا سکتے سکھوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے یہودیوں اور عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے یوں آج زمین اللہ تعالیٰ کے شریکوں سے بھر گئی جدھر بھی نگاہ اٹھتی ہے ادھر ہی غیر اللہ کی پوجا پاٹ کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

اللہ نے کسی کو اپنا شریک نہیں بنایا۔

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۝

ترجمہ: نظام کائنات و حکومت کائنات میں اللہ تعالیٰ نے کسی من دون اللہ کو شریک نہیں بنایا۔ یعنی کسی کو اذن اختیار دے کر اپنا شریک نہیں بنایا۔ (کہف....26)

افسوس: یہ ہے کہ تمام اقسام کے شرکیہ عقائد ایجاد کرنے والے اور شرکیہ عمل ایجاد کرنے والے اور لوگوں کو شریک سکھانے والے اور اپنے شرکیہ عقائد بنانے والے اور لوگوں کو شرکیہ عمل کرا کے شرک کے مقام عروج تک پہنچانے والے یہ علماء اور پیر ہیں دیکھو کچھ قبور پرستی کے علم بردار ہیں تو کچھ تعزیہ و دلدل علم کے اور پانچ تن پرستی کے علم بلند کیے ہوئے ہیں تو کچھ تعویذ اور گنڈے پلیتیں لکھ لکھ کر قوم کو دے کر شرک کا پرچار کرتے ہیں۔ کچھ علماء اور پیر جادو جن بازی کے شرک کو علمی زور سے انسانوں کی رگوں میں گھول رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج قوم کے وجود میں خون سے زیادہ شرک و کفر و بدعات حرام خوری ملاوٹ سود و رشوت خوری

ظلم وبدعت بے شرمی بے حیائی دوڑ رہی ہے۔ یہاں تک خون انسانی بدن سے نکل سکتا ہے اور نکل جاتا ہے لیکن شرک وکفر نہیں نکل سکتا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥

ترجمہ: بے شک وہ من دون اللہ جن کو تم پوجتے ہو نہیں اختیار رکھتے وہ تمہیں کوئی رزق دینے کا۔ سو رزق بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔ عبادت بھی اللہ تعالیٰ کی کرو۔ اور شکر بھی اللہ تعالیٰ کا ادا کرو۔ تم سب لوٹ کر بھی اسی کی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف جاؤ گے۔ (عنکبوت .... 17)

اس آیت سے معلوم ہوا (۱) کہ من دون اللہ رزق نہیں دے سکتا لہٰذا داتا کوئی نہیں ہے (۲) من دون اللہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے لہٰذا عبادت اللہ تعالیٰ کی کرو رزق بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو اور شکر بھی اللہ تعالیٰ کا ادا کرو۔

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا یَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ٥ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ج وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا یُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِیْرٍ ٥ (فاطر .... 14،13)

ترجمہ: اور وہ جنہیں پکارتے ہو تم اس اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں ہیں وہ مالک پرکاہ کے بھی۔ اگر پکارو تم انہیں تو نہیں سن سکتے تمہاری دعائیں اور اگر (بالفرض والمحال) سن بھی لیں تو نہیں جواب دے سکتے تمہیں۔ اور قیامت کے دن انکار کر دیں گے تمہارے شرک کا اور نہیں خبر دے سکتا تمہیں ایسی (یعنی حقیقت کی) سوا اس ذات کے جو سب کچھ جاننے والی ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) من دون اللہ کسی قسم کا کوئی اختیار و طاقت مافوق الاسباب نفع ونقصان دینے کا نہیں رکھتے۔ (۲) تمہاری دعائیں غائبانہ و مرنے کے بعد نہیں

سنتے۔(۳) جواب نہیں دیتے۔(۴) قیامت کے دن انبیاءؑ و اولیاء اللہ ؒ صدیقین و شہداء لوگوں کے کئے ہوئے شرک کا انکار کر دیں گے کہ ہمارا تمہارے شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں نہ ہم نے لوگوں کو کہا تھا اور نہ ہم راضی ہیں اور نہ راضی تھے کہ تم ہمیں اللہ تعالیٰ کا شریک بناؤ کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے پیر فقیر بھی عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ بھی بیماری و تندرستی دیتا ہے پیر فقیر، نبیؑ، ولیؒ تعویذ گنڈا، جادوگر اور جن بازی بھی بیماری و تندرستی دیتی ہے اللہ تعالیٰ بھی معبود ہے کہ اس کی نذر و نیاز دی جاتی ہے پیر فقیر وغیرہ بھی معبود ہیں ان کے نام کی بھی نذر و نیاز دی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ

سوال: یہ تو ہم نے مان لیا ہے کہ من دون اللہ کے پاس مافوق الاسباب نفع و نقصان دینے کا کوئی اختیار و طاقت نہیں ہے نہ اپنی ذاتی طاقت اور نہ ہی من دون اللہ کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اختیار و اذن و اثر دے رکھا ہے لیکن جادو میں تو اثر اللہ تعالیٰ کے حکم و مشیت سے ہوتا ہے خود تو جادو میں نفع و نقصان دینے کا کوئی اثر نہیں ہے چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت ۱۰۲ میں ہے کہ

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

ترجمہ: اور نہیں پہنچا سکتے وہ (جادوگر) جادو سے نقصان کسی ایک کو بھی مگر (جس کو بھی نقصان پہنچتا ہے) اللہ تعالیٰ کے حکم سے (البقرۃ....102)

اس سے معلوم ہوا کہ جادو سے نقصان اللہ تعالیٰ کے حکم و اذن سے پہنچ سکتا ہے۔جواب جادوگر کو اللہ تعالیٰ کا کوئی اذن حاصل نہیں ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ سورۃ بقرہ کی آیت ۱۰۲ سے ثابت ہوتا ہے کہ جادوگر جادو سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نقصان مافوق الاسباب پہنچا سکتا ہے تو یہ مان لینا ایمان و عقیدہ کہلاتا ہے کیونکہ قرآن سے ثابت کیا جا رہا ہے تو اب ایمان و عقیدہ قرآن کی سورۃ بقرۃ کی آیت ۱۰۲ سے یہ ثابت ہوا کہ جادوگر جادو کا عمل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اثر ڈالتا ہے تو پھر جادو سے مافوق

الاسباب نقصان وتکلیف پہنچ جاتی ہے خلاصہ کہ جادو میں مافوق الاسباب نقصان پہنچانے کا اثر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور یہ مان لینا ایمان ہے۔

نیز سورۃ النساء کی آیت ۵۱ اور ۵۲ میں ہے کہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۞ اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۞

ترجمہ: کیا نہیں دیکھا تم نے ان لوگوں کو جن کو دیا گیا کچھ حصہ کتاب میں سے کہ ایمان رکھتے ہیں وہ جادو پر اور طاغوت پر اور کہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے کفر کیا کہ یہ کافر لوگ زیادہ ہدایت یافتہ ہیں ان کی نسبت جو مسلمان ہو چکے ہیں راستے کے اعتبار سے یہی ہیں وہ لوگ کہ لعنت کی ہی ان پر اللہ تعالیٰ نے اور جن پر لعنت کر دی اللہ تعالیٰ نے ہرگز نہیں پاؤ گے تم ان کے لیے کوئی مددگار۔ (النساء .... 52,51)

اس سے معلوم ہوا کہ جادو پر ایمان رکھنا یعنی جادو کے اثر کو مان لینا اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے اب سورۃ بقرۃ کی آیت 102 اور سورۃ النساء کی آیات 52,51 پر غور کرو تو ثابت ہوتا ہے کہ بقرۃ کی آیت 102 سے ثابت ہے کہ جادو کے اثر کو ماننا ایمان ہے اور ایمان بہت بڑی عبادت ہے اور عبادت سے رحمت ملتی ہے دوسری سورۃ النساء کی آیات 52,51 پر غور کیجئے تو ثابت ہوتا ہے جو جادو پر ایمان رکھتا ہے یعنی جادو کے اثر کو مانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن یعنی کافر ہے یہ تضاد قرآن میں کیوں پیدا ہوا کیونکہ سورۃ بقرۃ کی آیت 102 کا معنی ومفہوم وتفسیر مولویوں نے غلط بیان کی ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ جادو کے

اندر کوئی نقصان دینے کا اثر نہیں ہے اور وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کا معنی مولوی نے غلط کیا ہے۔

جواب 2: بقرۃ کی آیت 102 سے بقول مولویوں کے معلوم ہوتا ہے کہ جادو باذن اللہ اثر کرتا ہے تو یہ ماننا سچا ایمان سچا عقیدہ ہے اور اسی آیت سے مولویوں نے ثابت کیا ہے کہ جادو کا کرنا سکھانا کفر ہے تو کیا ایمان سکھانا اور ایمان پر عمل کرنا کفر ہے اسی ایک آیت سے جادو کا ایمان ہونا اور جادو کا کفر ہونا ثابت ہوا یہ تضاد کیوں ہوا کہ آیت کا مولویوں نے معنی غلط کیا ہے۔

جواب 3: اسی سورہ بقرۃ کی آیت 102 کی ابتدائی آیت سے جادو کفر ہے۔ (۲) جادو شیطانی عمل ہے۔ (۳) جادو شیطانی تعلیم ہے۔ آخری حصہ سے مولویوں نے ثابت کیا کہ جادو کا موثر باذن اللہ ماننا سچا ایمان ہے۔ اب یہی جادو ایمان بھی ہے اور کفر بھی ہے۔ اب یہی جادو اللہ کا اذن بھی ہے اور یہی جادو شیطانی عمل و شیطانی علم و شیطانی تعلیم بھی ہے کتنا تضاد ہے کیا قرآن مجید میں تضاد ہے؟ یہ تضاد اس لئے پیدا ہوا کہ مولویوں نے سورہ بقرۃ کی آیت 102 کا معنی و تفسیر غلط کی ہے۔

جواب 4: مولوی کہتے ہیں کہ جادو کی کلام اور عمل اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اور جادو کے کلام و عمل کی تعلیم فرشتے دیتے تھے پھر یہی مولوی کہتے ہیں جادوگر کافر ہے شیطان ہے جادو کفر ہے جادو شیطانی علم و عمل اور شیطانی تعلیم ہے۔ بتاؤ کہ مولوی کی کون سی بات سچی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے کفر اتارا کیا اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کلام کفر ہے؟ کیا فرشتے شیطان تھے؟

جواب 5: وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى (طٰہٰ ....69)

ترجمہ: اور نہیں کامیاب ہو سکتا جادوگر خواہ وہ جس شان سے آئے۔

اور مولوی کہتا ہے کہ جادو کو اللہ تعالیٰ اپنا اذن دے کر کامیاب کرتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اپنا اذن دے کر کامیاب کرتا تو پھر یہ نہ فرماتا کہ جادوگر کامیاب نہیں ہوسکتا؟ تو ثابت ہوا کہ مولوی نے الا باذن اللہ کا مفہوم و معنی غلط کیا ہے۔

جواب 6: وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ (یونس....77)

ترجمہ: حالانکہ نہیں کامیاب ہوتے جادوگر۔

موسیٰ علیہ السلام کا ایمان ہے کہ جادوگر نہیں کامیاب ہوتے مولوی کا ایمان ہے کہ جادوگر کامیاب ہوجاتے ہیں۔ بتاؤ کس کا ایمان صحیح ہے؟ موسیٰؑ کا یا مولوی کا۔

جواب 7: اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ (یونس....81)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نیست و نابود کردے گا اس یعنی جادو) کو موسیٰؑ کا فرمان ہے جادوگر کو اللہ تعالیٰ کامیاب نہیں کرتا بلکہ اس کو نیست و نابود کردے گا۔ مولوی جی کا فرمان ہے کہ جادو کو اللہ تعالیٰ باذن اللہ کامیاب کرتا ہے بتاؤ کس کا فرمان صحیح ہے؟

جواب 8: اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ (یونس....81)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں سدھرنے دیتا مفسدین کے عمل کو۔

مولوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جادوگر مفسدین کے عمل کو کامیاب کرتا ہے۔ (۲) قرآن کہتا ہے کہ یہ جادو مفسد جادوگر کا عمل و فعل ہے مولوی کہتا ہے کہ جادو باذن اللہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ بتاؤ کون سچا ہے اللہ تعالیٰ یا مولوی نیز قرآن یا مولوی۔

جواب 9: وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِهٖٓ اَحَدًا ○ (کہف....26)

ترجمہ: بے شک نہیں شریک کرتا اللہ تعالیٰ اپنی حکومت میں کسی کو بھی۔

مولوی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جادوگر کو اذن دے کر اپنا شریک بنایا ہے وہ نفع و نقصان مافوق

الاسباب دیتا ہے نیز اس آیت نے اعلان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی اختیار و تصرف اور اذن کسی کو یعنی من دون اللہ کو نہیں دیا اور نہ ہی اپنی کوئی طاقت قوت کسی کو دی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا اذن و اختیار اگر کسی کو دے دے اور وہ آدمی کسی کو نفع و نقصان مافوق الاسباب دینے والا بن جائے تو پھر وہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک بن گیا اور یہ شریک اللہ تعالیٰ نے اپنا خود بنایا ہے چونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنا اختیار و اذن دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایک کو بھی اپنا شریک نہیں بنایا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی اپنا اختیار و اذن نہیں دیا خصوصاً جادوگر کو بھی نہیں دیا لہٰذا الا باذن اللہ کا معنی مولوی نے خود غلط کیا ہے۔

جواب 10: اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ (الانبیاء....43)

ترجمہ: کیا ان کے کچھ ایسے معبود ہیں جو ان کی حمایت کریں ہمارے مقابلے میں وہ تو اپنی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی ان کو کوئی ہماری تائید حاصل ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی من دون اللہ کو نفع و نقصان دینے یا کسی کی مدد کرنے کی مافوق الاسباب نہ خود اپنی ذاتی طاقت ہے اور نہ ہی ہماری کوئی ان کو تائید و مدد حاصل ہے مولوی فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اذن و مدد تائید جادوگر کو حاصل ہے اب چاہو تو مولوی کی بات مان لو چاہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان مان لو۔

جواب 11: وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝

ترجمہ: (معبودانِ باطلہ) کے لیے آسمانوں اور زمین میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ ہی ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کا مددگار ہے۔ (سبا....22)

یعنی نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کا کوئی مددگار نہیں ہے کہ تکلیف پہنچانے یا نفع پہنچانے میں

مافوق الاسباب یہ اللہ تعالیٰ کے مددگار ہوں جس کو بھی تکلیف و نفع پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچتا ہے۔ لہٰذا جادوگر کو اللہ تعالیٰ کا کوئی اذن و اختیار حاصل نہیں ہے۔

جواب 12: فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ ٥

ترجمہ: پھر پھینکا موسیٰ نے اپنا عصا تو یکا یک وہ ہڑپ کرتا چلا جا رہا تھا ان کے جھوٹے شعبدوں کو۔ (الشعراء....45)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کچھ جادوگروں نے بنایا تھا وہ افک تھا جھوٹ تھا اور مولوی کہتا ہے جادو کا اثر حق ہے سچ ہے جادو کا اثر باذن اللہ ہے۔ کیا کوئی باذن اللہ اثر بھی جھوٹ ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ کیوں جادو کو افک جھوٹ فرما رہا ہے تو معلوم ہوا کہ جادو کی کہانی ساری مولوی کی بنائی ہوئی ہے جو سراسر قرآن کے خلاف ہے۔

جواب 13: وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ط اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ ط وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی ٥

ترجمہ: (فرمایا اللہ تعالیٰ نے) پھینکو اس کو جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ (عصا) نگل جائے گا اس کو جو انہوں نے بنایا ہے واقعہ فی الحقیقت یہ ہے کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ فریب ہے جادوگر کا اور نہیں کامیاب ہو سکتا جادوگر خواہ جس شان سے آئے وہ۔ (طٰہٰ....69)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا صَنَعُوْا جو کچھ انہوں نے بنایا یعنی صنعت کاری کی یعنی عمل جادو جادوگروں کی صنعت ہے ان کی کاریگری ہے ان کا اپنا بنایا ہوا فن ہے۔ مولوی کہتا ہے جادو کا علم و عمل و کلام اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جادو فریب ہے دھوکہ ہے اس کی کوئی اصلیت و حقیقت نہیں ہے۔ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے یہ جادوگر کا فریب ہے مولوی کہتا ہے جادو کا اثر حق ہے سچ ہے جادو کا اثر باذن اللہ ہے

حقیقت بے واصلیت ہے۔(۳)اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جادوگر جس شان سے وہ آئے کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا یعنی وہ اپنے جادو کے اثر سے کسی کو نفع ونقصان مافوق الاسباب نہیں پہنچا سکتا کہ وہ نفع ونقصان پہنچا کر کامیاب ہوجائے ایسا نہیں ہوسکتا۔مولوی کہتا ہے جادو کا اثر ہے جادو کے اثر سے موسیٰ ڈر گئے نبی بیمار ہوگئے لوگوں کی نظر بند ہوگئی لہٰذا جادوگر کامیاب ہوگیا اور جادوگر کا دعویٰ بھی یہی ہوتا ہے۔اس لئے وہ لکھتا ہے وہ مرادہی کیسی جو پوری نہ ہو تمہاری ہر مراد پلک جھپکنے سے پہلے پوری ہوگی۔

لطیفہ:جادو کے موثر ہونے میں اللہ تعالیٰ کو خوامخواہ مولویوں نے ملوث کیا ہے ورنہ تو کبھی بھی بابل کے جادوگروں نے یہ نہیں کہا کہ ہمارا جادو باذن اللہ اثر کرتا ہے اور نہ ہی مصر کے جادوگروں نے کہا اور نہ ہی مدینے کے جادوگر لبید بن عاصم اور اس کی بہنوں نے کبھی کہا اور نہ ہی آج کل کے ہندوپاک کے جادوگروں نے کہا ہے بلکہ مصر کے جادوگروں نے تو کہا کہ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ کہنے لگے (جادوگر) فرعون کے بخت و اقبال کی قسم یقیناً ہم ہی غالب رہیں گے۔نیز مولویوں کے ترجمے وتفسیر کے مطابق

وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ (البقرة...102)

ترجمہ:اور(پیچھے لگ گئے)اس(جادو کے)علم کے جو نازل کیا گیا دو فرشتوں پر بابل میں یعنی ہاروت و ماروت پر حالانکہ وہ نہیں سکھاتے تھے کسی کو جبتک یہ کہہ نہ لیں یہ کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں لہٰذا تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔بقول ان مولویوں کے فرشتے جادو سکھاتے تھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے تھے کہ یہ جادو کا سیکھنا کفر ہے عمل کرنا کفر ہے لیکن انہوں نے بھی یہ نہیں کہا کہ جادو باذن اللہ اثر کرتا ہے یا یہ موثر باذن اللہ ہے معلوم ہوا کہ جادو کی

اسی طرح کی کہانی خلاف قرآن مولوی کی بنائی ہوئی ہے بلکہ ہر جادوگر خود سمجھتا ہے کہ یہ جادو ہمارا فن ہے ہمارا فریب ہے دھوکا ہے لفظوں کا ہیر پھیر ہے ہاتھ کا کمال ہے زبان کی تیزی ہے۔

جواب14: وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ ج فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ o فَغُلِبُوْا ھُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ o (اعراف....17 تا 18)

ترجمہ: وحی کی ہم نے موسیٰ کی طرف کہ پھینکو تم اپنا عصا سو وہ آن کی آن میں نگلتا چلا گیا ان کے جھوٹے شعبدوں کو۔ پس ثابت ہو گیا حق اور باطل ہو کر رہ گیا وہ جھوٹ جو انہوں نے بنا رکھا تھا پس مغلوب ہو گئے میدان میں (فرعون اور اس کے ساتھی) اور لوٹ گئے ذلیل ہو کر

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جادوگروں کا جادو جھوٹ تھا۔ (۲) جادو باطل تھا۔

(۳) مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ o (اعراف.... 118) ان کا یعنی جادوگروں کا اپنا بنایا گھڑا ہوا ایک عمل تھا۔ (۴) موسیٰ کا عصاء سانپ بن کر ان کے بنائے ہوئے جھوٹے شعبدے یعنی فن کاری سے بنائے ہوئے جھوٹ موٹ کے سانپوں کو نگل گیا۔ یہ بطور معجزہ کام حق تھا۔ جادوگروں کا کام باطل تھا۔ (۵) جادوگر مغلوب ہو گئے۔ مولوی کہتا ہے جادو کا موثر ہونا سچ ہے۔ (۶) جادو کا علم و عمل اللہ نے نازل کیا لہٰذا یہ جادو حق تھا۔ (۷) جادو کا اثر موسیٰ کے دل پر اور تخیلات پر ہوا لوگوں کی آنکھوں پر جادو کا اثر ہوا ان کی نظر بندی ہوگئی لہٰذا جادوگر جادو کے اثر سے موسیٰ علیہ السلام کے دل و تخیلات کو اور لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جادوگر مغلوب ہو گئے قارئین صاحبان یہ ہے قرآن مجید کی تحریف اور قرآنی آیات کی تکذیب۔ (۸) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے اعصاء کے

معجزے کو حق فرمایا اور معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہوتا ہے اللہ تعالی خود اس کا فاعل ہوتا ہے لہٰذا عصاء کا سانپ بنا یہ معجزہ تھا لہٰذا یہ حق تھا اور جادوگروں کا جادو ان کا اپنا عمل تھا ان کی صنعت تھی کاریگری جادو جھوٹ تھا اور فریب تھا اور ہے اور باطل تھا اور باطل ہے اس لئے دونوں کا مقابلہ ہوا جادو باطل تھا ہار گیا معجزہ حق تھا غالب ہو گیا جیت گیا۔ معجزہ اللہ تعالی کا اذن تھا جیت گیا جادو اللہ کا اذن نہیں تھا ان کا عمل تھا اس لئے ہار گیا۔ معجزہ حق تھا اس لئے اللہ تعالی نے ساتھ دیا جادو باطل تھا اس لئے اللہ تعالی نے ساتھ نہیں دیا وہ ذلیل وخوار ہو کر مغلوب ہو گیا۔ ارشاد الٰہی ہے

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط (بنی اسرائیل....81)

ترجمہ: حق آیا باطل مٹ گیا بھاگ گیا لیکن یہ بات مولوی نہیں مانتا۔

جواب 15: وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَ هُمْ لَفَسَدَ تِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِ هِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ o

ترجمہ: اگر حق تعالی ان کی خواہشات پر چلے تو آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ وبرباد ہو جائیں بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت پہنچا دی ہے۔ اور وہ اپنی نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔ (مومنون....71)

اللہ تعالی حق ہے۔ جادوگر کافر ہے، شیطان ہے، مشرک ہے، باطل ہے، جادوگر کی خواہش ہے کسی پر جادو کرنا۔ جادو شیطانی کام ہے کفریہ شرکیہ کام ہے۔ دھوکا فریب کا کام ہے باطل کام ہے۔ اللہ تعالی حق ہے اس کا اذن بھی حق ہے فرمایا حق باطل کے تابع نہیں ہو سکتا۔ یعنی باطل کی پیروی نہیں کرتا۔ حق باطل کی خواہش کے تابع نہیں ہو سکتا اگر بالفرض و المحال حق باطل کی خواہشات کے تابع ہو جائے تو دنیا وما فیہا تباہ وبرباد ہو جائے گی لہٰذا آسمان وزمین وما فیہا تباہ وبرباد تو ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالی کا اذن حق باطل جادو کے لیے نہیں

ہو سکتا۔باطل جادوگر کی باطل خواہشات پوری نہیں ہو سکتیں۔لہٰذا باطل جادوگر کا باطل جادو کسی کپڑے پر کسی پتے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا لہٰذا جادو کو اللہ تعالیٰ کا اذن حاصل ہی نہیں ہے۔ قارئین غور کرو اللہ تعالیٰ کے فرمان پر اور مولوی کی غلط تفسیر پر۔

جواب 16: ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ○ (لقمان....30)

ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات حق ہے اور (من دون اللہ) جن کو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ عالی اور بڑی شان والا ہے۔

اللہ تعالیٰ حق ہے اس معنی میں کہ اس کی ذات حق ہے اس کا بے مثل ہونا حق ہے اس کا بے مثال ہونا حق ہے اس کا وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونا حق ہے۔اس کا نفع دینے والا ہونا حق اس کا بیمار کرنے والا ہونا حق ہے۔اس کا شفا دینے والا ہونا حق ہے۔اس کا رزق دینے والا ہونا حق ہے۔اس کا رزق تنگ کرنے والا ہونا حق ہے۔اس کا عزت دینے والا ہونا حق ہے اس کا ذلت دینے والا ہونا حق ہے اس کا الٰہ ہونا حق ہے اس کا عالم الغیب ہونا حق ہے۔اس کا مدبر عالم ہونا حق ہے اس کا مالک کائنات ہونا حق ہے اس کا حاکم کائنات ہونا حق ہے علیٰ ھذا القیاس اور من دون اللہ ان مذکورہ تمام صفات میں باطل ہے یعنی انبیاء ورسل نبی ورسول ہونے میں تو حق ہیں لیکن نفع ونقصان مافوق الاسباب دینے میں بیمار کرنے میں شفا دینے میں عزت وذلت دینے میں موت وزندگی دینے میں الٰہ ومعبود ہونے میں مالک کائنات ہونے میں خالق کائنات ہونے میں مشکل کشا ہونے حاجت روا ہونے عالم غیب ہونے میں مختار کل ہونے میں مدبر عالم ہونے میں باطل ہیں یعنی یہ صفات اللہ تعالیٰ کی تو ہیں لیکن کسی نبی ورسول، ولی، صدیق، شہید، فرشتے، جن، باز تعویذ گنڈے تعویذ گر، جادو اور جادوگر الغرض کسی بھی من دون اللہ میں یہ صفات نہیں ہیں یعنی یہ سارے کام اللہ تعالیٰ تو کرتا

ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کام کوئی من دون اللہ نہیں کر سکتا جب اللہ تعالیٰ کے نبی، ولی صدیق، شہید فرشتے من دون اللہ ہیں اور کوئی کام مافوق الاسباب نہیں کر سکتے تو نظر بد، فال بد، جادو، جادوگر اور تعویذ گنڈے بازو وغیرہ وغیرہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے مافوق الاسباب کوئی کام کرنے کا اذن انبیاء اور اولیاء وغیرہ کو نہیں دیا تو پھر یہ اذن جادوگر کو کس طرح دے دیا اگر اللہ تعالیٰ نے جادوگر کو اذن دیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ پھر جادو اور جادوگر کو باطل نہ کہتا ساری کائنات اور کائنات کے ذرے ذرے کو اللہ تعالیٰ نے من دون اللہ فرمایا باطل فرمایا۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی کوئی اختیار و اذن نہیں دیا لہٰذا جادو بھی من دون اللہ ہے اور باطل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی کوئی اختیار و اذن نہیں دیا لہٰذا وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ کا معنی و تفسیر مولوی غلط کرتا ہے۔ سیدھا سا معنی یہ ہے کہ جادوگر جادو کے ذریعے کسی کو بھی تکلیف نہیں پہنچا سکتے جس کو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جیسا کہ فرمایا وَمَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

سوال: مولوی جادو کا اثر ماتحت الاسباب مانتا ہے کیونکہ جادو کا اثر مافوق الاسباب ماننا یہ تو شرک ہے کیونکہ مافوق الاسباب کام کرنا تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے کوئی من دون اللہ نہیں کر سکتا۔

جواب: مولوی کو جب جادو ثابت کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی تو پھر آئیں بائیں شائیں کرتا ہے۔ مثلاً جادوگر جادو کا عمل کر کے چولہے کے نیچے دفن کرتا ہے یا درخت کی شاخ پر باندھتا ہے یا ویران کنوئیں میں پتھر کے نیچے دبا دیتا ہے تو بتاؤ جادو کے اثر کو کون سے اسباب ہیں جو اثر اس آدمی تک پہنچا دیتے ہیں چونکہ سبب اور مسبب کے ملنے سے اثر ہوتا ہے۔ جب سبب

دور ہو اور مسبب بھی دور ہو اور سبب کی مسبب تک رسائی نہ ہو تو سبب کا اثر مسبب میں پیدا نہیں ہوتا جادو کے اثر کو مسبب تک پہنچانے کے لیے کوئی سبب نہیں ہے نیز جادو کا اثر ایک غیبی چیز ہے اور غیب کی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے بذریعہ وحی قرآن میں یا حدیث میں اور یہ بات نہ قرآن میں ہے اور نہ کسی حدیث میں کہ جادو کا اثر ماتحت الاسباب ہوتا ہے اور فلاں اور فلاں اسباب ہیں۔

جواب 2: جب جادو ایک وہم ہے نہ کوئی اس کی اصلیت ہے اور نہ کوئی اس کی حقیقت ہے بلکہ یہ ایک باطل چیز ہے۔ جیسے فال بد پرندوں کو اڑا کر فال بدلینا خطوط کھینچ کر فال بدلینا۔ جیسا اُلو کے اندر نحوست سمجھنا کواکب کی تاثیر سے کائنات کا نظام چلنا یہ سب بے اثر بے حقیقت چیزیں ہیں نہ ان کے اندر کوئی اثر ماتحت الاسباب ہے نہ ہی مافوق الاسباب ہے جیسا کہ تعویذ گنڈوں میں کوئی اثر نہیں ہے لیکن انسانیت کی اکثریت تعویذ گنڈے کی تاثیر پر مر مٹ رہی ہے اسی طرح جادو میں بھی کوئی اثر نہیں ہے ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب

سوال: مولوی کہتا ہے کہ جادو کا اثر جنی شیطان جادو زدہ آدمی تک پہنچاتا ہے۔

جواب: قرآن وحدیث سے کہیں بھی ثابت نہیں کہ جادو کا اثر جنی شیطان لے جا کر مسحور کن آدمی تک پہنچاتا ہے۔ یہ سب باتیں مولوی گھر بیٹھ کر بناتا ہے یہ اس کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔

جواب 2: جن ایک غیبی مخلوق ہے جو کسی کو نظر نہیں آتے اور جادو کا اثر بقول مولوی کے اگر بالغرض ہے تو وہ بھی کوئی مادی چیز نہیں ہے جو نظر آئے وہ غیبی چیز ہے اور غیبی چیزوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور کوئی من دون اللہ نہیں جانتا تو مولوی کو کیسے معلوم ہوا ہے کہ جادو کا اثر جنی شیطان لے جاتا ہے اور یہ بات قرآن وحدیث میں کہیں مذکور نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ یہ صرف مولوی کا دعویٰ ہے جس کی کائنات میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال: کیا جادو کا کوئی وجود ہے؟

جواب: ہاں جادو کا وجود ہے اس معنی میں کہ جادو بندوں کا بنایا ہوا جنتر منتر و عمل جس میں نفع ونقصان پہنچانے کی تاثیر نہیں جو بالکل ایک وہم ہے اس لئے حدیث میں ہے جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا ہے تو معلوم ہوا کہ جادو دوسرے شرکوں کی طرح یہ بھی ایک شرک ہے جیسے شرک کا وجود تو بندوں کا بنایا ہوا ہے شرک دنیا میں موجود ہے لیکن شرک نے جن ہستیوں اور چیزوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے ان میں نفع ونقصان دینے کی کوئی طاقت نہیں ہے صرف ایک وہم ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کے بنائے گئے شریک۔ بدھ، گنیش، کرشن لال گرونانک، پانچ تن، بارہ امام، چودہ معصوم قلندر قطب، ابدال، گائے، گھوڑا، ملنگ، مجذوب، انبیاءً اولیاء اللہ، صدیقینؓ، شہداءؓ تعویذ گنڈے، جادو، فال بد نظر بد، الّو، جن فرشتے، قبر، بت، امام بری کے کڑے چھلے، چشمے، ہاندی وغیرہ وغیرہ ان سب کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا گیا ہے کہ یہ ہستیاں وچیزیں نفع ونقصان دیتی ہیں حالانکہ یہ کوئی نفع ونقصان نہیں دیتی صرف ایک وہم ہے ثابت ہوا کہ شرک کا وجود ہے جادو کا وجود ہے لیکن کوئی بھی نفع و نقصان نہیں دے سکتا لیکن جس طرح دنیا اللہ تعالیٰ کے جھوٹے شریکوں میں اور جادو بھی ایک اللہ تعالیٰ کا شریک ہے اس میں بھی نفع ونقصان دینے کی طاقت مانتی ہے لیکن ایسے اللہ تعالیٰ کے شریکوں کا اور جادو کا کائنات میں کوئی وجود نہیں ہے۔

فیصلہ: اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ

کائنات کے ذرے ذرے پر حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے من دون اللہ کا نہیں چلتا۔

خلاصہ: سابقہ قرآنی آیات سے معلوم ہوا کہ جادو کی حقیقت یہ ہے کہ

(۱) افک جھوٹ ہے۔ (۲) صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ فریب ہے۔ (۳) فَلَا تَكْفُرْ کفر ہے (۴) عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ فسادی آدمی کا عمل ہے۔ (۵) يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

شیطانی تعلیم وعمل ہے۔(۶) مَا صَنَعُوْا جادو صنعت اور کاریگری بے فن ہے۔(۷) وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ باطل عمل ہے۔(۹) جادو شرک ہے مَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ (الحدیث)(۱۰) وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ جادو لعنت ہے۔(۱۱) نفع ونقصان نہیں دے سکتا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ جادوگر: جادو کے موثر ہونے کا عقیدہ ایمان رکھنے والا (۲) جادو کا عمل کرنیوالا (۳) جادو سکھانے والا (۱) لعنتی ہے (۲) شیطان ہے (۳) کافر ہے (۴) مشرک ہے (۵) دھوکے باز ہے۔(۶) جھوٹا ہے (۷) فسادی آدمی ہے (۸) باطل آدمی ہے (۹) فن کار ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ کا شریک ہے (۱۱) ہر جگہ ناکام ہے (۱۲) حق کے مقابلے میں ذلیل اور رسوا ہونے والا ہے (۱۳) جادو کے ذریعے کسی کو نفع ونقصان نہیں دے سکتا کیا اس جادو اور ایسے جادوگر کو اللہ تعالیٰ اذن واختیار دیتا ہے۔

سوال: فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝

ترجمہ: موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔

مولوی کہتا ہے کہ دیکھو اس آیت سے ثابت ہوا کہ موسیٰ کے دل پر جادو کا اثر ہوا۔ اور موسیٰ ڈر گیا تو ثابت ہو گیا کہ جادو میں نفع ونقصان دینے کا اثر ہے؟

جواب ۱: جب آیات کثیرہ سے ثابت کر دیا گیا ہے مذکورہ اوراق میں کہ جادو میں ما فوق الاسباب اور ماتحت الاسباب نفع ونقصان دینے کا کوئی اثر نہیں ہے بلکہ یہ اسباب میں سے کوئی سبب بھی نہیں ہے۔ کیونکہ سبب بھی اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور جادو کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نفع ونقصان کا سبب بھی نہیں بنایا۔ پھر بھی مولوی کہتا ہے کہ جادو کے اثر سے موسیٰ ڈر گئے تو مولوی کی ضد کا کوئی علاج نہیں ہے۔

جواب 2: قرآن سے معلوم کرتے ہیں کہ موسیٰ کا جادو کے متعلق کیا عقیدہ تھا۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (طٰ....82,81)

ترجمہ: پھر جب انہوں نے پھینکا تو فرمایا موسیٰ نے کہ یہ جو کچھ تم بنا لائے ہو یہ جادو ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیست و نابود کر دے گا اسے (جادو کو) بے شک اللہ تعالیٰ نہیں سدھرنے دیتا مفسدوں کے کام کو جادو کے کام کو اور سچ کر دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ حق کو اپنے حکموں سے خواہ پسند نہ کریں یہ بات مجرم۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ موسیٰ پہچان گئے کہ رسیاں اور لاٹھیاں پھینک کر جو عمل انہوں نے کیا ہے یہ جادو ہے اور میرے عصا کا سانپ بننا وہ حق تھا اور یہ جادو ہے جو باطل ہے۔(۲) اللہ تعالیٰ اس جادو کو نیست و نابود کر دے گا۔(۳) کیونکہ اللہ تعالیٰ باطل کو مٹا دیتا ہے نیز اللہ تعالیٰ مفسدین کے عمل کو سنورنے نہیں دیتا یہ ہے موسیٰ کا جادو کے متعلق عقیدہ۔ کہ جادو باطل ہے اللہ تعالیٰ نیست و نابود کر دے گا اللہ تعالیٰ سنورنے نہیں دیتا تو پھر موسیٰ جادو سے کیسے خوف زدہ ہو گئے اور پھر فرمایا کہ میں حق اور میرے معجزے حق اللہ تعالیٰ کا دین اسلام حق اللہ تعالیٰ حق کو سچ کر دکھائے گا اور جادو باطل ہے اس کو مٹا دے گا نیز موسیٰ فرما رہے ہیں وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ترجمہ: جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔ جادو کے یہ سارے حقائق و حالات موسیٰ کو معلوم ہیں تو پھر موسیٰ جادو سے کیسے خوف زدہ ہو گئے؟ نیز لطف کی بات یہ ہے کہ جب جادوگروں نے اپنا جادو کا عمل کر کے دکھا دیا تو اسی وقت جادو کے عمل کو دیکھتے ہی موسیٰ فرما رہے ہیں یہ جو کچھ تم نے عمل کیا ہے یہ جادو ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دے گا۔(۳) اللہ تعالیٰ مفسدین کے عمل کو سدھرنے نہیں دیتا۔ (۴) اللہ تعالیٰ حق کو ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹا دے گا۔(۵) فرمایا جادوگر کامیاب نہیں

ہوتا جو کچھ کہتا ہے وہ کام فی الحقیقت کر کے دیکھا نہیں سکتا صرف زبانی پھاگ اڑاتا ہے اور اپنے فن کا مظاہرہ کرتا ہے اب بتاؤ موسیٰ ڈر رہا ہے یا ان کے جادو کے پرخچے اڑا رہا ہے۔ اب مولوی کیسے کہہ سکتا ہے کہ موسیٰ پر جادو کا اثر ہو گیا اور وہ خوف زدہ ہو گئے۔

سوال: فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوْسٰی ۝ (طٰ....67)

اس آیت سے جو خوف ثابت ہو رہا ہے وہ کیسا ہے اور کیوں ہے؟

جواب: یہ تو قرآن سے ثابت ہو گیا کہ موسیٰ جادو سے خوف زدہ نہیں ہوئے ہمارے ذمہ اتنا جواب تھا جو ہم نے دے دیا باقی رہی اس آیت کی تفسیر تو پھر کسی دوسرے موقع پر کریں گے۔ یا مولوی خود بتائے؟

سوال: سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْھَبُوْھُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ۝ (اعراف....116) کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: لوگوں کی آنکھوں کو دھوکہ دیا اور ان کو خوف زدہ کر دیا اور وہ کوئی بڑا جادو بنا کر لائے یعنی اپنی فن کاری کے کرتب سے انہوں نے لوگوں کو دھوکا دیا کہ ہم نے بھی سانپ بنا لئے ہیں جس طرح سچ مچ موسیٰ (بصورت معجزہ) سانپ بنا لیتا ہے حالانکہ انہوں نے سچے سانپ نہیں بنائے تھے یہ ان کے فن کا کمال تھا اسی طرح انہوں نے اپنے فن سے لوگوں کو ڈرا بھی دیا کہ لوگ فی الحقیقت سچے سانپ سمجھنے لگے اور ڈرنے لگے۔

یعنی ان کی فن کاری سے موسیٰ کے خیال میں بھی یہ بات آ گئی کہ وہ دوڑ رہی ہیں یہ ان کا فن تھا ان کی کاری گری تھی ان کی صنعت گری تھی جس سے وہ حرکت کرتی نظر آ رہی تھیں یہ نہیں کہ ان کے پاس کوئی جادو کا کلام تھا کہ وہ انہوں نے پڑھ کر عمل کیا اور یہ اثرات مذکورہ مرتب ہوئے۔

سوال: سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ٥

ترجمہ: (انہوں نے پھینک دیں اپنی لاٹھیاں ورسیاں) تو مسحور کردیا لوگوں کی نگاہوں کو اور مرعوب کردیا ان کو اور دیکھایا انہوں نے جادو زبردست۔ (اعراف.... 116)

اس آیت سے مولوی نے ثابت کیا ہے کہ جادوگروں نے جادو سے لوگوں کی آنکھوں کی نظر بندی کرلی اور جادو سے لوگوں کو ڈرایا تو قرآن سے ثابت ہوگیا کہ جادو میں اثر ہے۔

جواب نمبر ۱: پہلے تو مولوی جادو کے اثر انداز ہونے کے لیے باذن اللہ کا سہارا لیتا تھا اب تو مولوی یہاں جادو کے اثر انداز ہونے میں بغیر باذن اللہ کے قائل ہوگیا ہے کیونکہ یہاں لفظ باذن اللہ کہیں بھی موجود نہیں ہے تو ثابت ہوگیا کہ مولوی لفظ " اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ" کا معنی غلط کرتا تھا اس کے نزدیک جادو خود اثر انداز ہے باذن اللہ سے خود کو اور لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے

جواب نمبر ۲: جب مذکورہ بالا کثیر آیت سے ثابت ہو چکا ہے کہ جادو میں اثر نفع ونقصان دینے کا بالکل ہے ہی نہیں نہ مافوق الاسباب اور نہ ہی ماتحت الاسباب بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اسباب میں سے کوئی سبب ہی نہیں بنایا تو پھر اس آیت سے کیسے اثر ثابت ہوگیا؟ کیا قرآن مجید میں تضاد ہے؟ قرآن مجید میں تضاد ماننے سے تو کفر لازم آتا ہے لہٰذا اس آیت کا مفہوم بھی مولوی نے غلط بیان کیا ہے۔

جواب نمبر ۳: اگر بالفرض مولوی کی بات مان لی جائے کہ جادوگر جادو سے آدمی کی نظر باندھ لیتا ہے کہ دیکھتا تو ہے رسی کو لیکن اس کو نظر آتا ہے سانپ اسے کہتے ہیں نظر بندی۔

جواب نمبر ۴: ایسا کام جادوگر اپنے جادو سے بالکل نہیں کرسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ" اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آنکھ کی تخلیق فرمائی ہے کہ جس چیز کو دیکھے اس کو وہی چیز نظر آئے کہ ماں کو دیکھے تو ماں نظر آئے بیوی کو دیکھے تو بیوی نظر آئے اب جادوگر یہ کیسے کرسکتا ہے کہ آنکھ سے حقیقت میں

دیکھا تو بے ماں کو لیکن نظر بندی سے اس کو نظر آنے لگے بیوی۔ دیکھے تو وہ کتے کو لیکن اس کو نظر آنے لگے بھینس دیکھے تو وہ باپ کو لیکن نظر بندی سے اس کو نظر آنے لگے ریچھ۔ یہ ناممکن ہے یہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی آج تک اس طرح کوئی کرسکا ہے اس لئے فرمایا کہ "لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ" اگر اس طرح ہو جائے تو جادوگر نظر بندی کر کے ایک بہت بڑا فتنہ و فساد و انقلاب پیدا کرسکتا ہے بادشاہوں کا تخت الٹ سکتا ہے جنگوں کے نقشے بدل سکتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ آج تک کسی جادوگر نے نظر بندی کر کے کسی بینک وگھر کو لوٹا نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

سوال: يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى

(تو یکا یک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں) محسوس ہونے لگی موسیٰ کو ان کے جادو سے کہ وہ دوڑ رہی ہیں اس آیت سے مولوی ثابت کرتا ہے کہ موسیٰ کے عقل پر جادو اثر انداز ہوا تو موسیٰ کو رسیاں لاٹھیاں دوڑتی ہوئی نظر آئیں ہیں۔

جواب: مولوی کے نزدیک جادو کی تعریف یہ ہے کہ جادو کی ایک کلام مخصوص ہے اور اس کا ایک مخصوص عمل ہے جب اس مخصوص کلام سے مخصوص عمل کیا جاتا ہے تو پھر جادو کے اندر عجیب وغریب قسم کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں جس سے آدمی کے عقل اور دل ودماغ آنکھ، کان، ناک غرض انسان وغیرہم کے سارے جسم پر اثر ہو جاتا ہے اور وہ بھی مافوق الاسباب مثلاً عقل میں جنون وخلل ڈالنا آنکھوں کی نظر بندی کرنا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دینا آدمی کو بیمار کر دینا اور تندرست کر دینا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا جادو کائنات میں نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ اور اگر جادوگر سے مراد ہے فن کاری شعبدہ بازی صنعت کاری دھوکے بازی جھوٹ فراڈ، وعمل مفسد تو اس سے آدمی کے خیال میں بھی آسکتا ہے کہ رسیاں

دوڑ رہی ہیں جیسا کہ شعبدہ باز عجیب وغریب کرتب دیکھتا ہے۔

سوال: مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝

گانٹھوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ (الفلق ....4)

مولوی کہتا ہے کہ جادو کے اندر اثر ہے تو پناہ مانگی جا رہی ہے۔

جواب: نسائی میں یہ حدیث موجود ہے ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرہ دیتا ہے اور پھر اس میں پھونک مارتا ہے وہ جادو کرتا ہے اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور آدمی اپنے بدن پر جو چیز لٹکاتا ہے وہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ نسائی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دھاگہ میں گرہ دے کر پھونک مار کر دم کرنا یہ جادو ہے اور فرمایا جو جادو کرتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔ (۱) تو ثابت ہو گیا کہ گرہ دار دم کیا ہوا دھاگہ جادو ہے اور جادو شرک ہے اور دھاگہ دم کرنے والا مشرک ہے اور فرمایا جو چیز لٹکاتا ہے وہ اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے یعنی اس کو دھاگے وغیرہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ کوئی سروکار نہیں رہتا تو معلوم ہوا کہ دھاگہ میں نفع و نقصان دینے کا کوئی اثر نہیں ہے۔ (۲) حدیث سے معلوم ہوا کہ جادوگر اور جادو سے اللہ تعالیٰ کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہے۔ (۳) نیز جادو شرک ہے۔ جادو شرک اس لئے ہے کہ اس کے اندر نفع و نقصان دینے کا مافوق الاسباب اثر مان لیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو نفع و نقصان دینے والا ماننا و کہنا شرک ہے کیونکہ علیؓ کے اندر مشکل کشا ہونے کی کوئی صفت اور طاقت نہیں ہے مشکل کشائی کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اب علیؓ کو کوئی مشکل کشا مانتا و کہتا ہے تو وہ شرک کرتا ہے۔

اسی طرح جادو شرک ہے کیونکہ جادو کے اندر نفع و نقصان دینے کی کوئی طاقت و اثر نہیں ہے۔

لیکن جو لوگ جادو میں اثر مانتے ہیں وہ شرک کرتے ہیں لہٰذا جادو کے اندر اثر نہیں ہے دم کر دو دھاگہ جادو ہے اور جادو میں اثر نہیں ہے لہٰذا دم کردہ دھاگہ میں نفع ونقصان دینے کا اثر نہیں ہے اور جو مانتا ہے وہ مشرک ہوجاتا ہے۔

اب رہی بات کہ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ سے کون سی شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

جواب نمبر ۱: شر سے مراد یہی عقیدہ وعمل کا شرک ہے یعنی دم کردہ دھاگہ میں نفع ونقصان کا اثر مان لینا اور دھاگہ لے کر کسی نفع ونقصان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے اور شرک سب سے بڑی شر ہے۔ دھاگہ دم کرنے والے یہی تو کہتے ہیں کہ ہمارے دھاگے سے بیماری دور ہو جائے گی۔ ہمارے دھاگے سے غربت دور ہوجائے گی، ہمارے دھاگے سے تمہارا دشمن بیمار ہو جائے گا تمہارے دشمن کا کاروبار تباہ ہو جائے گا چونکہ یہ دھاگہ من دون اللہ ہے اور من دون اللہ میں کوئی نفع ونقصان دینے کا اثر نہیں ہے اگر کوئی اثر مان لیتا ہے تو مشرک ہو جاتا ہے اور شرک کائنات کی سب سے بڑی شر ہے۔

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ○ ترجمہ: بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے (لقمان....13)

تو ثابت ہوگیا کہ شر سے مراد دھاگے دم کردہ میں نفع ونقصان دینے کا اثر مان لینا ہے جو دھاگہ دم کرنے والا اور دھاگہ لینے والا دونوں مانتے ہیں اور مشرک ہوجاتے ہیں۔

جواب نمبر ۲: اس آیت میں لفظ شر ہے اور وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ میں لفظ ضارین ہے معنی ضرر نقصان تکلیف پہنچانے والا اب شر اور ضرر دونوں کا مفہوم نقصان و تکلیف ہے تو معلوم ہوا کہ جادوگر اور دھاگہ دم کرنے والیاں شر ہی شر ضرر ہی ضرر یعنی نقصان وتکلیف ہی تکلیف پہنچانے والے ہیں خیر تو ان کے پاس سے ہے نہیں یعنی کوئی دشمن سے تنگ ہے اس نے دھاگہ اور جادو کرایا اس کا دشمن بیمار ہو گیا اس کا دشمن مر گیا کوئی بیوی سے تنگ ہے شوہر نے دھاگہ لیا اور جادو کرایا بیوی بیمار ہوگئی یا مر گئی کوئی آدمی ساس اور

سسر سے پریشان ہے تو دھاگہ کیا اور جادو کرالیا تو دونوں شدید بیمار ہو گئے یا مر گئے، بھائی بھائی کو ستاتا ہے بھائی نے دھاگہ کیا و جادو کرایا بھائی بیمار ہوا یا مرگیا مزدور مالک سے تنگ ہیں دھاگہ و جادو کرایا اس کے کارخانہ کا کباڑہ ہو گیا، کاشتکار مالک زمین سے ناراض ہے اس نے دھاگہ بنوایا اور جادو کرایا زمین دار کی ایسی کی تیسی ہو گئی۔ ہمسایہ نے ہمسایہ کو نقصان پہنچایا تو دوسرے ہمسایہ نے چپکے سے دھاگہ بنوایا جادو کروایا ہمسایہ کا ستیاناس ہو گیا ایک آدمی نے اپنے دشمن اور اس دشمن نے اس آدمی کے لئے دھاگہ بنوایا اور جادو کروایا وہ بھی مر گیا وا ور وہ بھی مر گیا ایک آدمی کسی کی بیوی پر عاشق ہے اس نے اس کے خاوند کے لیے دھاگہ دم کروایا اور جادو کروایا اس کا خاوند بیمار ہو گیا یا پاگل ہو گیا یا مر گیا۔ کسی حکومت نے اپنی مخالف حکومت کے لیے دھاگہ بنوایا یا جادو کروایا وہ حکومت اور اس کی فوج یہ سب بیمار یا پاگل ہو گئے یا مر گئے یوں حکومت تباہ ہو گئی کسی خاندان نے دھاگہ دم کرنے والی کو ستایا اس نے دھاگہ بنایا اس خاندان کے سب افراد بیمار ہو گئے یا پاگل ہوئے بے گھر ہو گئے یا مر گئے ۔ کیا دھاگہ و جادو میں یہ شر مان لی جائے قرآن اجازت دیتا ہے؟ لیکن مذکورہ بالا مفہوم مولوی بیان کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمام کائنات دھاگہ و جادو کے شر کے کنٹرول میں ہے۔ یہ عقیدہ تو کسی وقت کسی مشرک قوم کا تھا کہ ایک شر کا رب ہے اور دوسرا خیر کا رب ہے اس نام نہاد مسلم کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ شر کا رب تو دم کردہ دھاگہ ہے اور خیر کا رب کوئی دوسرا ہے اب بھی مذکورہ بالا عقیدہ شرکیہ نہیں ہے؟

سوال: کیا یہ کلمہ گو مشرک ہیں؟ مشرک تو انبیاء علیہم السلام کی مشرک قومیں تھیں جو مکہ کے قریش اور عیسائی یہودی ہندو سکھ وغیرہ ہیں؟

جواب: یہ تو تسلیم ہو گیا کہ قریش مکہ اور عیسائی یہودی ہندو سکھ وغیرہ مشرک تھے اور ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مشرک بننے کے لیے کتنے شرک کرنے پڑتے ہیں کہ آدمی مشرک

بن جاتا ہے قرآن اعلان کرتا ہے

اِنَّہٗ مَنۡ یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ وَ مَاۡوٰىہُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ

ترجمہ: بے شک جس نے شرک کیا اللہ تعالی کے ساتھ سو حرام کر دی اللہ تعالی نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور نہیں ہوگا ظالموں کا کوئی مددگار۔

اس آیت میں شرک کی کوئی تعداد نہیں بتائی گئی کہ اتنے شرک کرے تب مشرک بنے گا اور اس پر جنت حرام ہوگی اور اس کا ٹھکانہ آگ ہوگا اور ایسی حالت میں اس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ واضح سی بات ہے گنتی ایک سے شروع ہوتی ہے تو شرک ایک بھی کوئی کرے اور زندگی میں توبہ نہ کرے تو یہ مشرک ہوگا تو کلمہ گو کو دیکھو کہ یہ مرنے والی ہستیوں کو اللہ تعالی کا شریک بناتا ہے مثلاً اللہ تعالی بھی داتا ہے علی ہجویری صاحب بھی داتا ہے اللہ تعالی بھی غوث ہے عبدالقادر جیلانی بھی غوث اعظم ہے۔(۱) اللہ تعالی بھی مختار کل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مختار کل ہے اللہ تعالی بھی حاضر و ناظر ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاضر و ناظر ہے علی ھذا القیاس اسی طرح اس کے شرک اور شریک کی گنتی نا ممکن ہے عرب کے مشرکین نے جن ہستیوں کو شریک بنایا تھا وہ گنے چنے 360 تھے لیکن اس کلمہ گو کے بنائے ہوئے شریک لاتعداد ہیں۔(۲) زندہ پیروں فقیروں کو ملنگوں مجذوبوں کو ننگے دھڑنگوں کو اللہ تعالی کا شریک بناتا ہے یہ بھی علام الغیب ہیں مشکل کشاء ہیں بگڑی بنانے والے ہیں ان کی تعداد بھی ہزاروں ہے۔(۳) قبر اور غلاف قبر اور مٹی، قبر تیل قبر چشمہ قبر درخت، بد پتھر قبر چوکھٹ قبر مقبرہ و قبر خاکستر دیگ قبر یہ سب چیزیں بھی اس کلمہ گو کے نزدیک اس شان کی ہیں کہ اللہ تعالی بھی شفاء دیتا ہے یہ چیزیں بھی شفاء دیتی ہیں اللہ تعالی بھی بیٹے دیتا ہے قبر کے چشمہ کا پانی بھی بیٹا دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔(۴) امام بری کے کڑے اور چھلے بھی

شفا دیتے ہیں۔ کالی ہانڈی نظر بد سے بچاتی ہے۔ پرانا جوتا سوکھا ہوا اُلّو ہوا بھی نظر سے بچاتا ہے۔ دلدل گھوڑے کا سم بھی بس اور عملے اور سواریوں کو ہر بلا سے محفوظ رکھتا ہے۔ دلدل تعزیہ علم گھوڑا یہ بھی مشکل کشاء ہیں پیر کی گاڑی بھی مشکل کشاء ہے ان سب چیزوں کو بھی کلمہ گو نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہوا ہے۔ (۵) تعویذ گنڈا کو، جادو ٹونے کو، فال بد نظر کو، الّو کو جن کو، جن بازی کو، طوطا مینا کی فال کو، قرآنی فال کو، جنتر منتر کو، کالے علم کو اور نوری حضوری علم کو یہ کلمہ گو نافع و ضار، علم الغیب اور مشکل کشاء مانتے ہیں اسی طرح ان چیزوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیتے ہیں نیز دم کردہ دھاگوں کو، لکھی ہوئی پلیٹوں کو، کنگھوں کو، گلابوں کو ستاروں کو، کاہن کو اور نجومی کو بھی نافع و ضار مانتے ہیں۔ تبھی تو لکھا جاتا ہے کہ یہ ہفتہ کیسا رہے گا۔ کوئی تو انصاف سے بتائے کہ جتنے اللہ تعالیٰ کے شریک اس کلمہ گو نے بنائے ہیں جتنے شرک اس نے کئے ہیں اتنے شریک اور اتنے شرک دنیا کی کسی دوسری مشرک قوم نے بھی بنائے اور شرک کئے ہیں۔ مثلاً قریش مکہ نے تین سو ساٹھ اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے۔ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے دو شریک بنائے ایک عیسیٰ اور دوسری اس کی امی صدیقہ کو۔ یہودی نے اللہ تعالیٰ کا ایک شریک بنایا عزیر۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کا اور اس کلمہ پڑھنے والے نے ہزاروں اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے ہیں۔

یہ کلمہ گو کلمہ پڑھتے ہیں اس لئے یہ مشرک نہیں ہو سکتے۔

سوال: کیا بے شمار شرک کرنے والا مشرک نہیں ہوتا مومن ہوتا ہے؟

جواب نمبر ا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بعض لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے تھے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں جمعہ عیدین پڑھتے تھے چندہ دیتے تھے بعض جنگوں میں بھی چلے جاتے تھے کلمہ بھی پڑھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مومن نہیں ہیں۔

اعلان کرتا ہے قرآن:

وَ مِنَ النَّا سِ مَنْ یَقُوْلُ اٰمَنَّا بِااللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ○

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر حالانکہ نہیں ہیں وہ مومن۔

یہ لوگ منافق تھے تو ثابت ہوگیا کہ دل میں نفاق ہو تو کلمہ، نمازیں، جمعہ، عیدین وغیرہ کسی نیکی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

جواب نمبر ۲: اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں کو اور تمام نبیوں کو یہ حکم بھیجا کہ تم شرک نہ کرنا اگر بالفرض والمحال تم نے شرک کرلیا تو تمہارے تمام نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم دوسرے مشرکین کی طرح خسارے میں پڑ جاؤ گے۔

وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَ کْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوْ نَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ○

ترجمہ: وحی بھیجی گئی ہے تیری طرف اور ان (انبیاء) کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے کہ یا اگر تم نے شرک کیا تو ضرور ضائع ہو جائیں گے تمہارے تمام اعمال اور ضرور ہو جاؤ گے تم گھاٹے میں رہنے والوں میں سے۔ (زمر.... 65)

وَلَوْ اَشْرَ کُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

ترجمہ: اگر کہیں شرک کیا انہوں (انبیاء ورسل) نے تو غارت ہو جائیں گے ان کے وہ سب اعمال جو کئے تھے انہوں نے۔ (انعام.... 88)

اس آیت سے پہلے اٹھارہ انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی شان بیان کی گئی ہے اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ اگر بالفرض والمحال یہ اٹھارہ انبیاء بھی شرک کر لیتے حالانکہ تمام انبیاء و

رسل معصوم ہوتے ہیں) تو ان کے عمل تباہ ہو جاتے۔

ان تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ کسی آدمی یا قوم کے اندر شرک ہو یا نفاق ہو تو وہ مسلمان اور مومن نہیں ہو سکتا خواہ کتنا زاہد و متقی ہو روزانہ لاکھوں بار کلمہ و درود کا ورد کرتا ہو اس کا اس کلمہ و درود پڑھنے کا عمل بھی اور اس کے دوسرے نیک عمل بھی تباہ ہو جائیں گے کیونکہ وہ شرک و نفاق کے عقیدے سے عمل میں مبتلا ہیں تو ثابت ہو گیا کہ کلمہ کو بھی اگر شرک کرے تو یہ بھی مشرک ہو جائے گا۔ نیز اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھانے کے لیے اللہ تعالی نے انبیاءؑ و رسل کا ذکر کیا ہے اگر بالفرض والمحال شرک ان سے بھی ہو گیا تو ان کے عمل برباد ہو جائیں گے اور وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے ان کے کلمے و اعمال صالحہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو کلمہ پڑھتے تھے ساتھ نمازیں عیدین وغیرہ نیک کام کرتے تھے اگر ان کے اندر نفاق نہ ہوتا وہ سچے و پکے مسلمان ہوتے بلکہ وہ صحابہؓ ہوتے تو معلوم ہوا کہ کفر و شرک و نفاق جس کے اندر ہوگا وہ مومن و مسلمان نہیں ہو سکتا خواہ ہزار کلمے پڑھے۔

حدیث: (۱) ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو شخصی دولت سمجھا جانے لگے گا (۲) اور لوگوں کی امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے گا (۳) جب زکوۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا (۴) جب علم دین دنیا طلبی کے لیے سیکھا جانے لگے گا (۵) جب آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرنے اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے گا۔ (۶) جب بیٹا دوست کو قریب کرے گا اور باپ کو دور رکھے گا۔ (۷) مسجدوں میں شور و غل ہونے لگے گا۔ (۹) جب قبیلہ کا سردار اس قبیلے کا بدترین آدمی ہو جائے گا۔ (۱۰) جب شریر آدمیوں کی عزت ان کی شر کے خوف سے ہونے لگے گی۔ (۱۱) جب شرابیں عام ہو جائیں گی تو اس وقت انتظار کرو سرخ آندھیوں کا، زلزلوں کا اور لوگوں کا زمین میں دھنس جانے کا اور صورتیں

مسخ ہونے کا یعنی انسانی شکلیں بگڑ کر بندروں کی شکلیں بن جانے کا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے ایسے آئے گی جیسے کہ ہار کی لڑی ٹوٹ جائے۔

حدیث: ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ جس کو مختصر بیان کیا جارہا ہے کہ میری امت کے لوگ نام سے مسلمان ہوں گے لیکن ویسے پوری طرح عیسائی اور یہودی کے مثل ہوں گے یعنی شرک وکفر اور بدکرداری میں ان جیسے ہوں گے تو بتاؤ پھر بھی یہ مشرک نہیں ہوں گے پہلی حدیث میں کچھ مسلمان کلمہ گو کی بداعمالیاں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی کے عذابوں کی مختلف قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

۱)سرخ آندھیاں:

پہلی ایک مسلمان مشرک قوم کو آندھی کے عذاب سے تباہ کیا گیا تھا۔

۲)زلزلہ:

یہ بھی عذاب ہے پہلی قوموں پر بھی عذاب زلزلوں کی شکل میں آیا اور ان مسلمان مشرکوں کو تباہ کردیا۔

۳)زمین میں دھنس جانا:

قارون پر اللہ تعالی کا عذاب زمین میں دھنس جانے کا آیا تھا اور وہ مع اپنے گھر کے خود زمین میں دھنس گیا تھا جیسا کہ 12 اکتوبر 2005ء ہمارے ملک پاکستان میں زلزلہ آیا اور کئی مقامات پر لوگ مع اپنے گھروں کے زمین میں دھنس گئے ہیں۔

۴)شکلوں کا مسخ ہونا:

یعنی انسانی شکل بگڑ کر بندروں کی شکل بن جانا جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ایک قوم کو اللہ تعالی نے عذاب کا حکم دیا اور ان لوگوں کی شکلیں بگڑ کر بندروں جیسی ہوگئی

تھیں۔

تنبیہ: اگر کلمہ گو مسلمان مشرک نہیں ہو سکتا تو یہ عذاب کیوں اس کلمہ گو پر آرہے ہیں اب تو خود اس وقت یہ کلمہ گو اغیار کے ہاتھوں اتنا ذلیل ہے کہ اس کی مثال پچھلی قوموں میں ملنی مشکل ہے۔

سوال: پہلی قومیں تو اس لیے مشرک تھیں کہ وہ بت پوجتی تھیں یہ کلمہ گو مسلمان تو انبیاؑء اور اولیا ءاللہؒ کی پوجا کرتا ہے۔

جواب: پہلی مشرک قومیں بھی انبیاء اللہ اور اولیاء اللہؒ کو پوجتی تھیں جیسا کہ نوحؑ کی قوم پانچ ولیوں کی پوجا کرتی تھی۔(۱) ودّ (سواع) (۳) یغوث (۴) یعوق (۵) نسر یہ پانچوں اللہ تعالیٰ کے سچے ولی تھے سورہ نوح پڑھ لیجیے۔(۲) عیسائی عیسیٰؑ کو اور اس کی امی صدیقہ مریم کو پوجتے ہیں۔(۳) یہودی عزیرؑ کو پوجتے ہیں (۴) ہندو اپنے عقیدے کے مطابق جس کو ولی سمجھتے ہیں اس کو پوجتے ہیں۔(۵) سکھ اپنے عقیدے کے مطابق جن ہستیوں کو ولی سمجھتے ہیں وہ اپنے ولیوں کو پوجتے ہیں۔(۶) بدھ مت والے اپنے بدھ کو ولی سمجھ کر پوجتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ بعض لوگوں نے اپنے ولیوں کی تصویریں فوٹو، بت اور مجسمے بنا لئے اور ان کے مجسموں کو سامنے رکھ کر اپنے ولیوں کی پوجا کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے ان کی قبروں کو سامنے رکھ کر اُن قبروں میں مدفون ولیوں کی پوجا کی ہے پوجا کرنے میں سب برابر ہیں ہاں البتہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا سورج، آگ اور ستاروں کی پوجا کی ہے جیسا کہ کلمہ گو مسلمان بھی ولیوں کے علاوہ تعویذ گنڈا، جادو، جنتر منتر نظر بد، فال بد، دلدل، گھوڑا، ہانڈی، اُلو اور امام بری کے کڑے چھلے وغیرہ کی پوجا کرتا ہے۔

سوال: کیا جن انسان کو مالی وجانی نقصان و تکلیف پہنچاتے ہیں؟

جواب: انسان کو جن کوئی مالی وجانی نقصان و تکلیف نہیں پہنچاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا

نظام زندگی علیحدہ بنایا ہے اور جنوں کا نظام زندگی علیحدہ بنایا ہے اِس لئے کسی انسان کو جنوں کی یا جنوں کے نظام زندگی کی کوئی ضرورت نہیں پڑی اور اسی طرح جنوں کو بھی اپنی زندگی میں انسان کی یا انسان کے نظام زندگی کی کوئی ضرورت نہیں پڑی۔ نیز انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس نے کبھی کسی جن کو کوئی مالی وجانی نقصان نہیں پہنچایا خواہ انسان بڑے سے بڑا ڈیکٹیٹر، چور، قاتل، عصمت ریز، دہشت گرد، ظالم اور وقت کا فرعون اور نمرود کیوں نہ ہو اسی طرح جنوں میں کوئی بڑے سے بڑا ظالم جن نے بھی کبھی کسی انسان کو آج تک قتل واغوا نہیں کیا کبھی کسی کا مال نہیں چرایا یہ وہ حقائق ہیں جن کو جھٹلانا ناممکن ہے آدم سے لے کر آج تک کسی پولیس نے کسی قتل یا اغوا وچوری وڈاکہ کا ایف۔ آئی۔ آر کسی جن کے نام نہیں لکھی اور اب تک کسی عدالت نے اسلامی ہو یا غیر اسلامی نے قتل واغوا چوری وڈاکا وزناء کے جرم کا فیصلہ کسی جن کے حق میں نہیں سنایا یعنی کسی جن کو مجرم نہیں بنایا اس کے متعلق سورۃ ابراہیم کی آیت ۲۲ دیکھیں اس آیت کی تشریح عقیدۃ المسلمین حصہ دوم میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ نیز

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○

ترجمہ: اسی طرح بنایا ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو جو القا کرتے ہیں ایک دوسرے پر چکنی چوپڑی باتیں فریب دینے کے لئے اگر چاہتا تمہارا رب کہ (وہ ایسا نہ کریں) تو نہ کرتے وہ یہ کام سو تم چھوڑ دو ان کو اور ان جھوٹوں کو جو وہ گھڑتے ہیں

تشریح: اِس آیت سے معلوم ہوا کہ (۱) شیطان دو قسم کے ہیں ایک انسانی شیطان اور دوسرا

جنی شیطان دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ انبیاءؑ کے دشمن دونوں قسم کے شیطان ہیں۔انسانی شیطان اور دوسرا جنی شیطان۔اب آپ سارا قرآن دیکھیں اور ساری حدیث صحیحہ و تاریخ پڑھیں آپ کو کہیں بھی یہ بات نہیں ملے گی کہ فلاں نبیؑ کو یا صحابہؓ و اولیاء اللہؒ کو جنی شیطانوں نے قتل کر دیا۔(۲) ہجرت پر مجبور کر دیا یعنی ملک سے نکال دیا۔(۳) پتھر مار مار کر نبیؑ کو

جنوں نے لہولہان کر دیا۔(۴) انبیاءؑ سے جنوں نے جنگ کی ہے۔(۵) انبیاءؑ کو جنی شیطانوں نے مالی نقصان پہنچایا۔(۶) انبیاءؑ کو صحابہؓ و اولیاء اللہؒ کو جنی شیطان نے مار مار کر بے ہوش کر دیا۔(۸) جنی شیطان انبیاءؑ کو صحابہؓ و اولیاء اللہؒ پر چڑھ گئے ہوں یا اندر داخل ہو گئے ہوں یا ان کا ان پر سایہ ہو گیا ہو اور انبیاءؑ کو صحابہؓ و اولیاء اللہؒ کو دورے پڑ گئے ہوں اور وہ بے ہوش ہو کر الٹی پلٹی باتیں و حرکتیں کرنے لگے ہوں اور کسی مولوی و پیر نے آ کر تورات، زبور، انجیل اور قرآن کی آیاتیں پڑھ پڑھ کر بڑی مشکل سے جنی شیطانوں کو اتارا ہو یا کسی نبیؑ نے نبیؑ پر چڑھے ہوئے جن کو اتارا ہو یا کسی نبیؑ نے اپنے صحابیؓ یعنی ساتھی پر چڑھے ہوئے جن کو اتارا ہو کسی صحابیؓ نے صحابیؓ پر چڑھے ہوئے جن کو اتارا ہو یا تابعیؒ نے جن کو اتارا ہو یا کسی تبع تابعیؒ پر جن چڑھ گئے تھے اور اس کو آج کل کی طرح دورے پڑ رہے تھے اور تابعیؒ نے جن کو نکال دیا ہو یا کسی محدث یا کسی فقہ کے امام میں جن داخل ہو گئے ہوں اور کسی مولوی یا پیر یا شیخ القرآن و شیخ الحدیث نے اتارے ہوں یا کسی محدث نے اپنی کتاب حدیث میں جن چڑھنے اور اتارنے کا باب باندھا ہو یہ وہ حقائق ہیں کہ ان کو جھٹلانا ناممکن ہے۔لیکن اس مولوی اور پیر و شیخ القرآن و شیخ الحدیث اور مفتی اعظم کی سینہ زوری دیکھ کہ پلک جھپکنے میں ان مذکورہ بالا حقائق کو جھٹلا کر اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے لیے اور اپنا کفریہ شرکیہ دین پھیلانے کے لیے اور لوگوں سے ان کی کمائی ہتھیانے کے لیے اس بھولی بھالی

انسانیت سے کتنا بڑا دھوکا کیا کہ انسانیت کو اللہ تعالیٰ سے روک کر اپنے تابع کرلیا اب انسانوں کی اکثریت مولوی اور پیر کے رحم وکرم پر ہیں جس کی بیٹی بہو پر چاہیں جن چڑھا دیں اور جادو وتعویذ کردیں اور جس پر مہربان ہو جائیں اس کی بیٹی بہو پر سے جن اتار دیں اور جادو تعویذ نکال دیں اب اکثر انسانوں کی عزت وذلت، صحت وبیماری وزندگی وموت اور کاروبار میں کامیابی وناکامی دنیا وآخرت اس مولوی پیر وشیخ القرآن وشیخ الحدیث ومفتی اعظم کے قبضہ وکنٹرول میں ہے۔ اب یہ انسان اللہ تعالیٰ کو کیوں پوچھے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے؟ اس لئے یہ برملا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پلہ میں وحدت کے سوا رکھا کیا ہے؟

انسانی شیطان کی کارگزاری

(۱) کتنے انبیاء کو قتل کیا (۲) ان کو ہجرت پر مجبور کیا (۳) پتھر مار مار کر لہولہان کیا۔ (۴) ان کے ساتھ جنگیں کیں۔ (۵) ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال دیا۔ (۶) صحابہؓ اور اولیاء اللہؒ کو قتل کیا۔ (۷) آگ پر لٹایا۔ (۸) گرم ریت پر لٹایا۔ (۹) گلیوں میں گھسیٹا۔ (۱۰) پانی میں غوطے دے دے کر بے ہوش کردیا۔ (۱۱) ننگے بدن پر فولادی کنگھیاں چلا کر ہڈیوں سے چمڑا اور گوشت نوچ لیا۔ (۱۲) سولی پر لٹکا دیا۔ (۱۳) مالی نقصان کیا۔ (۱۴) صحابیات پر اس انسانی شیطان نے کتنے ظلم کئے اور کتنے قتل کئے۔ (۱۵) انسانی شیطان آج آپ کے سامنے ہے کوئی ایسا جرم ہے جو یہ نہیں کر رہا؟ تو معلوم ہوا کہ کسی کی بہو بیٹی پر یا کسی کے بیٹے بھائی پر یا کسی کی ماں وباپ پر چڑھتا ہے تو یہی انسانی شیطان چڑھتا ہے لیکن اس نے اپنا تقدس قائم رکھنے کے لئے جنی شیطان کو بدنام کیا ہوا ہے۔ ہر آئے دن اخباروں میں تم انسانی شیطان کے چڑھنے کے واقعات پڑھتے رہتے ہو۔ جنی شیطان تو وسوسے ڈال کر انسانوں کو گمراہ کرتا اور فسق فجور پر آمادہ کرتا ہے۔

ہر انسانی تحریر میں غلطی ممکن ہے لہٰذا جو مہربان غلطی پر مطلع کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

(مشرک قرآن کی نظر میں)

(۱) مشرک شیطان ہے۔

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ (بقرہ....14)

ترجمہ: جب ملتے ہیں علیحدگی میں اپنے شیطانوں سے۔

(۲) مشرک بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ٥ (بقرہ....18)

ترجمہ: بہرے، گونگے، اندھے ہیں لہٰذا یہ نہ لوٹیں گے۔

(۳) مشرک حق کو چھپاتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی (بقرہ....59)

ترجمہ: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں ہمارے نازل کیے ہوئے واضح احکام اور ہدایت کو۔

(۴) مشرک پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

أُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ٥

ترجمہ: وہی لوگ ہیں کہ لعنت کرتا ہے ان پر اللہ تعالیٰ بھی اور لعنت کرتے ہیں ان پر سب لعنت کرنے والے۔

(۵) مشرک نبیوں کا قاتل ہے۔

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ (عمران....21)

ترجمہ: اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو ناحق۔

(۶) مشرک کے سب نیک اعمال برباد ہیں۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ (عمران....22)

ترجمہ: یہی ہیں وہ لوگ کہ برباد ہوں گے ان کے اعمال دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

(۷) مشرک کو اللہ نے بندر اور خنزیر بنا دیا۔

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ٥ (مائدہ....60)

ترجمہ: اور بنایا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر اور طاغوت کی عبادت کی یہی بدترین درجہ میں ہیں اور بھٹکے ہوئے ہیں سیدھے راستے سے۔

(۸) مشرک پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥

(عمران....87)

ترجمہ: ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر لعنت اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔

(۹) مشرک شیطان ہے اور نبیوںؑ کا دشمن ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط (انعام....112)

ترجمہ: اسی طرح بنایا ہم نے ہر نبیؑ کے لیے دشمن شیطان انسانوں کو اور شیطان جنوں کو جو جاتے ہیں ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں فریب دینے کے لئے۔

(۱۰) مشرک جانوروں جیسے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

ترجمہ: یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (اعراف....179)

(۱۱) مشرک مولوی کی مثال گدھے جیسی ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (جمعہ....5)

ترجمہ: مثال ان لوگوں کی جنہیں حامل بنایا گیا تھا تورات کا مگر پورا نہ کیا انہوں نے اس کی ذمہ داری کو اس گدھے کی سی ہے جو اٹھائے ہو کتابیں بہت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالیٰ کی آیات کو اور اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا ظالم لوگوں کو۔

(۱۲) مشرک جانداروں سے بدتر ہے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَایَعْقِلُوْنَ

ترجمہ: بے شک جانداروں میں سے اللہ کے نزدیک بدترین وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں جونہیں لیتے کام عقل سے۔ (انفال....22)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَھُمْ لَایُؤْمِنُوْنَ ○

ترجمہ: بے شک جانداروں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں سو یہ نہیں ایمان لائیں گے۔ (انفال....55)

(۱۳) مشرک خبیث ہے مومن طیب ہے۔

لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَیَرْکُمَہٗ جَمِیْعًا فَیَجْعَلَہٗ فِیْ جَھَنَّمَ ط اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

ترجمہ: تاکہ چھانٹ کر الگ کردے گندگی کو پاکیزگی سے اور ڈال دے گندگی کو دوسری گندگی پر پھر سب کا ڈھیر بنادے پھر جھونک دے اسے جہنم میں یہی لوگ جو گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔ (انفال....37)

(۱۴) مشرک پلید ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ (توبہ....28)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ مشرک ناپاک ہے۔

(۱۵) مشرک کی مثال کتے جیسی ہے۔

فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ ج اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْہِ یَلْھَثْ اَوْتَتْرُکْہُ یَلْھَثْ ط

ذٰلِکَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ج فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ o سَآءَ مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ o

ترجمہ: (اور پیروی کی اس نے اپنی خواہش نفس کی) پس اس کی مثال ہوگئی مثل کتے کے کہ اگر بوجھ لادو تب بھی زبان لٹکائے اور اگر چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو جھٹلاتے ہیں ہماری آیات کو یہ احوال بیان کرو شاید وہ کچھ غور وفکر کریں بہت ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے۔ (اعراف....176 تا 177)

(۱۶) مشرک کعبہ کے قریب نہ جائے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج

ترجمہ: مشرک ناپاک ہے سو نہ بھٹکنے پائے قریب بھی مسجد الحرام کے اس سال کے بعد۔ (توبہ....28)

(۱۷) مشرک گندگی ہے۔

اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ج (توبہ....95)

ترجمہ: بے شک وہ سخت ناپاک ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(۱۸) مشرک مومن کا اہل (رشتہ دار) نہیں:

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (ہود....46)

ترجمہ: ارشاد ہوا! اے نوحؑ واقعہ یہ ہے کہ وہ (تیرا بیٹا) نہیں ہے تمہارے گھر والوں میں سے

بیشک اس (تیرے بیٹے) کے عمل (ایمان وعمل) ہیں خراب۔

(۱۹) مشرک پر شیطان اترتے ہیں:

تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ۔ (الشعراء....222)

ترجمہ: اترتے ہیں وہ (شیطان) ہر جھوٹ گھڑنے (شرک وبدعت گھڑنے والے) بدکار پر

(۲۰) مشرک کے شیطان دوست ہیں:

نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ○ (زخرف....36)

ترجمہ: مسلط کردیتے ہیں ہم اس (مشرک) پر ایک شیطان پس وہی ہوتا ہے اس کا دوست

(۲۱) مشرک شیطان کی پارٹی ہے:

اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ

الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ (مجادلہ....19)

ترجمہ: مسلط ہو چکا ہے ان پر شیطان اور بھلا دی ہے اس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد یہی لوگ شیطان کی پارٹی ہیں جان رکھو کہ شیطان کی پارٹی ہی خسارے میں رہنے والی ہے۔

(۲۲) مشرک اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰ

خِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ○ (احزاب....57)

ترجمہ: بلاشبہ جو لوگ اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرکے) لعنت بھیجی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور تیار کر رکھا ہے ان کے لیے رسواکن عذاب۔

(۲۳) مشرک کے لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ (احزاب....64)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے کافروں پر اور تیار کر رکھی ہے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ۔

(۲۴) مشرک کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہے:

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝ (احزاب....65)

ترجمہ: رہیں گے یہ (مشرک) اس (جہنم) میں ہمیشہ ہمیشہ اور نہ پائیں گے (اپنے لئے) کوئی حامی اور نہ کوئی مددگار۔

(۲۵) مشرک کا عقیدہ خبیث ہے:

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝

ترجمہ: کیا نہیں دیکھتے تم کہ کیسی اچھی بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے مثال: کہ کلمہ طیبہ ایک پاکیزہ درخت کی شکل ہے جس کی جڑیں گہری جمی ہوئی ہیں اور اس کی شاخیں آسمانوں تک پہنچی ہوئی ہیں جو دے رہا ہے اپنا پھل ہر آن اپنے رب کے اذن سے اور بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ مثالیں انسانوں کے لیے تاکہ وہ سوچیں سمجھیں۔ اور مثال کلمہ خبیثہ کی ایک خبیث درخت کی شکل ہے جو اکھاڑ پھینکا جائے زمین کی بالائی سطح سے نہیں ہے اس (کلمہ خبیثہ)

کے لیے کوئی احکام۔ (ابراہیم ....23تا25)

(۲۶)مشرک نبیوں کا مذاق اڑاتا ہے

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ٥ (زخرف ....7)

ترجمہ: نہیں آتا تھا ان کے پاس کوئی نبی مگر وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

(۲۷)مشرک نبیوں کے دین کا منکر ہے:

قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ٥ (زخرف ....64)

ترجمہ: تو انہوں (مشرکوں) نے جواب دیا ہم تو اس دین کا جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ان کار
ہی کرتے رہیں گے۔

(۲۸)مشرک اپنے مولوی اور پیر کو رب بناتا ہے۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ (توبہ ....31)

ترجمہ: بنالیا ہے انہوں نے اپنے علماء اور پیروں کو اپنا رب اللہ تعالیٰ کے سوا۔

(۲۹)مشرک اپنے مولویوں اور پیروں کی شریعت پر چلتے ہیں:

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ

ترجمہ: کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ایسے شریک بنائے ہیں جو ان کو شریعت بنا کر دیتے ہیں
جن کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ (شوریٰ ....21)

(۳۰)مشرک کا دین الگ نبیؐ کا دین الگ:

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ٥ (کافرون ....6)

ترجمہ: تمہارے لئے ہے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

(۳۱)مشرک اللہ تعالیٰ کا اور مومنوں کا دشمن ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (ممتحنہ....1)

ترجمہ: اے مومنو نہ بناؤ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست۔

(۳۲)مشرک قوموں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب آئے:

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَنْصَارًا ○

ترجمہ: اور اپنی ہی خطاؤں کی بنا پر غرق کیے گئے اور داخل کیے گئے جہنم میں پھر نہ پایا انہوں

نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی مددگار۔ (نوح....25)

(۳۳)مشرک قیامت کے دن اپنے ہاتھ کاٹ کھائے گا:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ

سَبِيْلًا (فرقان....27)

ترجمہ: اور جس دن چبائے گا ظالم اپنے ہاتھ اور کہے گا کاش میں لگ جاتا رسول کیساتھ راہ پر

ہائے میری بدبختی کاش نہ بنایا ہوتا میں نے فلاں شخص کو دوست۔

(۳۴)مشرک کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○

(فرقان....30)

ترجمہ: اور کہے گا رسول اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔

(۳۵)مشرک نبیوں کو جھوٹا کہتا ہے:

وَمَآ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَکۡذِبُوۡنَ ۝ (یٰسٓ....15)

ترجمہ: اور نہیں نازل کیا ہے رحمٰن نے کچھ بھی نہیں بولتے ہو تم (اے رسولوں) مگر صریح جھوٹ۔

(۳۶) مشرک مولوی اور پیر لوگوں کا مال حرام طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین سے بھی روکتے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ لَیَاۡکُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ (توبہ....34)

ترجمہ: اے ایمان والو یہ حقیقت ہے کہ بہت سے علماء اور پیر کھا جاتے ہیں مال لوگوں کے ناجائز طریقے سے اور روکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راہ سے۔

(۳۷) مشرک اللہ تعالیٰ اور رسول کا گستاخ ہوتا ہے:

قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ کُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ (توبہ....65)

ترجمہ: کہہ دو کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ مذاق کر رہے تھے۔

(۳۸) مشرک کا دین کھیل و تماشا ہے:

وَذَرِ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَهُمۡ لَعِبًا وَّلَهۡوًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا

ترجمہ: اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے بنا رکھا ہے اپنے دین کو کھیل اور تماشا اور فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہے ان کو دنیا کی زندگی۔ (انعام....70)

(۳۹) مشرک شیطان کی عبادت کرتا ہے:

يٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا o

(مریم....44)

ترجمہ: اے ابا جان نہ عبادت کریں شیطان کی بے شک شیطان رحمٰن کا سخت نافرمان ہے۔

(۴۰) مشرک ابدی جہنمی ہے:

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (مائدہ....72)

ترجمہ: جس نے بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا پس یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

مشرک سے مومن کی بائیکاٹ

(۱) مشرک سے مومنہ عورت کا نکاح نہ کرو:

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ (بقرہ....221)

ترجمہ: مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو۔

(۲) مشرک کا جنازہ نہ پڑھو:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ

ترجمہ: اور نہ صلوۃ جنازہ پڑھنا تم کسی کی ان میں سے جو مر جائے کبھی بھی اور نہ کھڑے ہونا اس کی قبر پر (توبہ....84)

(۳) مشرک کے لیے بخشش کی دعا نہ کرو:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا

اُولِیْ قُرْبٰی مِنْ م بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ○

ترجمہ: نہیں جائز نبی علیہ السلام کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لا چکے ہیں یہ بات کہ وہ مغفرت کی دعا کریں۔ مشرکوں کے لیے اگر چہ ہوں وہ ان کے رشتہ دار اس کے بعد کے کھل چکی ہے ان پر یہ بات کہ وہ جہنمی ہیں۔ (توبہ....113)

(۴) مشرک امام نہیں بنایا جا سکتا:

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ط قَالَ لَا یَنَالُ

عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○ (بقرہ....124)

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک میں بنانے والا ہوں تجھے (ابراہیم کو) سب لوگوں کا امام کہا ابراہیم نے میری اولاد میں سے بھی فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں پہنچے گا میرا عہد ظالموں کو (یعنی مشرکوں کو امام نہیں بناؤں گا)۔

(۵) مشرک کو کعبہ کے قریب بھی نہ جانے دو:

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج

(توبہ....28)

ترجمہ: مشرک ناپاک ہیں سو نہ بھٹکنے پائیں قریب بھی مسجد حرام کے اس سال کے بعد۔

(۶) مشرک نہ مسجد بنائے نہ آباد کرے:

مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِیْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ

بِالْکُفْرِ ط اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ج وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ: نہیں مشرکوں کا کام کہ آباد کریں وہ اللہ کی مساجد کو جب کہ وہ خود گواہی دے رہے ہیں

اپنے بارے میں کفر کی یہی وہ لوگ ہیں کہ ضائع ہو گئے ان کے سب اعمال اور آگ ہی میں
ہمیشہ رہیں گے۔ (توبہ....17)

(۷) مشرک سے دوستی نہ رکھو:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ۝ (النساء....144)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے کیا چاہتے ہو
تم کہ مہیا کر دو اللہ تعالیٰ کو اپنے خلاف کھلی حجت۔

(۸) مشرک سے دوستی منافق رکھتے ہیں:

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۝

ترجمہ: خوشخبری دے دو منافقوں کو کہ ان کے لیے ہے دردناک عذاب ایسے منافق جو
کافروں کو دوست بناتے ہیں مومنوں کو چھوڑ کر کیا ڈھونڈتے ہیں ان کے ہاں عزت سو بیشک
عزت تو اللہ ہی کی ہے ساری کی ساری۔ (النساء....139,138)

(۹) مشرک سے دوستی رکھنے والے کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے:

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ
یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ

ترجمہ: نہ بنائیں مومن کافر کو اپنا دوست مومنوں کو چھوڑ کر اور جو کرے گا ایسا (مشرک سے
دوستی رکھے گا) تو نہیں ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق۔ (عمران....28)

(۱۰) مشرک سے دوستی یہودی رکھتے ہیں:

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ

اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ: دیکھتے ہو تم اکثر کو ان میں (یہودیوں میں) سے کہ وہ دوستی کرتے ہیں ان سے جو کافر ہیں یقیناً بہت ہی برا ہے وہ جو آگے بھیجا ہے اپنے لئے انہوں نے خود یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ان پر اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (مائدہ....80)

(۱۱) جو شخص اللہ تعالیٰ پر نبیؐ پر اور قرآن پر ایمان رکھتا ہے وہ مشرک سے دوستی نہیں رکھتا

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ (مائدہ....81)

ترجمہ: اگر ان کا ایمان ہوتا اللہ تعالیٰ پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس پر جو نازل ہوا ہے نبی کی طرف تو نہ بناتے یہ کافروں کو دوست لیکن بات یہ ہے کہ بہت سے ان میں نافرمان ہیں

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ

يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ: اے مسلمانو کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے تم حالانکہ ابھی نہیں پرکھا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے تم میں سے اور نہیں بنایا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور نہ اس کے رسول کے اور نہ مومنوں کے (کسی کو) اپنا دوست اور اللہ تعالیٰ پوری

طرح باخبر ہے ان اعمال سے جو تم کرتے ہو۔ (توبہ.... 12)

(۱۲) مشرک باپ دادا سے اور مشرک بھائیوں سے مومن دوستی نہ رکھے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو مت بناؤ تم اپنے آباؤ اجداد اور اپنے بھائیوں کو دوست اگر وہ پسند کریں کفر کو ایمان کے مقابلے میں اور جو دوست بنائے گا ان کو تم میں سے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔ (توبہ.... 27)

(۱۳) جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھتے ہیں وہ مشرک سے دوستی نہیں رکھتے قطعاً تب اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں کی دلوں میں ایمان لکھ دیتا ہے مضبوط کر دیتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: نہ پاؤ گے تم ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر کہ وہ محبت رکھتے ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے دشمنی کی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ

وسلم کی اگر چہ وہ ہوں ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا اہل خاندان یہ مومن وہ لوگ ہیں کہ لکھ دیا ہے اللہ تعالی نے ان کے دلوں میں ایمان اور قوت بخشی ہے ان کو ایک روح عطا کر کے اپنی طرف سے اور داخل کرے گا وہ انہیں ایسی جنتوں میں کہ بہہ رہی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے وہ ان میں راضی ہوا اللہ تعالی ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ تعالی سے یہی ہیں اللہ تعالی کی جماعت جان رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالی کی جماعت فلاح پانے والی ہے۔

(مجادلہ....22)

۱۴) مشرک سے مومن دوستی نہ رکھے کیونکہ مشرک کے دل میں مومن کے حق میں بغض ہوتا ہے:

يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

ترجمہ: اے ایمان والو اپنوں کے سوا کسی سے پوشیدہ دوستی نہ بناؤ نہیں اٹھا رکھیں گے وہ کوئی کسر تمہیں نقصان پہنچانے میں محبوب رکھتے ہیں وہ ہر اس بات کو جو مصیبت میں مبتلا کرے تمہیں بھونا پڑتا ہے بغض و عناد اُن کے مونہوں سے اور جو کچھ چھپائے ہوئے ہیں اُن کے سینے (دل) وہ (بغض) اس سے کہیں بڑھ کر ہے بے شک کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ہم نے تمہارے لئے آیات اگر تم عقل رکھتے ہو۔ (عمران....118)

(۱۵) مومن مشرک سے دوستی کرتا ہے حالانکہ مشرک مومن سے دوستی نہیں کرتا مشرک مومن کے خلاف غصہ سے انگلیاں کاٹ کھاتا ہے:

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا

لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

ترجمہ: یہ تم ہوایسے کہ دوست رکھتے ہو تم ان کو (مشرکوں کو) جب کہ وہ نہیں محبت رکھتے تم سے اور ایمان رکھتے ہو تم سب کتابوں پر اور (ان کی حالت یہ ہے) جب ملتے ہیں تم سے تو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم بھی اور جب خلوت میں ملتے ہیں باہم تو چبانے لگتے ہیں تم پر اپنی انگلیاں مارے غصے کے کہہ دو جل مرو تم اپنے غصے میں بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس (بغض وعناد) کو جو ہے سینوں میں۔ (عمران.... 119)

(۱۶) مومن کو تکلیف پہنچے تو مشرک خوش ہوتا ہے۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

ترجمہ: اگر چھو بھی جاتی ہے تمہیں کوئی بھلائی تو برا لگتا ہے انہیں اور اگر پہنچتی تمہیں کوئی تکلیف تو وہ خوش ہوتے ہیں اس پر اور تم صبر سے کام لو اور تقویٰ اختیار کرو تو نہ نقصان پہنچائے گی تم کو ان کی چالیں ذرہ بھی بے شک ان کرتوتوں کا جو یہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ پوری طرح احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (عمران.... 120)

(۱۷) مشرک سے دوستی منافق رکھتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: کیا نہیں دیکھا تم نے ان کو جنہوں نے دوست بنایا ایسے لوگوں کو جن سے اللہ تعالیٰ

ناراض ہے نہیں ہیں وہ (منافق) تم میں (مومنوں میں) سے اور نہ ان (مشرکوں) میں سے
اور قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ پر جانتے بوجھتے۔ (مجادلہ....14)

(۱۸) مشرک سے مومن کا کوئی تعلق نہیں ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

ترجمہ: بے شک وہ جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اپنے دین کو اور بن گئے گروہ گروہ نہیں ہے تمہیں ان سے کوئی واسطہ۔ (انعام....159)

(۱۹) مشرک اگر غالب آجائے تو مومن کی رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا:

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (توبہ....8)

ترجمہ: کیسے جب کہ ان کا حال یہ ہے کہ اگر غالب آجائیں (مومنوں) پر تو نہیں لحاظ رکھتے تمہارے معاملے میں کسی رشتہ داری کا اور نہ کسی معاہدہ کا خوش کر دیتے ہیں یہ تو اپنے منہ کی باتوں سے مگر انکار کرتے ہیں ان کے دل (انہی باتوں کا) اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ○

ترجمہ: (مشرک) نہیں لحاظ رکھتے کسی مومن کے معاملہ میں رشتہ داری کا اور نہ معاہدہ کا اور یہی لوگ ہیں حد سے تجاوز کرنے والے۔ (توبہ....10)

(۲۰) مشرک اور مومن کے درمیان عملی بائیکاٹ:

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ

وَاَنَا بَرِیٓ ءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس....41)

ترجمہ: اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو کہہ دو کہ میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل تم بری ہو ان اعمال سے جو میں کرتا ہوں اور میں بری ہوں ان اعمال سے جو تم کرتے ہو۔

(۲۱) مشرک اور مومن کی دینی بائیکاٹ:

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ (کافرون....6)

ترجمہ: تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

(۲۲) مشرکوں کو چھوڑ دو:

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ص وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآئِہٖ ط سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ: اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو منحرف ہو جاتے ہیں راستے سے اللہ تعالیٰ کے ناموں کے معاملے میں وہ بدلہ پا کر رہیں گے اپنے کئے کا۔ (اعراف....180)

(۲۳) چھوڑ و ان لوگوں کو جنہوں نے بنا رکھا ہے اپنے دین کو کھیل اور تماشا:

وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَعِبًا وَّلَھْوًا وَّ غَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَذَکِّرْ بِہٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا کَسَبَتْ ق

ترجمہ: اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جنہوں نے بنا رکھا ہے اپنے دین کو کھیل اور تماشا اور فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہے ان کو دنیا کی زندگی مشرکوں کو اور ان کے گھڑے ہوئے ہر کام کو چھوڑ دو۔ (انعام....70)

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ

بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوْهُ

فَذَرْهُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ ○

ترجمہ: ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افتراء کرتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ (انعام ....112)

(۲۴) ابراہیم نے مشرکوں کو اور ان کے معبودوں کو چھوڑ دیا:

وَاَعْتَزِلُکُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (مریم ....48)

ترجمہ: اور چھوڑتا ہوں میں (ابراہیم) تمہیں اور ان کو بھی جن کو تم پکارتے ہو۔ (نوٹ: کافر، مشرک، منافق تھوڑے تھوڑے اصلاحی فرق کے سوا سب مشرک ہوتے ہیں لہٰذا سب کے احکامات برابر ہیں)۔

(۲۵) قرآنی آیات واحکامات کے خلاف کوئی محفل قائم ہو تو اس میں مومن شامل نہ ہوں:

وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا

فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ط وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ (انعام ....68)

ترجمہ: جب دیکھو تم ایسے لوگوں کو جو ہماری آیات واحکامات کے بارے میں نکتہ چینیاں کر رہے ہوں تو منہ پھیر لو ان سے یہاں تک کہ مشغول ہو جائیں وہ کسی اور بات میں اور اگر کبھی بھلا دے تم کو شیطان تو (وہاں) نہ بیٹھو یاد آ جانے کے بعد ایسے ظالموں کے پاس۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُکْفَرُ بِهَا

وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖٓ ز اِنَّکُمْ

اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا ۝

ترجمہ: البتہ نازل کر چکا ہے اللہ تعالیٰ تم پر ایسی کتاب (قرآن) میں یہ حکم کہ جب سنو تم اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور ہنسی اڑائی جا رہی ہے ان کی تو نہ بیٹھو ایسے لوگوں کیساتھ جب تک کہ نہ مشغول ہو جائیں وہ کسی اور بات میں اس کے علاوہ بے شک اگر تم بھی ایسا کرو گے تو انہی جیسے ہو جاؤ گے یقیناً اللہ تعالیٰ جمع کرنے والا ہے منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ اکٹھا۔ (النساء....140)

گزشتہ آیات میں تفسیروں کے حوالے طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کیے ان آیات کی تشریح کے لیے ضروری ہے کہ کچھ تفسیروں کے حوالہ جات نقل کر دیئے جائیں تا کہ مسئلہ کھل کر سامنے آجائے چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں ہے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ الخ

میں قرآن مجید کی ایک اور آیت کا جو سورۃ انعام میں جو قبل از ہجرت مکہ مکرمہ میں نازل ہو چکی تھی حوالہ دے کر بتلایا گیا ہے کہ ہم نے اصلاح انسانی کے لیے پہلے ہی یہ حکم بھیج دیا تھا کہ کفار و فجار کی مجلس میں مت بیٹھو، اور تعجب ہے کہ یہ غافل لوگ اس سے بھی آگے بڑھ گئے کہ ان سے دوستی کرنے لگے اور ان کو عزت وقوۃ کا مالک سمجھنے لگے سورۃ نساء کی متذکرہ آیات اور سورۃ انعام کی وہ آیت جس کا حوالہ سورۃ النساء میں دیا گیا ہے دونوں کا مفہوم مشترک ہے یہ کہ اگر کسی مجلس میں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار یا ان پر استہزاء کر رہے ہوں تو جب تک وہ اس بیہودہ شغل میں لگے رہیں ان کی مجلس میں بیٹھنا اور شرکت کرنا بھی حرام ہے۔ تفسیر معارف القرآن (ج ۲ص ۵۸۳) عمر فاروقؓ نے فرمایا۔

مَنِ اعْتَزَّ بِالْعَبِیْدِ اَذَلَّهُ اللّٰهُ

جو شخص بندوں کے ذریعے عزت حاصل کرنا چاہے تو اللہ تعالٰی اس کو ذلیل کر دیتے ہیں

(جصاصؒ) مستدرک حاکم میں ہے کہ فاروق اعظمؓ نے شام کے گورنر سے فرمایا اے ابو عبیدہ

تم تعداد میں سب سے کم اور سب سے زیادہ کمزور تھے تم کو محض اسلام کی وجہ سے عزت و

شوکت ملی ہے تو خوب سمجھ لو اگر تم اسلام کے سوا کسی دوسرے ذریعے سے عزت حاصل کرنا

چاہو گے تو اللہ تعالٰی تم کو ذلیل کر دے گا۔ (معارف القرآن)

ابو بکر جصاصؒ نے احکام القرآن میں فرمایا کہ مراد آیت مذکورہ سے یہ کہ کفار و فجار

سے دوستی کر کے عزت طلب نہ کرو ہاں مسلمانوں کے ذریعہ طلب کی جائے تو اس کی

ممانعت نہیں ہے کیونکہ سورۃ منافقین کی آیت نے اس کو واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالٰی نے

اپنے رسول اور مومنین کو عزت بخشی ہے فرمایا۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (منافقون....8)

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (انعام....68)

اس آیت سے بعض نے فرمایا کہ ایسے کفار و فجار (گنہگار) اور ظالم لوگوں کی

صحبت و مجالست بعد میں (یعنی قرآنی آیات و احکامات کا کفر و استہزاء کرنے کے بعد) میں

بھی درست نہیں ہے۔ حسن بصری کا یہ قول ہے کہ انہوں نے سورۃ انعام کے اس جملہ سے

استدلال فرمایا ہے کہ یعنی یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں اور ظاہر ہے کہ اس

گفتگو کو ختم کرنے کے بعد بھی وہ ظالم ہی ہے اس لئے اس کی صحبت و مجالست

سے بعد میں بھی احتراز لازم ہے (جصاص) معارف القرآن (۵۸۵)

تفسیر مظہری میں قاضی صاحب نے دونوں میں تطبیق اس طرح فرمائی ہے کہ

جب کفر و استہزاء اور تحریف قرآن گفتگو بند ہو کر کوئی دوسری بات شروع ہو جائے تو اس وقت

بھی ایسے لوگوں کی مجلس میں شرکت بلا ضرورت تو حرام ہے اور اگر کوئی شرعی ضرورت یا طبعی

ضرورت یعنی ضرورت ہو تو جائز ہے۔

امام ابوبکر جصاصؒ نے احکام القرآن میں فرمایا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس مجلس میں کوئی گناہ ہو رہا ہو تو مسلمان پر نہی عن المنکر کے ضابطہ سے یہ لازم ہے کہ اگر اس کو روکنے کی طاقت ہے تو قوت سے روک دے اور یہ قدرت نہیں ہے تو کم از کم اس گناہ سے اپنی ناراضگی کا اظہار کرے جس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اس گناہ والی مجلس سے اٹھ جائے یہی وجہ ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو اس جرم میں گرفتار کیا کہ وہ شراب پی رہے تھے ان میں ایک شخص کے بارے میں ثابت ہوا کہ وہ روزہ رکھے ہوئے ہے اس نے شراب نہیں پی لیکن ان کی مجلس میں شریک تھا۔ (خلیفۃ المسلمین) عمر بن عبدالعزیز نے اس کو بھی سزا دی کہ وہ مجلس میں بیٹھا ہوا کیوں تھا۔ (چونکہ آیت میں ہے

اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ اگر تم اُن میں بیٹھے رہو گے تو ان جیسے ہو جاؤ گے۔

بحر المحیط (۳۵۷، ج۔۳) معارف القرآن (۵۸۶، ج۔۲)

تفسیر ابن کثیر نے اس جگہ یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ ایسے دسترخوان یا کھانے کی میز پر بھی نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چلتا ہو۔ (ابن کثیر ۷۶ ج ۱)

آخر اس آیت میں ارشاد فرمایا اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ

یعنی اگر تم ایسی مجلس میں بطیب خاطر شریک رہے جس میں آیات الٰہی کا انکار یا استہزاء ہو یا تحریف ہو رہی ہو تو تم بھی ان کے گناہ میں شریک ہو کر انہیں جیسے ہو گے مراد یہ ہے کہ اگر تمہارے جذبات خیالات بھی ایسے ہیں کہ تم ان کے کفریات کو پسند کرتے ہو اور اس پر راضی ہوتے ہو تو حقیقتاً تم بھی کافر ہو کہ کفر کو پسند کرنا بھی کفر ہے اور اگر یہ بات نہیں تو ان کے مثل ہونے کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور

دین کی تکذیب میں لگے ہوئے ہیں تو تم اپنی اس شرکت کے ذریعے ان کی امداد کر کے ان کی مثل ہو گئے۔ (معارف القرآن ۸۷ ج ۲)

آیت انعام ۶۸ کے تحت معارف القرآن (۳۷۰، ج ۳) پر لکھتا ہے اہل باطل کی مجلسوں سے پرہیز کا حکم آیات مذکورہ میں مسلمانوں کو ایک اہم اصولی ہدایت دی گئی ہے کہ جس کام کا خود کرنا گناہ ہے اس گناہ کے کرنے والوں کی مجلس میں شامل رہنا بھی گناہ ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی آیت میں لفظ یخوضون خوض سے بنا ہے جس کے اصولی معنی پانی میں اترنے اور اس میں گزرنے کے ہیں اور لغو اور فضول کاموں میں داخل ہونے کو بھی خوض کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ عموماً اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ كُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ وغیرہ آیات اس کی شاہد ہیں اس لئے خوض فی الایات کا ترجمہ اس جگہ عیب جوئی یا جھگڑنے کا کیا گیا ہے یعنی جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں محض لہو ولعب اور استہزاء اور تمسخر کے لئے دخل دیتے ہیں اور عیب جوئی کرتے ہیں تو ان سے اپنا رخ پھیر لو امام رازی نے تفسیر کبیر میں فرمایا کہ اس آیت کا منشا گناہ کی ہر مجلس اور مجلس والوں سے اعراض اور کنارہ کشی ہے جس کی بہتر صورت تو یہ ہے کہ وہاں سے اٹھ جائے لیکن اگر وہاں سے اٹھنے میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا خطرہ ہو تو عوام کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ کنارہ کشی کی کوئی دوسری صورت اختیار کر لیں مثلاً کسی دوسرے شغل میں لگ جائے اور ان لوگوں کی طرف التفات نہ کریں مگر خواص جن کی دین کی اقتدا کی جاتی ہے ان کے لئے وہاں سے بہر حال اٹھ جانا ہی مناسب ہے اور آخری آیت میں جو یہ ارشاد ہے کہ یاد آجانے کے بعد ظالم کے ساتھ نہ بیٹھو اس سے امام جصاص نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ ایسے ظالم بے دین اور دریدہ دہن لوگوں کی مجلس میں شرکت کرنا مطلقاً گناہ ہے اور اس وقت کسی ناجائز گفتگو میں مشغول ہوں یا

نہ ہوں کیونکہ ایسے بے ہودہ لوگوں کو بے ہودہ گفتگو شروع کرتے ہوئے کیا کوئی دیر لگتی ہے وجہ استدلال کی یہ ہے کہ اس آیت میں مطلقاً ظالموں کے ساتھ بیٹھنے سے منع فرمایا گیا اس میں یہ شرط نہیں کہ وہ اس وقت بھی ظلم کرنے میں مشغول ہوں۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ط اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ لا وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

ترجمہ: سو ثابت قدم رہو تم بھی جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی جو تائب ہو کر تمہارے ساتھ ہیں اور نہ تجاوز کر حدود (شریعت و بندگی) سے بے شک اللہ تعالٰی تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور نہ جھکنا ان لوگوں کی طرف جو ظالم ہیں ورنہ لپیٹ میں آ جاؤ گے تم بھی جہنم کی اور نہ ہو گا تمہارے لئے اللہ کے سوا (بچانے والا) کوئی سرپرست پھر نہ ملے گی تمہیں مدد بھی (اللہ تعالٰی کی طرف سے) (ہود....113,112)

استقامت ثابت قدم کا مفہوم:

استقامت لفظ تو چھوٹا سا ہے مفہوم اس کا عظیم الشان وسعت رکھتا ہے کیونکہ معنی اس کے یہ ہیں کہ انسان اپنے عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرت، کسب معاش اور اس کی آمد و صرف کے تمام ابواب میں اللہ جل شانہ کی قائم کردہ حدود کے اندر اس کے بتلائے ہوئے راستہ پر سیدھا چلتا رہے ان میں سے باب کے کسی عمل اور کسی حال میں کسی ایک طرف جھکاؤ یا کمی یا زیادتی ہو جائے تو استقامت باقی نہیں رہتی معارف القرآن۔

دنیا میں جتنی گمراہیاں اور عملی خرابیاں آتی ہیں اسی استقامت

سے ہٹ جانے کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

عقائد میں استقامت نہ رہے تو بدعات سے شروع ہو کر کفر وشرک تک نوبت پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ذات وصفات کے متعلق جو معتدل اور صحیح اصول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں اس میں افراط، کمی بیشی کرنے والے خواہ نیک نیتی ہی سے اس میں مبتلا ہوں گمراہ کہلائیں گے۔ انبیاء علیہم السلام کی عظمت وصحبت کی جو حدود مقرر کر دی گئی ہیں ان میں کمی کرنے والوں کا گمراہ وگستاخ ہونا تو سب ہی جانتے ہیں ان میں زیادتی اور غلو کر کے رسول کی خدائی صفات اور اختیارات کا مالک بنا دینا بھی اسی طرح کی گمراہی ہے۔

یہود ونصاریٰ اسی گمراہی میں کھوئے گئے عبادات اور تقرب الی اللہ کیلئے جو طریقے قرآن عظیم اور رسول نے متعین فرما دیئے ہیں ان میں ذرا سی کوتاہی جس طرح انسان کو استقامت سے گرا دیتی ہے اسی طرح ان میں اپنی طرف سے کوئی زیادتی بھی استقامت کو برباد کر کے انسان کو بدعات میں مبتلا کر دیتی ہے وہ بڑی نیک نیتی سے یہ سمجھتا رہتا ہے کہ میں اپنے رب کو راضی کر رہا ہوں اور عین ناراضگی کا سبب ہوتا ہے اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بدعت ومحدثات سے بڑی تاکید کے ساتھ منع فرمایا ہے اور اس کو شدید گمراہی قرار دیا ہے اس لئے انسان پر لازم ہے کہ جب وہ کوئی کام عبادت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کرے تو کرنے سے پہلے اس کی پوری تحقیق کر لے کہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے اس کیفیت وصورت کے ساتھ ثابت ہے یا نہیں اگر ثابت نہیں تو اس میں اپنا وقت اور توانائی ضائع نہ کرے اسی طرح معاملات اور اخلاق اور معاشرت کے تمام ابواب میں قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عملی تعلیم کے ذریعے ایک معتدل اور صحیح راستہ قائم کر دیا ہے جس میں دوستی، دشمنی، نرمی گرمی،

غصہ اور بردباری، کنجوسی اور سخاوت، کسب معاش ترک دنیا، اللہ پر توکل اور امکانی تدابیر اسباب ضروریہ کی فراہمی اور مسبب الاسباب پر نظر ان سب چیزوں میں ایک ایسا معتدل صراط مستقیم مسلمانوں کو دیا ہے کہ اس کی نظیر سارے عالم میں نہیں مل سکتی ان کو اختیار کرنے سے ہی انسان انسان کامل بنتا ہے اس میں استقامت سے ذرا گرنے ہی کے نتیجہ میں معاشرہ کے اندر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ استقامت ایک ایسا جامع لفظ ہے کہ دین کے تمام اجزاء وارکان اور ان پر صحیح عمل اس کی تفسیر ہے۔

(معارف القرآن)

ولا تطغوا حکم استقامت کے بعد فرمایا ولا تطغوا یہ لفظ طغیان سے بنا ہے اس کے معنی حد سے نکل جانے کے ہیں جو ضد ہے استقامت کی آیت میں استقامت کا حکم مثبت انداز میں صادر فرمانے پر کفایت نہیں فرمائی بلکہ اس کے منفی پہلو کی ممانعت بھی صراحۃ کردی کہ عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق وغیرہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مقرر کردہ حدود سے باہر نہ نکلو کہ یہ ہر فساد اور دینی ودنیوی خرابی کا راستہ ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ

یعنی ظالموں کی طرف ادنی میلان بھی نہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے ساتھ تمہیں بھی جہنم کی آگ لگ جائے لا ترکنوا مصدر رکون سے بنا ہے جس کے معنی کسی طرف خفیف سا میلان و جھکاؤ اور اس پر اعتماد و رضا کے ہیں اس لئے آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ ظلم و جبر میں خود مبتلا ہونے کو تو دین و دنیا کی تباہی تو سبھی جانتے ہیں مگر ظالموں کی طرف ادنی جھکاؤ اور میلان ان سے راضی ہونا ان پر اعتماد کرنا بھی انسان کو اسی بربادی کے کنارے لگا دیتا ہے۔ اس جھکاؤ اور میلان سے کیا مراد ہے اس کے متعلق صحابہ وتابعین کے چند اقوال منقول ہیں جن میں کوئی تعارض واختلاف نہیں سب اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔

قتادہؒ نے فرمایا کہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ ظالموں سے دوستی نہ کرو ان کا کہنا نہ مانو

ابن جریجؒ نے فرمایا کہ ظالموں کی طرف کسی طرح کا بھی میلان نہ رکھو۔

ابوالعالیہؒ نے فرمایا کہ ان کے اعمال وافعال کو پسند نہ کرو۔

سدیؒ نے فرمایا کہ ظالموں سے مداہنت نہ کرو یعنی ان کے برے اعمال پر سکوت یا رضا کا اظہار نہ کرو۔

عکرمہؒ نے فرمایا کے ظالموں کی صحبت میں نہ بیٹھو۔

قاضی بیضاوی نے فرمایا کہ شکل وصورت اور فیشن اور رہن سہن کے طریقوں میں ان کا اتباع کرنا یہ سب اسی میں داخل ہیں۔

قاضی بیضاوی نے فرمایا کہ ظلم وجور کی ممانعت اور حرمت کے لیے اس آیت میں وہ انتہائی شدت ہے جو زیادہ سے زیادہ تصور میں لائی جا سکتی ہے کیونکہ ظالموں کے ساتھ دوستی اور گہرے تعلق ہی کو نہیں بلکہ ان کی طرف ادنیٰ درجہ کا میلان اور جھکاؤ اور ان کے پاس بیٹھنے کو بھی اس میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

امام اوزاعی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص اس عالم سے زیادہ مبغوض نہیں ہے جو اپنی دنیوی مفاد کی خاطر کسی ظالم سے ملنے کے لیے جائے۔ (مظہری) تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفر واہل معصیت اور اہل بدعت کی صحبت سے اجتناب اور پرہیز واجب ہے بجز اس کے کسی مجبوری سے ان سے ملنا پڑے اور حقیقت یہی ہے کہ انسان کی صلاح وفساد میں سب سے بڑا دخل صحبت اور ماحول کا ہوتا ہے اسی لئے حسن بصری نے ان دونوں آیتوں کے دو لفظوں کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پورے دین کو دو حرف لا کے اندر جمع کر دیا ہے ایک لا پہلی آیت میں لا تطغوا اور دوسرا لا دوسری آیت لا ترکنوا میں پہلے لفظ لا میں حدود شرعیہ سے نکلنے کی ممانعت اور دوسرے لفظ لا میں برے لوگوں کی صحبت کی

ممانعت ہے اور یہی سارے دین کا خلاصہ ہے (کہ مومنوں خود شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کرو)(۲) اور جو لوگ شریعت کے خلاف کرتے ہیں ان کی صحبت و میل ملاپ چھوڑ دو یعنی برے کام بھی چھوڑ دو اور برے لوگوں کو بھی چھوڑ دو) (معارف القرآن)

نوٹ: جب کوئی آدمی ایمان اور اسلام کو قبول کر لیتا ہے تو اس پر لازم ہو جاتا ہے کہ عقائد و ایمانیات سے لے کر اسلام کے تمام احکامات حتیٰ کہ مستحبات پر بھی عمل پیرا ہو اور قرآن و سنت کے مطابق تمام قسم کے ممنوعات سے اجتناب کرے اور پھر پورے اسلام کو دنیا میں نافذ کرے اور ہر قسم کے کفر و شرک و بدعت و رسم و رواج و گناہ کے تمام کاموں کو مٹا دے یہ برے کام نہ خود کرے اور نہ ہی کسی کو کرنے دے اور نہ ہی خلاف شریعت کاموں میں شریک و شامل ہو کیونکہ جس کام کا کرنا گناہ ہے اس میں شامل و شریک ہونا بھی گناہ ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ یعنی شامل ہونے کے بعد تم بھی ان جیسے ہوا گر مومن خود گناہ کے کام کرنے لگ جائے اور دوسروں کے گناہ کے کاموں میں شامل ہونے لگے اور جائز تک سمجھنے لگ جائے تو یہ اسلام کو نافذ کرتا ہے یا اس کو مٹاتا ہے؟ جیسا اوپر تفصیل سے گذر چکا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۝

چھوڑ دو کھلے گناہ بھی اور چھپے گناہ بھی یقیناً جو لوگ کماتے ہیں گناہ عنقریب بدلہ پائیں گے وہ ان گناہوں کا جو وہ کماتے ہیں۔ (الانعام....120)

<u>مومن بے ہودہ بات و کام سے منہ موڑتے رہتے ہیں:</u>

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

ترجمہ: اور وہ جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑتے رہتے ہیں لغو کے معنی فضول کلام یا کام جس میں کوئی دینی فائدہ نہ ہو۔ (المومنون....3)

لغو کا اعلیٰ درجہ معصیت و گناہ ہے جس میں فائدہ دینی نہ ہونے کے ساتھ دینی ضرر و نقصان ہے اس سے پرہیز واجب ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نہ مفید ہو اور نہ مضر اس کا ترک کم از کم اولیٰ اور موجب مدح ہے۔

حدیث رسول:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کا اسلام جب اچھا ہو سکتا ہے جب کہ وہ مسلمان بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے اسی آیت میں اس کو مومن کامل کی خاص صفت قرار دیا ہے معارف (ج ۲)

تفسیر مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان:

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○

ترجمہ: جب سنتے ہیں (مومن) کوئی بے ہودہ بات تو کنارہ کش ہو جاتے ہیں اس سے اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہیں ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل تم کو سلام نہیں پسند کرتے ہم (طریقہ) جاہلوں کا یعنی (مومنوں) ان لوگوں کی ایک عمدہ خصلت یہ ہے کہ یہ کسی جاہل دشمن سے لغوبات سنتے تو جواب دینے کی بجائے یہ کہہ دیتے ہیں ہمارا سلام لو (یعنی ہماری طرف سے تم سلامتی میں رہو ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں لیتے) ہم جاہل لوگوں سے الجھنا پسند نہیں کرتے۔ (القصص....55)

امام جصاصؒ نے فرمایا کہ سلام کی دو قسمیں ہیں ایک سلام تحیہ جو مسلمان باہم ایک دوسرے کو

کرتے ہیں اور دوسرا اسلام مسالمت ومتارکت (یعنی بغیر لڑائی جھگڑا کے سلامتی سے ان جاہلوں سے جدا اور دور ہو جانا) یعنی اپنے حریف کو یہ کہہ دینا کہ ہم تمہاری لغویات کا کوئی انتقام تم سے نہیں لیتے یہاں اس آیت میں سلام سے یہی دوسرے معنی مراد ہیں۔

(معارف القرآن ۶۴۸، ج۔۶)

قرآنی آیات اور اوپر مذکور تفسیر کی عبارات سے ماخوذ کچھ باتیں:

(۱) کسی مجلس میں قرآنی آیات واحکامات کا کفر واستہزاء اور ان کی تحریف ہو رہی ہو تو اس مجلس میں مومن نہ بیٹھے۔

(۲) کسی مجلس میں گناہ کا کام ہو رہا ہے تو مومن اس میں شامل نہ ہو چونکہ جو کام خود کرنا گناہ ہے اس میں شامل ہونا بھی گناہ ہے۔

(۳) مشرک کی صحبت اور عام میل جول سے بھی مومن پرہیز کرے کیونکہ (مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ) عام ہے خواہ مشرک اس وقت کسی گناہ میں مشغول نہ ہو۔

(۴) ہاں کوئی دینی یا دنیاوی ضرورت ہو تو اس وقت مشرک کے پاس بیٹھ سکتا ہے بشرطیکہ کوئی خلاف شرع کام نہ کر رہا ہو۔

(۵) مشرکوں کی طرف جھکاؤ اور میلان اور رضا اور صحبت و میل جول رکھنا خطرہ ہے کہ کہیں مومن آگ کی لپیٹ میں نہ آجائے۔

مشرک حدیث کی نظر میں

(۱) خطیب بغدادی نے اس حدیث کو الجامع میں نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فتنے یا فرمایا بدعتیں ظاہر ہو جائیں اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جانے لگیں تو عالم دین پر ضروری ہے کہ وہ علم کو ظاہر کرے اور وہ حق کو کھل کر بیان کرے اور بدعات کا

رد کرے۔ اگر اس عالم نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل و عدل قبول نہیں کریگا۔

(۲) صحیح مسلم میں ہے کہ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اہل بدعت وفتنہ) سے بچو اور ان کو اپنے سے بچاؤ (یعنی ان سے دور رہو اور ان کو اپنے آپ سے دور رکھو) تا کہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنوں میں مبتلا نہ کردیں۔

(۳) ابوداؤد میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اہل بدعت واہل فتنہ واہل شرک) اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرنا اور اگر وہ مرجائیں تو وہاں حاضر نہ ہونا۔ (لاتشہدوا ہم) ابن ماجہ میں ہے کہ جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ان (بدعتی ومشرک) سے تمہاری ملاقات ہوجائے تو ان کو سلام نہ دینا۔ (فَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ)

(۴) عقیلی انسؓ سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مشرکین) کی مجالس میں نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ پیو اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ۔ (یعنی ان کی کھانے اور پینے والی مجالس میں شامل نہ ہو اور نہ ان کو اپنی کھانے پینے والی مجالس میں شامل کرو) اور نہ ان سے نکاح کرو (سوائے اہل کتاب مشرک کے) ابن حبان میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ان پر رحمت کی دعا نہ کرو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

) دیلمی میں ہے معاذؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بری ہوں ان (مشرکین، مبتدعین وفتنہ بازوں) سے اور وہ میرے یعنی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے بری ہیں۔

(۶) ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ہے کہ نافع روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ فلاں آدمی تمہیں السلام علیکم کہتا ہے تو عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کہ میں نے سنا

ہے کہ اس آدمی نے بدعت ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو میری طرف سے جواباً اس کو السلام علیکم نہ کہنا۔

(۷) دارمی میں ہے کہ ابی قلابہ۔ حسن بصری۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی مجالس میں نہ بیٹھو۔

(۸) فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ جو شخص بدعتی و مشرک سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عمل تباہ کر دیتا ہے اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دیتا ہے۔ فرمایا بدعتی کو اگر ایک راستہ پر آتا دیکھو تو اپنا راستہ بدل لو۔

(۹) بخاری کی شرح ارشاد الباری میں ہے کہ بدعتی و اہل الہواء سے ہمیشہ تمام اوقات میں جدا رہنا ضروری ہے جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے۔

(۱۰) حدیث میں ہے کہ المرء مع من احب کہ ہر آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

(۱۱) نسائی میں ہے علیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جس قوم سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اسی قوم کے ساتھ ملا دیتا ہے۔

(۱۲) ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے۔ پس ہر آدمی غور کرے کہ کس اور کیسے آدمی کو دوست بنا رکھا ہے۔

(۱۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا قدریہ فرقہ کو سلام کرنے سے اور ان کے مریضوں کی بیمار پرسی کرنے اور ان کے مردوں کے پاس حاضر ہونے سے و شہود موتا ھم اور بدعتوں کی بات سننے سے اگر طاقت ہو تو بدعتیوں کو سخت الفاظ میں ڈانٹ دے اور ان کی توہین کرے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص بدعت پر بدعتی کو ڈانٹ دے اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل کو

امن وامان سے بھر دیتا ہے۔ اور جو کوئی شخص بدعتی کی توہین کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا۔

مسلم میں ہے ابی ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری وقت میں جھوٹے اور دجال قسم کے لوگ آئیں گے اور تمہارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے پہلے کبھی نہیں سنیں ہوں گی تم ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا ورنہ تمہیں گمراہ کر دیں گے ملا علی قاری شرح مشکوۃ میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ دجالوں دجل سے اور دجل فریب کو کہتے ہیں اس کی جمع دجال ہے اور وہ بہت ہی مکر وفریب والے ہوں گے یعنی دھوکے باز۔ عنقریب ایسی جماعت ہوگی جو لوگوں سے کہے گی ہم علماء اور مشائخ تمہیں دین کی طرف دعوت دیتے ہیں حالانکہ وہ اس دین کی دعوت میں جھوٹے ہوں گے اور تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنی ہوں گی یعنی وہ جھوٹی حدیثیں بیان کریں گے اور احکامات باطلہ کی اور اعتقادات فاسدہ کی بدعتیں نکالیں گے۔ تم ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا نیز بخاری مسلم کی حدیث میں جو لفظ آیا ہے کہ فاحذروھم یعنی ایسے لوگوں سے بچو تو اس کی تفصیل جو شرح مشکوۃ میں یوں کی گئی ہے کہ ان کی مجالس میں نہ بیٹھنا اور ان کو اپنی مجالس میں بٹھانا اور ان کی ہم کلامی سے بچنا اے مسلمانوں! نیز اسی شرح مشکوۃ میں ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب کفر وشرک وبدعت پھیلانے والے لوگ آجائیں تو تم اے امت مومنہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکو گے جب تک کہ تم ان لوگوں کو کفر وشرک وبدعت سے روک کر حق پر مجبور نہ کر دو۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے یعنی تمہاری قوت سے باہر ہے تو تم اے امت مومنہ ان کے میل جول سے ان کی کھانے پینے کی مجالس سے دور رہو۔

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرتے اور برائی سے روکتے رہنا اور ظالم کا ہاتھ ظلم سے پکڑتے رہنا۔ اوران لوگوں کو حق پر مجبور کرتے رہنا اور حق کا پابند کرتے رہنا اور اگر تم ان مذکورہ کاموں کے کرنے سے عاجز آجاؤ حتی کہ معاشرے کی تخی تمہارے اوپر زمین تنگ کر دے یا پھر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالی ان کی وجہ سے تمہارے دلوں پر مہر لگادے گا اور تم پر لعنت کرے گا۔ جیسا کہ ان پر لعنت کی ہے یعنی ان دونوں کاموں میں سے ایک کام ضرور ہوگا۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (انعام ....68) فقہاء نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا حکم باقی ہے اور قوم الظلمین سے مراد بد عتی، مشرک، کافر اور فاسق آدمی ہیں اور ان سب کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔

ابن جریر اور ابن منذر ابووائل سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا ابووائل نے کہ جب کوئی آدمی ایسی جھوٹی باتیں کرے جس سے مقصود لوگوں کو ہنسانا ہو تو اللہ تعالی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے سب آدمیوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔ یہی بات ابن جریری اور ابن منذر نے ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو وائل نے صحیح کہا ہے ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ کیا یہی بات قرآن مجید میں نہیں ہے۔

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ

عبد بن حمید وابن ابی حاتم اور ابو شیخ نے ابن سیرینؒ سے نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ آیت مذکورہ خواہشات کے پیروی کرنے والوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

عبد بن حمید وابن منذر نقل کرتے ہیں محمد بن علی سے کہ محمد بن علی فرماتے تھے کہ خوشات کی پیروی کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالی کی آیات میں تحریف کرتے ہیں۔

خطیب روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعتی سے بغض رکھتے ہوئے جب کوئی مومن بدعتی سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالی اس کے دل کو امن وایمان سے بھر دیتا ہے۔ اور جو کوئی بدعتی کو ڈانٹ دیتا ہے اللہ تعالی اس کو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کے سو درجے بلند کر دے گا۔ اور جس شخص نے بدعتی کو سلام دیا اور بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا اور خوشی سے بدعتی کی ملاقات کی تو اس شخص نے اس دین کی توہین کی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

دیلمی میں ہے کہ حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی بدعتی کی نہ صلوۃ قبول کرتا ہے نہ روزہ نہ زکوۃ نہ حج عمرہ نہ جہاد نہ عدل بدعتی اسلام سے اسی طرح خارج ہو جاتا ہے جس طرح تیر کمان سے یا جیسا کہ نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔

دارقطنی میں ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے صحابہؓ کو چن لیا ہے ان کو میرے اصحابؓ اور میرے سسرال اور میرے انصار بنایا عنقریب ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو صحابہؓ کے نقائص بیان کریں گے اور ان کو سب وشتم کریں گے۔ اگر تم مومنو! ان کو پاؤ تو ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا اور ان کے ساتھ پانی نہ پینا اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان کیلئے رحمت کی دعا کرنا۔

مغیرہ کہتے ہیں ذر بن عبداللہ نامی نے ابراہیم نخعیؒ کو السلام علیکم کہا لیکن ابراہیم نخعیؒ نے سلام کا جواب نہ دیا چونکہ وہ مرجی عقیدہ رکھتا تھا۔ عبدالوہاب بن عطاء الخفاف قدریہ عقیدہ رکھتا تھا تو ابوسلمان الزاہد نے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

حماد بن زید کہتا ہے کہ میں ایوب، یونس اور ابن عون کیساتھ تھا ان کے پاس سے عمر بن عبیدہ گذرا اور اس نے السلام علیکم کہا اور وہاں ٹھہر گیا لیکن انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا چونکہ وہ معتزلی عقیدہ رکھتا تھا اور صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا تھا۔

ہر صحیح العقیدہ مومن کو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ مشرک اور بدعتی اور فاسق سے جب تعلقات منقطع کرے تو اس کے دل میں عجز وانکساری تواضع ہو اور اس کے دل میں خلوص للّٰھیت اور رضاء الٰہی مقصود ہو نہ کہ اپنے دل میں اپنی بڑائی تکبر فرعونیت دوسروں پر کیچڑ اچھالنا غیبت کرنا مراد ہو ایسی صورت میں مومن خود مجرم بن جاتا ہے۔ جیسا کہ عام ہوتا ہے کہ دوسرے کے عیب تلاش کئے جاتے ہیں اور پھر چھپانے کی بجائے سر عام لوگوں کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ عیب تلاش نہ کئے جاتے اگر عیب معلوم ہو گیا تو اسے چھپایا جائے اور اس آدمی کو بڑی ہمدردی کے ساتھ محض رضائے الٰہی کے لئے تبلیغ کی جائے۔ اگر اس عیب والے آدمی سے تو تبلیغ نہ کی جائے بلکہ دوسرے لوگوں کے سامنے اس کے عیب و گناہ بیان کئے جائیں تو یہ غیبت، گلا بن جاتا ہے اور اگر وہ عیب و گناہ اس شخص میں نہ ہو تو یہ بہتان بن جاتا ہے۔ یوں مومن خود مجرم بن جاتا ہے کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے غیبت حقوق العباد بھی ہے جس کی معافی اس آدمی مومن سے مانگنی پڑتی ہے۔ ہوشیار رہنا چاہئے شیطان ہر طرح کے حملے کرتا ہے اور پتہ بھی نہیں لگنے دیتا الٹا شیطان یہ سمجھاتا ہے کہ یہ تو ثواب کا کام کر رہا ہے۔

نوٹ: ہر انسانی تحریر میں خطاء ممکن ہے لہٰذا اس کتاب سے کوئی صاحب کسی غلطی و خطاء پر مطلع کرے گا تو بندہ ممنون ہو گا اور غلطی کا ازالہ کیا جائے گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ o

بشیر احمد خطیب جامع مسجد توحید (مرکز المسلمین)
نزد خواجہ فرید سوشل سکیورٹی ہسپتال پیلز کالونی وہاڑی روڈ ملتان
ڈاکخانہ ممتاز آباد پوسٹ کوڈ 60600